

تحقیقات خوارج المفرادات

از افادات

حکیم انقلاب صابر ملتانی

ترتیب

○ محقق طب حکیم سید ادریس گیلانی

چیرمین ریسرچ سبیل حکیم انقلاب کونسل برائے حکمت رجسٹرڈ پاکستان

○ پیرزادہ سید محمد عثمان نوری

چیرمین نوری سنڈکیشن پاکستان

○
نوری کتب خانہ

بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور

کتب خانہ طبیب | Facebook



خواص المفردات

(جدید ایڈیشن)

از فادات
حکیم انقلاب صابر ملتانی

ترتیب و تدوین

پیرزادہ سید محمد عثمان نوری

فاضل قانون مفرد اعضاء ضیاء احمد

سرپرست تحریک تجدید طب (رجسٹرڈ) پاکستان

محقق طب حکیم سید ادریس گیلانی

چیرمین ایسوسی ایشن عظیم انقلاب کونسل برائے صحت جھڑ پاکستان

ناشر
نوری فاؤنڈیشن پاکستان

نوری بلڈنگ بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور

حکیم علی ضیاء احمد صابری

حکیم حاجی علی

اس کتاب کے حقوق طبع و کپی رائٹ کالی رائٹ ایکٹ کے تحت بحق ناشر محفوظ ہیں کوئی فرد یا ادارہ مجاز نہیں کہ اس کا متن کوئی حصہ یا شخص کسی رسالے یا کتابی صورت میں یا کسی اور صورت میں چھاپے

نام کتاب	تحقیقات خراسان المرقوات
از افادات	حکیم انقلاب صابر ملتان
ترتیب و تدوین	پیرزادہ سید محمد عثمان نوری
پروف ریڈنگ	حکیم محمد یعقوب فاضل طب و الجراحات
اشاعت اول	۱۹۹۵ء باہتمام حکیم انقلاب صابر ملتان
اشاعت دوم	۲۰۰۰ء باہتمام نوری فاؤنڈیشن پاکستان
تعداد	۵۰۰
طابع	پرنٹ یا رڈ پرنٹرز لاہور
ناشر	نوری فاؤنڈیشن پاکستان
کپی رائٹنگ	عصمت اللہ (ایم بی کپی رائٹنگ سنٹر)
قیمت	۶۶/۱ روپے

- 1- نیولوری کتب خانہ
- 2- نیولوری بک ڈپو
- 3- مکتبہ حیرت طب
- 4- علم و عرفان پبلشرز
- 5- ادارہ مطبوعات سلیمانی
- 6- طبی کچی
- 7- ضیاء القرآن پبلی کیشنز
- 8- شفا خانہ خدائے علاج

80- شاہ رکن عالم کالونی ملتان

یاد رکھیں

حکیم انقلاب کی تمام کتب کے حقوق اشاعت صرف نوری کتب خانہ لاہور کو حاصل ہیں ہمارے علم میں یہ بات آئی ہے کہ بعض ادارے یہ کتب رفقا غدا غیر معیاری طب اور کم صفی شائع کر رہے ہیں ان سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ وہ جعلی کتابیں ہیں۔

لہذا ضیاء احمد کتب خریدتے وقت اطمینان کر لیں کہ یہ کتاب واقعی نوری کتب خانہ بالمقابل ریلوے سٹیشن لاہور کی شائع کردہ ہے۔

منجانب

صاحبزادہ حکیم مسلم ناصر شکیل

سرپرست اعلیٰ تحریک تجدید طب حسیب ڈاکستان

مرکزی دفتر قائم شدہ ۱۹۶۱ء فری نوری شفا خانہ بالمقابل ریلوے سٹیشن لاہور

مقام پیدائش : دنیا کے ہر حصہ میں خود رو پیدا ہوتا ہے لیکن زیادہ تر ہندوستان، پاکستان، جزیرہ لنکا، افغانستان، ایران سے لے کر افریقہ تک علاقوں میں پیدا ہوتا ہے۔

مقدار خوراک : دودھ نصف قطرہ سے ایک قطرہ تک۔ جڑ 2 سے 5 رتی تک۔ پھول ایک سے 2 رتی تک۔

افعال و اثرات : دودھ لازم۔ اکال۔ پتے کا پانی عمر (جلد کو سرخ کرنے والا) طبعین۔ مولد رطوبات اور خراج صفراء و حرارت معرق۔ محلل اور مسکن درد و الم ہے۔ خواص و فوائد : دودھ اکال اور مقرر ہونے کی وجہ سے داد، غارش، سنج اور بواہری مسوں پر لگانے سے شفا دیتا ہے۔ درد و انت کو تسکین دیتا ہے۔ پیٹ کے کیڑوں کو مارتا ہے۔ خصوصاً کدو کیڑوں کو۔ چوں کا پانی ایک حصہ تیل سرسوں یا مٹھا تیل تین حصے میں جلا کر وجع المفاصل درد کمر اور ہر قسم کے صفراوی درددوں کے لئے نافع ہے۔ حتیٰ کہ درد جگر کے لئے بھی اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔ مقام درد پر روئی تر کر کے رکھنی چاہئے۔ یاد رکھیں کہ آگ کے خصوصی خواص میں تین اثرات کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ (1) محلل، (2) دافع درد (3) مولد رطوبات۔

محلل اثر کی صورت میں ہر قسم کے اورام۔ خصوصاً غدی اورام میں اسیر کا کام کرتا ہے۔ اس کے علاوہ جسم کی سختی کو دور کرتا ہے اور ہر قسم کی گرہیں کھولتا ہے۔ اگر جگر، گردے اور دیگر غدود سکڑ گئے ہوں تو ان کے لئے بے حد مفید ہے جسم میں کسی قسم کی رکاوٹ ہو تو اس کو تحلیل کر کے دور کر دیتا ہے۔ مثلاً رقان میں جگر کی رکاوٹ اور پتہ کی پتھری۔ اسی طرح پتھری اور لٹخ کلیہ میں گردوں میں رکاوٹ کو فوراً تحلیلی طاقت سے دور کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اسی طرح امعاء میں خشکی اور سوزش کو دور کرنے میں لاثانی ہے۔ اس کے استعمال سے فوراً ہر قسم کی پیشاب پیلے ہی روز افادہ ہو جاتا ہے۔ جس قدر بھی جریان خون ہو پیلے ہی روز رک جاتا ہے۔ غرض یہ کہ اپنے اندر زبردست محلل اثر رکھتا ہے درد کو رفع کرنے میں اس کے اندر الحاح

تحقیقات خواص المفردات

آگ : نام (اردو) مدار، آکون، آکھ (عربی) عثر، (فارسی) فوک، زہرناک، (تیلگو) مندرامو، (سنسکرت) مدار (سندھی) آگ (بنگالی) آکندھ (گجراتی) آکندو (انگریزی) (SWALLOW WORT) کیلوتروپس (CALOTROPIS)

تعارف : ایک مشہور عام پودا ہے۔ قد عموماً ایک سے دو گز تک ہوتا ہے پتے چوڑے اور موٹے برگ کے پتوں کی مانند ہوتے ہیں۔ ہر پتے کے دو حصے ہوتے ہیں۔ درمیان سیون سے شریانوں کی طرح نصف حصے کے باہر کی طرف سفیدی مائل لکیریں جاتی ہیں۔ یہی لکیریں پتے کے لئے غذا پہنچاتی ہیں۔ نئی یا پتے کو توڑنے سے بالکل سفید رنگ کا دودھ نکلتا ہے۔ دودھ کچھ دیر بڑا رہے تو جم جاتا ہے۔ بعد میں وہی کی طرح اس میں سے پانی علیحدہ ہو جاتا ہے۔ آگ کے ہر حصے کی نسبت ٹہنیوں اور کونپلوں میں دودھ زیادہ نکلتا ہے کچھوں کی مانند پھول ٹہنیوں کے سروں پر نکلتے ہیں۔ ہر پھول پتی دار ہوتا ہے۔ پھول کے درمیان میں لونگ کے سر کی مانند ایک اجھار پیدا ہوتا ہے۔ جسے آگ کا لونگ یا قزقل مدار کہتے ہیں۔

آگ کی ٹہنیوں پر اس کا ایک پھل لگتا ہے جو بالکل آم کی شکل کا ہوتا ہے خشک ہونے پر جب پھٹتا ہے تو اس کے اندر سے سنبل کی روئی کی مانند روئی نکلتی ہے۔ اسی میں اس کے تخم ہوتے ہیں جو انگن کے بیجوں جیسے ہوتے ہیں ان کی رنگت سیاہ ہوتی ہے بعض آگ کے پودوں پر ایک قسم کی رطوبت نکلتی ہے جسے صمغ عسریا سکرالٹر کہتے ہیں۔

مزاج : تر گرم۔ اعصابی غدی

مصلح : ہر قسم کی ترش اشیا

کتاب خانہ طبیب | Facebook

ہے۔ اس کے عمل کرنے کا طریقہ تھوڑا نہیں ہے بلکہ تسکین ہے۔ جاننا چاہئے کہ تھوڑا اور تسکین کے ظاہر اثرات تو ہر شخص جانتا ہے۔ لیکن جسم انسان میں تھوڑا اور تسکین کیسے پیدا ہوتی ہے اس سے شاید دس ہزار میں سے ایک اہل فن اور حکیم بمشکل واقف ہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم بہت جلد اس پر روشنی ڈالیں گے۔

جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے جب کبھی بھی آگ کے تیل کی جسم پر مائل کی جاتی ہے یا آگ کے دودھ میں روٹی کا پھایہ تر کر کے کرم خورد دانت میں رکھا جائے تو فوراً درد میں کی شروع ہو جاتی ہے۔ جب اس سے درد ایک دفعہ رک جاتا ہے تو پھر دوبارہ نہیں ہوتا۔ اسی طرح جب اندرونی دردوں، معدہ، امعاء کا درد، پتہ، کلیہ کی پتھری کا درد، پیچش کا درد، نفرس، درد شقیقہ وغیرہ میں اس کا استعمال بعض وقت تریاق ثابت ہوتا ہے۔ بھڑ اور سانپ کے کاٹے ہوئے مقام پر لگائے سے درد کم ہونے کے ساتھ ساتھ زہر کو بھی ختم کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سانپ کے کاٹے ہوئے شخص کو اندرونی اور بیرونی طور پر زہریلے اثرات کو دور کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ بلکہ کہا جاتا ہے کہ جو کسی کو سانپ کاٹے وہ اسے ہوئے مقام پر آگ کا دودھ لگائے اور اس کی کونپلوں کو کھانا شروع کر دے۔ جب جی متلانے لگے یا تے آنے لگے تو کھانا بند کر دے۔ جو نمی آگ کا اثر ظاہر ہو گا۔ سانپ کا زہر کا اثر ختم ہو چکا ہو گا۔

آگ رطوبت کے لئے ایک مایہ ناز دوا ہے۔ جب بھی اس کو اندرونی یا بیرونی طور پر استعمال کیا جاتا ہے فوراً رطوبت کا ترشح شروع ہو جاتا ہے۔ منہ میں تھوک کی پیدائش بڑھ جاتی ہے۔ معدہ میں اعصابی نظام تیز ہو کر رطوبت معدہ بڑھنا شروع ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ بعض وقت طبیعت اس کو تے کے ذریعے خارج کرتی ہے۔ اسی طرح امعاء میں رطوبت کی زیادتی سے اسہال شروع ہو جاتے ہیں چونکہ جسم کے ہر حصہ میں رطوبت بڑھنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اس لئے تجربہ مفاصل جن میں رطوبت خشک ہو چکی ہوتی ہیں اس کے استعمال سے بہت جلد شفا حاصل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح ہاتھ پاؤں کا پھٹنا، ٹھنڈ اور پرانے زخم تک مندل ہو جاتے ہیں۔

آگ مولد رطوبت ہونے کی وجہ سے خشک دمہ اور خشک کھانسی کے لئے خصوصیت سے مفید ہے۔ خشک دمہ میں رطوبت کی کمی کی وجہ سے پھیپھڑوں میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے استعمال سے فوراً بلغم اور رطوبت کا ترشح شروع ہو جاتا ہے جس سے فائدہ ہونا یقینی ہے۔

آگ میں ایک زبردست اسرار : آگ کا سب سے بڑا اسرار یہ ہے کہ یہ دوا دائمی قبض کے لئے نہایت اکیسر اور شرطیہ ہے۔ اس کی اس خوبی اور کمال میں کوئی دوا اس کے مقابلے میں نہیں رکھی جاسکتی۔ کیونکہ ایک طرف تو اس سے قبض رفع ہوتی ہے تو دوسری طرف اس میں یہ وصف ہے کہ اس سے پیچش پیدا نہیں ہوتی۔ اس کی اس صفت کی وجہ سے یہ دوا بواسیر کے لئے تریاق کا حکم رکھتی ہے۔ اکثر قابل اطباء اور اہل فن اس کو بواسیر اور عیاق جیسی بیماری امراض میں استعمال کر کے فائدہ اٹھاتے ہیں اور سینکڑوں روئے باہر پیدا کرتے ہیں۔ بعض اہل فن نے اس کے مختلف نام رکھ لئے ہیں جو اس کی کسی نہ کسی صفت کا اظہار کرتے ہیں۔ جس قدر بھی عوام کو اس دوا سے روشناس کرایا جائے اسی قدر ہمارے ملک سے ٹی بی، دمہ، بواسیر اور پرانی پیچش جیسے عسر العلاج امراض ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیں۔

افعال بالا اعضا : آگ کو اندرونی طور پر استعمال کریں یا بیرونی طور پر اس کے استعمال سے دماغ و اعصاب میں تحریک پیدا ہوتی ہے جوں جوں اس کا اثر بڑھتا ہے۔ تحریک شدید ہوتی جاتی ہے۔ اعصاب پر اس کا محرک اثر اس لئے ہے کہ یہ ایک شدید کھار ہے اور تمام کھاریں بھی اثر رکھتی ہیں۔

جب اس کا محرک اثر ہوتا ہے تو دوران خون اعصاب کی طرف بڑھ جاتا ہے۔ اثرات کی تیزی کے ساتھ ساتھ جسم پر سرخی بڑھ جاتی ہے۔ اس کا دوسرا ثبوت یہ ہے کہ وہ جگہ گرم ہونا شروع ہو جاتی ہے اور پھر خون کے اجتماع کی صورت پیدا ہو جاتی ہے حتیٰ کہ اس مقام پر پھنسیاں اور بالاخر وہاں پر درم کی صورت پیدا ہو جاتی

ہے۔ لیکن اس کے برعکس گوشت کی پھلیوں یعنی عضلات کے خلاؤں اور ساختوں میں رطوبات لمت کا ترشح شروع ہو جاتا ہے۔ پھر رفتہ رفتہ ان میں رطوبات کی اس قدر زیادتی شروع ہو جاتی ہے کہ وہ پھولنا شروع ہو جاتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں وہاں سکون کی حالت اور برودت پیدا ہو جاتی ہے۔ دل کی رفتار ست اور جسم کی حرارت کم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ البتہ جگہ غد میں دوران خون کی اس قدر تیزی شروع ہو جاتی ہے کہ وہاں پر گرمی کی شدت سے تحلیل شروع ہو جاتی ہے اور وہ پھیل کر بڑھ جاتے ہیں حتیٰ کہ جسم کے تمام مایہ دار عدد طاقتور ہو کر مخرج سے رطوبات کا اخراج شروع کر دیتے ہیں۔ مثلاً نزلہ، تھوک، زکام، ریشہ، بلغم، قارورہ اور سیلان وغیرہ۔ البتہ جسم کے کسی حصہ سے خون آتا ہو، تو وہ فوراً رک جاتا ہے۔

انہی افعال و اثرات کے تحت ہم نے آگ سے سل و دوز کا تریاق تیار کیا ہے اور دعویٰ کے ساتھ پیش کیا ہے کہ اگر اس نسخہ سے کسی بپ دوز کے مریض کو حسب ہدایت استعمال کرنے سے آرام نہ آئے تو ہم سو روپیہ فی مریض پیش کریں گے۔

تریاق تپ دق

ہوالشانی : شیر عشر ایک حصہ۔ ہلدی خالص پندرہ حصے۔

ترکیب تیاری : ہلدی کو مثل میدہ باریک کر کے آگ کا دودھ شامل کر دیں۔ نصف گھنٹہ رگڑائی کریں۔ بس دوا تیار ہے۔

مقدار خوراک : ایک رتی سے آٹھ رتی تک حسب ضرورت دن میں چار بار۔ قبض کی صورت میں آہستہ آہستہ دوا کی مقدار آٹھ رتی تک کر سکتے ہیں پیچش ہو تو ایک دو رتی تک کافی ہے۔ دوا ہمیشہ نیم گرم پانی سے استعمال کریں۔

یادداشت : آگ کے تمام اجزاء خصوصاً دودھ انتہائی سوزشاک ہے۔ اسی وجہ سے اطباء اور اہل فن نے اس میں تیزابی کیفیت اور گرمی کو تسلیم کیا ہے۔ مگر اس میں نہ گرمی ہے اور نہ اس کی سوزشاک میں تیزابیت پائی جاتی ہے اور ہی اس کے استعمال

سے جسم میں صفرا پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ اس کی سوزشاک اپنے اندر کھاری اثرات رکھتی ہے۔ جو قاطع تیزابیت اور دافع صفرا ہے۔ اس کے متعلق تیزابیت کا خیال کرنے بہت بڑی غلطی ہے۔

جاننا چاہئے کہ تیزابیت کی سوزشاک جسم میں انقباض اور درم پیدا کر کے سخت اور گرہ سے باندھ دیتی ہے۔ مگر کھاری پن کی سوزش جسم میں انبساط اور تحلیل کر کے جسم کے اندر جہاں بھی کہیں گرہ پڑ گئی ہو اس کو دور کر دیتی ہے۔ جسم نرم ہو جاتا ہے۔ ہر قسم کی سختی دور ہو جاتی ہے۔ اس کا یہ اثر زندہ اجسام اور نباتات بلکہ جمادات پر بھی ہوتا ہے۔ اس کی سختی نرمی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آگ چاہے کتنی سخت قسم کی زمین میں پیدا ہو ہو کچھ عرصہ بعد اس کے نیچے والی زمین نرم اور شوربلی سی ہو جاتی ہے۔

بعض اطباء نے اس کی سوزشاک کو دیکھتے ہوئے اس کا مزاج گرم خشک تسلیم کیا ہے لیکن یہ بات نہیں ہے۔ بلکہ اس میں کھاری اور اہل کے اثرات ہیں جو مخرج صفراء و حرارت کو جسم میں بڑھایا کرتی ہیں نہ کہ خارج کرتی ہیں اس لئے آگ مخرج صفراء و حرارت ہونے کی وجہ سے ترگرم اعصابی غدی ہے۔

یادداشت : آگ محزش، ممر اور اماں ہونے کے باوجود زہر نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے استعمال سے موت واقع نہیں ہوتی نہ ہی اسے قتل کرنے کے لئے کھلایا جاتا ہے۔ چونکہ اس کے استعمال سے تپ اور دست شروع ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اگر کوئی غلطی سے زیادہ استعمال کر بھی لے تو کوئی ترش پھل کھلا دو فوراً اس کا اثر زائل ہو جائے گا اور سوزش دور ہونا شروع ہو جائے گی۔

انجیر

تعارف : ایک مشہور پھل ہے جس کو عربی میں، یونانی اور انگریزی میں انگک کہتے ہیں۔ شکل و صورت میں گولر سے مشابہت رکھتا ہے۔ طبع لادویہ میں کئی اقسام بیان کی گئی ہیں۔ بعض (جمیر) کو بھی انجیر ہی کی قسم کہتے ہیں۔ زیادہ اس کی دو قسمیں

مشہور ہیں۔ ایک انجیر باغی اور دوسری انجیر دشتی باغی انجیر کو غذا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اور جنگلی انجیر جس کو پگھڑی بھی کہتے ہیں دوا کے طور پر استعمال ہوتی ہے جس میں اس کا دودھ بہت زیادہ مستعمل ہے۔ لیکن انجیر دشتی بھی غذا کے طور پر استعمال کر لی جاتی ہے۔ انجیر کے درخت کی بلندی چھ فٹ سے 9 فٹ تک ہوتی ہے۔ انجیر دشتی کو ہندی میں کومری کہتے ہیں۔

مقام پیدائش : برصغیر پاک و ہند کے علاوہ عرب ایران اور افریقہ میں اس کی پیدائش ہوتی ہے۔ کابل میں خصوصی طور پر اس کی باقاعدہ کاشت ہوتی ہے۔ یہ کھانے میں شیریں لیکن اس میں قدرے تھک ہوتی ہے۔ اس کی ایک چھوٹی قسم ہے جو شام میں پائی جاتی ہے۔ اس کا پھل فندق کے برابر ہوتا ہے۔ اس کا چھلکا باریک ہوتا ہے۔ زائقہ شیریں ہوتا ہے۔

رنگ و زائقہ : سرخ زردی مائل۔ جنگلی سیاہی مائل۔ زائقہ شیریں جس میں ایک خاص قسم کی عذری اور تھک پائی جاتی ہے مگر لذیذ ہوتی ہے۔ بطور پھل مستعمل ہے اور غذائے دوائی ہے۔

مزاج : گرم درجہ اول ہے اور خشک درجہ دوم میں ہے۔ بعض نے اس کو گرم تر لکھا۔ جس میں حکیم محمد کبیر الدین دہلوی بھی شریک ہیں۔ حیرت ہے کہ جو شنی مولد ریاح مغلظ بلغھاور معتدل سودا ہو جس کے ساتھ ارضی مادہ کو کثرت ہو وہ ترکیب ہو سکتی ہے بلکہ اس میں مائیت کی زیادتی تسلیم کی جاتی ہے۔

افعال و اثرات : عضلاتی غدی ملین یعنی محرک عضلات محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے۔ کیمادوی طور پر مولد ریاح و خون مغلظ بلغم اور معدل سودا ہے۔ اس میں ارضی مادہ (کلس) کی کثرت ہے۔

خواص : مولد ریاح و خون۔ محرک عضلات۔ ملین منفع و منفث بلغم اور معدل سودا انجیر دشتی اپنے افعال میں شدید ہوتی ہے۔ یہ مسهل قوی جالی اور اکال ہے۔

فوائد : غذائے دوائی ہونے کی وجہ سے اس میں غذائی اجزاء زیادہ ہیں۔ چونکہ محرک عضلاتی غدی (خشک گرم) ہے اس لئے معدہ و امعاء میں تحریک دے کر ملین اور مسهل کا باعث ہوتی ہے۔ دل و ہیکمٹوں میں تیزی پیدا کر کے دماغ اعصاب پر مقوی اثر کر دیتی ہے۔ جگر و گردوں اور غدو کی طرف رطوبت کو بھیج کر وہاں پر تسکین و تلین کا باعث بنتی ہے۔ چونکہ اپنے ارضی مادہ (کلس) کی زیادتی کی وجہ سے مولد ریاح و خون ہے۔ اس لئے بلغم کو خشک کرتی ہے۔ اور سودا میں حرارت پیدا کر کے اس کو خون میں تبدیل کر دیتی ہے۔ گویا سفید ذرات خون کو سرخ ذرات خون میں تبدیل کر دیتی ہے۔

کثیر ارضی غذا کی وجہ سے جاذب رطوبت ہے اور محرک عضلات ہونے کی وجہ سے سرخ بلغم مولد ریاح ہونے کی وجہ سے خشکی کی طرف مائل ہے تمام پھلوں سے زیادہ غذائیت بخش پھل ہے۔ البتہ کھجور کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ پختہ اور شیریں انجیر بے ضرر ہوتی ہے۔ جس قدر اس میں گودا زیادہ ہوتا ہے۔ اسی قدر مٹا اور سرخ کر دیتا ہے۔ مولد محرک خون ہونے کی وجہ سے سینہ لانا ہے اور رگت کو کھارتا ہے۔ بلغم کو تحلیل و اخراج کر کے بلغمی کھانسی میں بے حد مفید ہے بلکہ بلغمی دمہ کو دور کرتا ہے۔ جگر و گردوں اور غدو میں اپنی تسکین سے وہاں کی خشکی اور سوزش کو دور کر کے وہاں کے سدے کھوتا ہے۔ وہاں پر اور اورار پیدا کرتا ہے۔ لیکن پیشاب کی کثرت کو روکتا ہے۔ عضلات میں تیزی کی وجہ سے مقوی طحال ہے جو بلغم کو جذب کر کے خون میں تبدیل کر دیتی ہے۔ اسی وجہ سے دافع بخار اور بلغم ہے اور جن بخاروں میں مواد اندر رہ جاتا ہے جیسے پیچک، خسرہ اور محرقتہ میں ان کے مواد کو جلد کی طرف خارج کر دیتی ہے اور دل کی قوت کو پوری طرح قائم رکھتی ہے۔

بیرونی طور پر انجیر کا دودھ لگانے سے داد اور چنبل کے لئے بے حد مفید ہے۔ اس کے پتوں کا رس جسم پر لگانے سے جسم کے داغ دھبے اور چھائیاں دور ہو جاتی ہیں۔ اس کا لیپ پھوڑے پھنسی کو پکا کر پھاڑ دیتا ہے۔ اس کی لکڑی کی راکھ ہر قسم

کے زخم کو بھردیتی ہے۔ خصوصاً دیوانے کے کالے زخم کو بھردیتی ہے۔ دشتی انجیر کا دودھ تنج کے لئے مفید ہے۔

انجیر کا ذکر قرآن میں بھی آیا ہے بلکہ ایک سورت کا نام تین ہے۔ جس کی ابتداء ی تین ہے۔ والتین و الزیتون وطور سینا وهنا البلد الامین۔ ان چاروں کی قسم کھا کر کہا گیا ہے کہ لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم انسان کی پیدائش انتہائی عمدہ بناوٹ سے کی گئی ہے گویا انسان کی تکمیل میں ان صورتوں و مقامات اور محال کا حصہ ہے جس کی تفصیل و تفسیر بے حد طویل ہے۔ اس لئے نظر اندازی کر دی گئی ہے۔ البتہ جو اثرات و مزاج تین (انجیر) کے ہیں اس کے بالکل برعکس نیتون کے ہیں۔ یعنی اگر انجیر کے استعمال سے اندرونی اور بیرونی طور پر کوئی نقصان پیدا ہو جائے تو وہ نیتون کے استعمال سے رفع ہو جاتا ہے۔ تجربہ شاہد ہے۔

ابریشم

تعارف : ابریشم ایک کڑے کا گھر ہے جو شستوں کے درخت پر پرورش پاتا ہے۔ وہ اس گھر کو اپنے لعاب سے بناتا ہے۔ اس گھر کو کویہ کہتے ہیں۔ اس کو یہ پر باریک باریک دھاگے لپٹے ہوتے ہیں۔ یہی ریشم ہے اور اسی سے ریشم کا کپڑا بنتا ہے۔ یہ کویہ ہی دوا کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ جب اس کو قینچی سے کترتے ہیں تو ابریشم مقررہ کلاتا ہے۔

رنگ و ذائقہ : زرد سفیدی مائل اور مزہ پھیکا۔

افعال و اثرات : اعصابی غدی یعنی اعصاب میں تحریک۔ غدو میں تحلیل اور عضلات میں تسکین دیتا ہے۔ اپنے کیمیادی اثرات سے خون میں رطوبت اور حرارت کو بڑھا دیتا ہے۔

مزاج : گرم تر پہلے درجے میں اکثر کتب میں گرم خشک پہلے درجے میں لکھا ہے۔ جو شے دافع صفراء اور مفرح ہو وہ گرم خشک نہیں ہو سکتی۔

خواص : محرک دماغ و اعصاب۔ دافع سوزش جگر و کلیہ اور امعاء مفرح قلب مخرج صفراء اور بول۔ مقوی ارواح ہے۔

فوائد : ضعف دماغ و اعصاب میں مفید ہے۔ جگر گردوں کو صاف کرتی ہے سینہ اور امعاء کی سوزش کو دور کر کے پیچش اور کھانسی کو دور کرتا ہے۔ نزلہ کی جلن کو دور کرتا ہے۔ دل کی حرارت کو دور کرتا ہے۔ دماغ، صرست و انبساط دہا کرتا ہے۔ روح کی بے چینی میں تسکین پیدا کرتا ہے۔ بلغم کو لطیف کرتا ہے۔ ریشم کا کپڑا پہننے سے خارش دور ہوتی ہے۔ اور جو کس پیدا نہیں ہوتی۔ جلا ہوا ریشم خون بند کرتا ہے۔ زخم بھرتا ہے۔ بطور سرمہ آنکھ کی خارش دور کرتا ہے۔

ابرک

تعارف : عربی میں طلق۔ ہندی میں بھوڑل۔ ایک چمکدار معدنی شے ہے جو ورق کی صورت میں پائی جاتی ہے۔ آسانی سے ٹوٹ کر چمکدار ذروں میں بکھر جاتی ہے۔ رنگ و ذائقہ : دو قسم کا ہوتا ہے۔ سفید اور سیاہی مائل اور بے مزہ ہوتا ہے۔ مزاج : خشک سرد دوسرے درجے میں اکثر کتب میں سرد خشک لکھا ہے چونکہ خشکی غالب ہے اس لئے خشک سرد ہے۔

افعال و اثرات : عضلاتی اعصابی یعنی عضلات میں تحریک، اعصاب میں تحلیل اور غدو میں تسکین اپنے کیمیادی اثرات کی وجہ سے خون کی رطوبت کو خشک کر دیتا ہے اور اس میں بروقت کا اثر بڑھ جاتا ہے۔ ابرک سیاہ میں سفید کی نسبت قوت زیادہ ہے۔

خواص : مقوی قلب بارد۔ دافع سوزش اعصاب و دماغ۔ مسکن جگر اور مقوی کلیہ۔ دافع صفراء۔ دافع حرارت۔ حابس۔ قابض اور مسک ہے۔

فوائد : ضعف قلب اور عضلات کے لئے مفید ہے۔ دماغ اور اعصاب کی سوزش اور جلن کو دور کرتا ہے۔ جگر کی گرمی کو دور کر کے اس کو تسکین دیتا ہے معدہ کو

طاقت دے کر بھوک کو بڑھاتا ہے اور طاقت دیتا ہے۔ امعاء میں تقویت دے کر اسہال کو روکتا ہے۔ مثانہ کی سوزش کو دور کر کے منی کے اخراج کو روک کر امساک پیدا کرتا ہے۔ ذیابیطس میں مفید ہے۔ زلہ و زکام اور کھانسی و دمہ بلغمی ہوں ان میں مفید ہے۔ سیلان خون جسم میں کسی جگہ ہو اسے روکتا ہے۔ سیلان رطوبات کو روکتا ہے۔ اندرونی و بیرونی زخموں کو بھرتا ہے۔ چونکہ دافع حرارت اور جالبہ ہے۔ اس لئے ہر قسم کے بخاروں میں تک کہ سل و دق میں بھی مفید ہے بلغمی سرسام میں مفید ہے۔ اس کے مسلسل استعمال سے جذام، آتشک اور برص میں فائدہ ہوتا ہے۔ مثانہ اور گردوں کو صاف کرتا ہے۔

استعمال : ابرک ہمیشہ کشتہ کی صورت میں استعمال ہوتا ہے۔ البتہ بیرونی طور پر اس کو بغیر کشتہ استعمال کر سکتے ہیں۔ چونکہ اس میں کیماوی طور پر سکھیا اور پارہ دونوں کے اجزاء کو تسلیم کیا گیا ہے۔ اس لئے اس کو اکسیر میں شمار کیا جاتا ہے۔ بلغمی بخاروں میں تریاق تسلیم کیا گیا ہے۔ جریان اور سرعت انزال کے لئے انتہائی مفید مانا گیا ہے۔

کشتہ ابرک : ابرک کو کشتہ کرتے ہیں اس امر کو مد نظر رکھنا پڑتا ہے کہ جس میں سے سکھیا اور پارہ کے اجزاء ضائع نہ ہو جائیں۔ چونکہ دونوں ارواح میں شامل ہیں اس لئے حرارت پر ضائع ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اس کا بہترین کشتہ آب کھیکوار میں تیار ہوتا ہے۔ ایک چھٹانک ابرک کو پانچ چھٹانک آب گھیکوار میں کھل کر کے قرص بنا لیں اور خشک کر کے گلی کوزہ میں بند کر کے آٹھ دس سیرکزیوں کی آگ دے دیں۔ بہترین کشتہ تیار ہوتا ہے۔

مقدار خوراک : ایک رتی سے چار رتی تک تازہ یا نیم گرم پانی سے استعمال کرائیں۔ غذا بھی اسی کے مطابق دیں۔

اہل

تعارف : اہل کو عربی میں حب العرعر۔ فارسی میں تخم رتل اور ہندی میں ٹوبیر کہتے ہیں۔ یہ سرد کوہی کی قسم کا ایک بڑا درخت ہوتا ہے۔ جو خاردار ہوتا ہے۔ اس درخت کے پھل مثل فالہ یا جنگلی بیر کے برابر ہوتا ہے۔ اس کے دو اقسام ہیں۔ ایک قسم مثل سرد بلند اور اس کے پتے بھی مثل سرد کے ہوتے ہیں۔ دوسری قسم کا درخت قد میں چھوٹا ہوتا ہے اور اس کے پتے مثل بھاؤ کے ہوتے ہیں۔ اس کے اندر کئی حجم پوشیدہ ہوتے ہیں۔ دوا میں پھل استعمال ہوتا ہے۔

رنگ اور ذائقہ : اس کا رنگ ابتداء میں سرخی مائل سیاہ ہوتا ہے۔ اور پختہ ہو جانے کے بعد اس کا رنگ بالکل سیاہ ہو جاتا ہے۔ ذائقہ تلخ ہوتا ہے۔

مزاج : خشک گرم دوسرے درجہ میں کتب یہ میں گرم خشک لکھا ہے۔ جس شے میں ریاحی اجزاء اور خشکی غالب ہو وہ خشک گرم ہوتی ہے۔

انفعالات و اثرات : عضلاتی غذی۔ یعنی محرک عضلات۔ محلل اعصاب اور مسکن عدد ہے۔ کیمادی اثرات کی وجہ سے خون کے اندر خشکی کے ساتھ حرارت پیدا کرتا ہے۔ اس کا روغن اپنے اثرات میں بیس گنا تیز ہوتا ہے۔

خواص : محرک قلب حار۔ دافع اورام داغ و اعصاب۔ مقوی جگر و کلیہ اور معدہ و امعاء ہے۔ قوی۔ محلل۔ مجفف۔ جالی۔ مفتح۔ قابض کا سرریاح۔ مدر بول۔ مدر حیض اور دافع بلغم ہے۔

فوائد : قلب کی برودت کو دور کرتا ہے۔ اس کے فعل میں تیزی پیدا کرتا ہے۔ محلل ہونے کی وجہ سے داغ و اعصاب کے اورام کو دور کرتا ہے۔ اس لئے فالج اور استرخائے عضلات میں مفید ہے۔ خشکی نفس کو دور کرتا ہے۔ مفتح ہونے کی وجہ سے دافع ریاح ہے۔ ضعف معدہ و امعاء اور جگر و کلیہ میں مفید ہے۔ چونکہ یہ رحم کے عضلات میں تحریک پیدا کرتا ہے اس لئے مدر حیض ہے۔ لیکن

ہونے کی وجہ سے اس کو گرم خشک کہا گیا ہے تو صحیح نہیں ہے۔ اکال اور جالی تو تیزاب بھی ہیں لیکن وہ سب گرم خشک نہیں ہیں۔ اسی کے استعمال سے جگر اور عدد میں تحلیل کے ساتھ ضعف پیدا ہو جاتا ہے اور دل کے فعل میں سستی اور حجم میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

خواص : دماغ و اعصاب کے لئے محرک شدید۔ بلکہ شدید جالی اور اکال۔ مولد بلغم و رطوبات دافع سوزش جگر اور عدد۔ قاطع اور خراج صفراء، قلب اور عضلات میں سکون پیدا کر کے جسم میں ضعف پیدا کرتا ہے زیادہ مقدار میں جسم سن ہو جاتا ہے۔ شدید مدر بول، مولد لعاب دہن، دافع حرارت جسم دافع ورم جگر اور طحال اور تھوج بدن وغیرہ۔

فوائد : چونکہ اعصاب و دماغ کے لئے محرک ہے اس لئے جب ان میں سکون اور بلغم کا غلبہ ہو تو ان میں تیزی پیدا ہو کر بلغم اور رطوبات کا اخراج کرتی ہے۔ جگر و عدد میں تحلیل کرنے سے جگر و طحال اور گردوں و غدوں کی سوزش اور آرام میں یقینی دوا کے قلب و عضلات میں خشک ہو۔ قلب سکڑ گیا ہو یا جسم دبا ہو گیا ہو تو یہ ایک کامیاب دوا ہے۔ جسم میں تیزابیت بڑھ گئی ہو یا خون میں دباؤ بڑھ گیا ہو یا جسم میں تناؤ پیدا ہو گیا ہو تو یہ دوا فوری طور پر اپنا اثر دکھاتی ہے، انہی اثرات کی وجہ سے سوزاک، بندش بول اور جگر گردوں کی پتھری کے لئے بے حد مفید ہے۔ اسی حیثیت سے ہاضم اور مقوی معدہ ہے۔ بندش نزہ و زکام خشک کھانسی و دمہ اور ذات الجنب کے لئے مفید ہے۔ زیادہ مقدار میں مدد کے ساتھ مہسل بھی ہے اور نفرس کے لئے بے حد مفید ہے۔

کھار کو زیادہ مقدار میں کھانے سے منہ اور حلق میں جلن اور گرمی محسوس ہوتی ہے۔ حلق کی جھلی متورم ہو کر سرخ ہو جاتی ہے اس کے ساتھ ہی معدہ اور امعاء میں درد شروع ہو کر تے اور اسہال شروع ہو جاتے ہیں۔ بالکل ہیضہ والی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

اس مسلسل استعمال سے حمل ضائع ہو جاتا ہے اور پیشاب میں خون آنے لگتا ہے۔ چونکہ اس کا استعمال بلغم اور جسم کی دوسری رطوبات کو روک دیتا ہے۔ اس لئے یہ جسم کے اندر تیزی پیدا کر کے کرم ہائے شکم کو مارتا ہے اور خارج کر دیتا ہے۔ اس کو بیرونی طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا ضاد یا اس کا روغن کا طلاء بھی اپنے اندر محلل اثرات رکھتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہ جالی ہونے کے باعث جلد کی سیاہی اور داغ دھبوں کو دور کر دیتا ہے۔ اس کا روغن اپنے اثرات کے لحاظ سے بیس گنا طاقتور ہوتا ہے۔

بجی

تعارف : عربی زبان میں قلی، فارسی میں اشکار اور انگریزی میں برلایا کروڈ کاربونیٹ آف پوٹاش کہتے ہیں۔ ایک تیز قسم کی کھار ہے جو بعض بوٹیوں کو جلا کر بنائی جاتی ہے۔ یہ دو قسم کی ہوتی ہے۔ (۱) لوٹا بجی (۲) کچی کھار عام طور پر اول قسم کی ادویہ میں اور دوسری قسم صنعت میں استعمال ہوتی ہے۔

رنگ، ذائقہ : سیاہ سفیدی مائل بعض سیاہ سرخی مائل ذائقہ شور اور نہایت تیز ہوتا ہے۔

افعال و اثرات : اعصابی غدی شدید۔ یعنی اعصاب میں شدید تحریک غدد میں تحلیل اور عضلات میں تسکین کیسادی طور پر خون میں شدید کھاری پن پیدا کر دیتا ہے۔ جس سے جسم میں رطوبات بڑھ جاتی ہیں۔

مزاج : اطباء نے اس کو چوتھے درجے میں گرم اور چوتھے درجے میں خشک لکھا ہے۔ حیرت کا مقام یہ ہے کہ یہ کھار شدید قسم کی اعصابی محرک ہے جس سے جسم میں رطوبات اور بلغم کی پیدائش بڑھ جاتی ہے۔ اور صفراء بننا بند ہو جاتا ہے۔ حرارت اور صفراء کے مسلسل اخراج سے موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔ اگر اس کے جالی اور اکال

بیرونی طور پر مسوں کو گرانے کے لئے طلاء کرتے ہیں برص و بھق اور خارش اور سبب پر لگاتے ہیں۔ بلکہ بعض گندے اور زہریلے زخموں پر لپ کر کے ان کو سلا دیتے ہیں۔ سرمہ میں ملا کر آنکھ کے اکثر سوزشی امراض کے لئے مفید ہے۔

جو کھار

تعارف : ہندی میں جو کھار بنگالی میں جو کھار اور انگریزی میں کاربونٹ آف پوٹاش (تخیر مصفا) کہتے ہیں جو عام طور پر جو کے پودوں کو جلا کر ان کی راکھ سے تیار کرتے ہیں۔ اس کا طریق یہ ہے کہ جو کے سبز پودوں کو کاٹ کر سکھالیتے ہیں۔ پھر جلا کر راکھ کو کسی برتن میں ڈال کر پانی سے بھر کر اچھی طرح مل لیتے ہیں۔ پھر دو دن تک رہنے دیتے ہیں پھر پانی کو تھار کر لوہے کی کڑھائی میں ڈال کر خشک کر لیتے ہیں بس یہی جو کھار ہے۔ مقدار خوراک دو رتی سے ایک ماش تک اس کے افعال و اثرات اور خواص بالکل وہی ہیں جو بنی کھار کے ہیں۔ البتہ اس کے اندر تیزی کم ہوتی ہے۔

سہاگہ

تعارف : عربی میں ذبلہ لیورق۔ فارسی میں تنکار۔ بنگالی میں سہاگہ اور انگریزی میں بوریکس کہتے ہیں۔ یہ بھی ایک شدید قسم کی کھار ہے۔ جس کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ اس کی ڈلیاں آسانی سے ٹوٹ جاتی ہیں۔ یہ معدنی اور مصنوعی دو قسم کا ہوتا ہے۔ معدنی سہاگہ تبت و نیپال سے آتا ہے اور مصنوعی نمک بھی اور بورہ ارمی سے تیار کیا جاتا ہے۔ معدنی سہاگہ جب تبت و نیپال سے آتا ہے تو چھوٹی چھوٹی چوکور قلوں کی صورت میں ہوتا ہے۔ جسے کچا سہاگہ کہتے ہیں۔ جب یہ پک جاتا ہے تو بڑے بڑے ڈسے بن جاتے ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ تبت اور نیپال کی جھیلوں سے یہ حاصل کیا جاتا ہے یہ جھیلیں بہت بڑی بڑی ہیں۔ ایسی ایک جھیل کا گہر 20 بیس میل سے کم نہ ہو گا۔ وہاں

پر ایسی جھیلوں کا ایک سلسلہ موجود ہے ان کی بے میں نمکین چشمے اچلتے ہیں۔ جن کے پانی میں نمک کے ساتھ سہاگہ بھی ملا ہوتا ہے جو جھیل کے کنارے جم جاتا ہے جہاں سے مقامی تاجر جمع کر کے خام حالت میں منڈیوں میں لاتے ہیں۔ جہاں اس کو صاف کیا جاتا ہے۔

سہاگہ کی شکل بظاہر سفید نمک یا سفید بھنگڑی سے ملتی ہے اور ذائقہ پھیکا کھاری ہوتا ہے یہ آگ پر رکھنے سے بھنگڑی کی طرح پھیل کر کھیل ہو جاتا ہے اور کھلا رکھنے سے ہوا کے اثر سے گھل جاتا ہے۔ معدنی سہاگہ کو آگ پر رکھیں تو اس میں سے پانی نہیں نکلتا۔ مگر مصنوعی کو آگ پر رکھیں تو پانی بہتا ہے فرنگی طب میں جو اسے سڈ بورک استعمال ہوتا ہے وہ سہاگہ ہی سے تیار ہوتا ہے۔ آنکھ کی سوزش اور درم کو دور کرنے کے لئے اس کی ٹکور کرتے ہیں اور اس کو بطور سرمہ بھی استعمال کرتے ہیں۔

علی ضیاء احمد

مقدار خوراک دو رتی سے ایک ماش تک اس کے افعال و اثرات اور خواص و فوائد بھی بالکل دیگر کھاروں کی طرح ہیں البتہ اس میں کچی کھار سے زیادہ حرارت پائی جاتی ہے۔ مگر تیزی میں اس سے بہت کم ہوتا ہے۔

کھار اور نمک میں فرق : ہر قسم کی کھار اعصابی غدی ہوتی ہے۔ مگر ہر قسم کا نمک اپنے افعال و اثرات غدی اعصابی ہوتا ہے۔ لیکن مختلف قسموں کی کھاروں اور نمکوں میں اپنے افعال و اثرات بوجہ ان کی کیمیائی ہوتی ہے۔

ایک سوال کا جواب : تھوڑا عرصہ گزرا ایک نوجوان حکیم اندازاً "پچیس تیس سال کی عمر ہوگی۔ غالباً" ضلع لائل پور کا رہنے والا تھا ملنے کے لئے آیا۔ ان کے ساتھ ایک اور دوست بھی تھا۔ انہوں نے مختلف سوالات کئے جن کے جوابات ان کو دے دیئے گئے۔ ان کے سوالات میں ایک سوال یہ تھا کہ نمک کیسے تیار کرتے ہیں۔ میں نے اس کو معروف طریقہ بیان کر دیا اس نے فوراً کہا یہ طریقہ تو کھار بنانے کا ہے۔ مجھے نمک بنانے کا طریقہ درکار ہے مجھے اس کے سوال پر کچھ حیرت ہوئی اور

اس کی بات میں سمجھ نہیں سکا۔ میں نے اس کو کہا کہ اس سوال کا جواب پھر کسی وقت لے لیتا۔ اس نوجوان سے پھر ملاقات نہیں ہوئی۔ اس کا جواب درج ذیل ہے۔
کھار کا معروف طریقہ ہم نے اس کے بیان میں درج کر دیا ہے جب کسی شے کا نمک بنانا ہو تو پہلے اس کی کھار تیار کر لیں۔ پھر جس قسم کا نمک بنانا ہو اس قسم کے تیزاب یا ترشی میں اس کھار کو حل کر کے اس کو آگ پر خشک کر لیں۔ بس نمک تیار ہو جائے گا۔

یاد رکھیں کہ نمک کسی کھار اور ترشی کے مرکب سے تیار ہوتا ہے مثلاً جب سوڈا کانسٹک کو ہائیڈرو کلورک ا۔س۔ (ترشہ نمک) میں حل کرتے ہیں تو اس سے کھانے کا نمک بن جاتا ہے۔

حکیم حاجی افیمیان

تعارف : اکاس بیل اور امرتیل کہتے ہیں ایک بوٹی ہے۔ جس کی نہ جڑھ ہوتی ہے اور نہ پتے ہوتے ہیں اس کی شکل زرد رنگ کے دھاگوں کی سی ہوتی ہے۔ جس کی شاخیں بعض درختوں پر پھیلی ہوتی ہیں۔ اس کے بیجوں کو ختم کثوت کہتے ہیں۔ جس درخت پر ڈال دی جائے چند دنوں میں اس پر بے حد پھیل جاتی ہے۔ اور اس کو رفتہ رفتہ فنا کرنا شروع کر دیتی ہے۔ یہ دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک ہندی اور دوسری ولانتی کہلاتی ہے۔ افیمیان ولانتی اپنی شکل میں ہندی سے زیادہ باریک ہوتی ہے مگر اثر میں اس کی نسبت زیادہ قوی ہوتی ہے اس کے ختم بھی دوا کے طور پر مستعمل ہیں شکل و صورت میں ختم ترے کے مشابہ ہوتے ہیں۔

رنگت اور ذائقہ : رنگت زرد شوخ ذائقہ تلخ اس میں خاص قسم کی بو ہوتی ہے ختم رنگت میں زرد سرخی مائل۔

افعال و اثرات : غدی اعصابی (مسل) یعنی غد میں تحریک، عضلات میں تحلیل اور اعصاب میں تسکین۔ کیسادی طور پر خون میں صفراء کو بڑھا دیتی ہے اور اس کا

اخراج بھی شروع کر دیتی ہے۔ جسم میں حرارت کی پیدائش بڑھ جاتی ہے۔ مزاج گرم تر گری تین حصے اور تری ایک حصہ ہوتی ہے۔ کیسادی طور پر ایک شدید کھار ہے اس میں گندھک کے آثار پائے جاتے ہیں۔

خاص بات : افیمیان اور اس کے تھمبوں کو کثوت مسل سودا کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ یاد رکھیں سودا کے لئے وہی شے مفید ہو سکتی ہے جو جسم میں صفراء پیدا کرے۔ ہم اس حقیقت پر روشنی ڈال چکے ہیں سودا کا ارتقائی مقام صفراء ہے۔ سودا کا علاج صفراء پیدا کرنا ہے یعنی عضلاتی تحریک کا علاج غدی تحریک ہے۔

خواص : محرک جگر (غدر) اور غشائے خاظمی۔ مولد صفراء ملین و مسل سودا۔ محلل و مخرج سودا جالی و قاتل کرم، در حیض و خنق رحم مللت اور کاسر ریاح مسکن اعصاب ہے۔

علی ضیاء احمد

فوائد : دماغی امراض اکثر سودا کے بڑ جانے سے ہوتی ہیں یعنی کبھی سودا میں زیادہ گاڑھا پن پیدا ہو جاتا ہے۔ اور کبھی متعفن ہو کر جل جاتا ہے۔ اس لئے سودا کی اصلاح وہی دوا کر سکتی ہے۔ جو بالخاصہ صفراء کو پیدا کر کے اس کا اخراج بھی کرے۔ اس مقصد کے لئے جو ادویہ پائی جاتی ہیں ان میں افیمیان ایک خاص دوا تسلیم کی گئی ہے۔ یہ صفراء کی پیدائش کے ساتھ ساتھ مسل بھی ہے۔ جسم میں صفراء اور حرارت کی پیدائش کو بڑھانے کے لئے جگر غدر اور غشائے خاظمی کو محرک شدید کی ضرورت رہتی ہے۔ جو یہ دوا بہت خوبی سے انجام دیتی ہے۔ پھر ساتھ ساتھ اعصاب اور وردوں میں تسکین دیتی ہے۔ عضلات کی تیزی کو فوراً ختم کر دیتی ہے۔ جس سے درد دماغی نزلہ درد گلو درد دانت وغیرہ عضلاتی فالج و لقوہ اور تشنج و نفرس کے لئے بہت مفید ہے عضلاتی دانے پھوڑے اور سوزش و ادراہم کے لئے ایک یقینی دوا دماغی خصوصاً سوداوی امراض کی ضروری دوا ہے۔ اسی وجہ سے معدہ و جگر اور طحال و برقان کے لئے اچھی دوا ہے۔ اس کے علاوہ مرگی و مالی خولیا اور خون میں سیاہی پیدا ہو جانے تو یہ ایک مفید دوا ہے۔

بیرونی طور پر پھوڑے پھینکیں اور درودوں پر باریک کر کے آگ پر پکا کر استعمال کرنا بے حد مفید ہے۔ اسی طرح اس کا بھاپا بھی مفید ہے۔ تلوں کے تیل میں جلا کر لگانے سے بھی بہت اچھا اثر کرتی ہے۔
مقدار خوراک : 7 ماشہ سے 14 ماشہ تک۔

افسنین

تعارف : فارسی میں شیہ اور انگریزی میں "اٹنی میسا میری ٹائما" کہتے ہیں۔ اس کے اندر ایک خاص جوہر ہوتا ہے۔ جس کو "سٹونین" کہتے ہیں۔ اطباء اس کا عصارہ بھی استعمال کرتے ہیں۔ ایک بوٹی ہے جس کے تار سے بہت سی شاخیں نکل کر پھیل جاتی ہیں۔ ان میں شاخوں کی کثرت پتوں سے پر ہوتی ہیں اس کا پھول پھولے پھول کی مانند ہوتا ہے۔ اس کے پتے درمیان میں ایک قسم کی زردی ہوتی ہے۔ بالآخر چھوٹے چھوٹے گول دانے ہو جاتے ہیں جن میں باریک بیج بھرے ہوتے ہیں۔
مقام پیدائش : کوہ ہمالیہ پر چار ہزار فٹ کی بلندی سے بارہ ہزار فٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کشمیر، بلوچستان، چترال اور افغانستان میں یہ پودا کوہ ہمالیہ کی نسبت زیادہ کثرت سے پیدا ہوتا ہے، پتوں اور شاخوں پر ملائم سفید روال ہوتا ہے۔

افعال و اثرات : عضلاتی غدی یعنی عضلات میں تحریک حار غد میں تسکین اور اعصاب میں تحلیل، کیبیدی طور پر خون میں ترشی حار پیدا ہوتی ہے۔ جس سے صفراء کی پیدائش شروع ہو جاتی ہے۔ اور اس میں تیزی قائم ہو جاتی ہے۔

خواص : مقوی معدہ و امعاء اور قلب و عضلات مولد حرارت و خون سوزش اعصاب و دماغ درد بول اور درد حیض دافع بخار۔ خصوصاً عفونی بخار۔ قابل کرم وغیرہ۔

افسنین اپنے مزاج کے لحاظ سے ایک خاص قسم کی مقوی دوا ہے۔ اس کے اثرات و افعال بہت حد تک کچھ سے ملتے جلتے ہیں۔ تقویت معدہ و امعاء اور قلب و عضلات کے لئے ایک دوا خصوصاً مزمن امراض میں ایک دعوے کی دوا ہے۔ اس کے استعمال سے رفتہ رفتہ تقویت اور حرارت جسم میں بڑھنا شروع ہو جاتی ہے۔ بلغم خشک ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ اور ریاخ کا اخراج ہونے لگتا ہے ساتھ ساتھ جگر و طحال اور گردوں و غد میں تقویت و حرارت بڑھنے لگتی ہے دماغ اور اعصاب میں سوزش اور جلن ہوتی ہے۔ وہ دور ہو جاتی ہے اس دوا میں یہ خوبیاں شاید اس لئے ہیں کہ اس میں شدید قسم کی تلخی کے ساتھ انتہائی قبض پائی جاتی ہے۔ یہی دونوں خوبیاں کچھ میں پائی جاتی ہیں۔ انہی افعال و اثرات کے تحت دائمی درد سر دل کے درودوں، رعشہ، فالج، لقوہ اور استرخا کے لئے بے حد مفید ہے اس کے مسلسل استعمال سے جب تقویت عضلات پیدا ہو جاتی ہے۔ تو بواسیر کے لئے بھی مفید ثابت ہوتی ہے۔ اس کا بھاپا عصبی درودوں کے لئے مفید ہے۔

فرنگی طب میں افسنین کے پھر ڈائی اکسائیڈ لیم اور پرت کی شکل میں استعمال ہوتے ہیں۔ اس کے تجزیہ کے مطابق اس میں جوہری کافور اور رال کے خاص اجزاء پائے جاتے ہیں۔ افسنین کے یہ مرکبات مقوی معدہ و در حیض اور پرانے بخاروں کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں فرنگی طب میں اس کا ایک جوہر (اکسائیڈ) تیار کیا گیا ہے جس کو سٹونین (BANTONINE) کہتے ہیں اس دوا کو فرنگی ڈاکٹر رات کو کھلا کر صبح کو کشر آکل کا جلاب دے دیتے ہیں۔ اس سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔ لیکن یہ اثر وقتی ہوتا ہے۔ کچھ عرصہ بعد پھر کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور چونکہ سٹونین میں زہریلے اثرات ہوتے ہیں اس لئے اس سے دور رہنا ہی بہتر ہے اس کی جگہ افسنین کے مسلسل استعمال سے کرم حکم نہ صرف مر جاتے ہیں بلکہ آئندہ کے لئے ان کی پیدائش ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتی ہے اور ساتھ ساتھ جسم میں طاقت اور خون پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے تقویت جسم اور مولد حرارت و خون کے لئے افسنین ایک خاص دوا ہے۔ اس کے مرکبات شربت و عرق اور سفوف و

جوب کی شکل استعمال کئے جاسکتے ہیں۔
مقدار خوراک : ۲ ماشہ سے پانچ ماشہ تک۔

افیون

تعارف : عربی میں لبن الغلیں فارسی میں شیر کوکنار انگریزی میں اوپیم (OPIUM) کہتے ہیں۔ عام طور پر پوست کے نام سے مشہور ہوئی کا رس ہے۔

پوست (کوکنار) کا پودا پانچ فٹ تک اونچا ہوتا ہے۔ ایک مشہور اور معروف پودا ہے۔ یہ پودا پاکستان کے تقریباً ہر حصے میں پایا جاتا ہے یہ خود رو نہیں ہے۔ بلکہ کاشت کیا جاتا ہے۔ اس پودے کو انگریزی میں پاپا درس اور دانت بھی کہتے ہیں۔ یہ پودا پہلے پل ایشیائے کوچک میں پیدا ہوتا تھا۔ مگر اب دنیا کے اکثر حصوں میں ملتا ہے۔ خاص طور پر ہندوستان، ایران، یونان، چین اور مصر یورپ میں بکثرت ہوتا ہے۔

اس کے شمر کو کوکنار، پوست اور ڈوڈا کہتے ہیں۔ جو شکل میں بیجی دوتیں اچھ قطر میں ہوتا ہے۔ اوپر گھروار ٹوپی نیچے گردن ہوتی ہے کوکنار کے اندر نازک باریک دیواریں ہوتی ہیں۔ ان خانوں میں باریک اور سفید بیج ہوتے ہیں جن کو خشکاش کہتے ہیں۔ کوکنار میں تو شدید نشہ ہوتا ہے مگر دانوں میں برائے نام نشہ ہوتا ہے۔

اس پھل (کوکنار) کو جب وہ خام حالت میں ہوتا ہے۔ تو اس میں شام کے وقت شکاف لگا دیتے ہیں۔ جن سے دودھ کے رنگ کا رس نکلتا ہے جو دوسری صبح تک جم جاتا ہے۔ اس کو کھینچ کر اکٹھا کر لیتے ہیں پھر اس کو خشک کر لیتے ہیں یہی خام افیون ہے اور قابل استعمال ہے۔

رنگت و ذائقہ : افیون ہلکی سرخی مائل سیاہ ڈوڈا سفید خاکستری مائل۔ پھول لال اور سفید رنگ خوش نما ہوتے ہیں خشکاش کا رنگ سفید بھورا اور سیاہ ہوتا ہے۔ افیون کا ذائقہ تلخ کوکنار کا ذائقہ کیلا اور خشکاش کا مزہ قدرے شیریں ہوتا ہے۔

افعال و اثرات : عضلاتی اعصابی شدید زہریلی یعنی عضلات میں شدید تحریک، غدد

میں تسکین اور اعصاب میں تحلیل، کیبادی طور پر خون میں کھاری پن بڑھ جاتا ہے۔ اور جسم میں رطوبات اور بلغم میں زیادتی ہو جاتی ہے۔ بلغم غلیظ ہو جاتی ہے۔

مزاج : چوتھے درجے میں سرد اور چوتھے درجے میں خشک۔

خاص افعال و اثرات : ایک ہی قسم کے افعال و اثرات اور مزاج کی بہت سی ادویہ و اغذیہ اور اشیاء ہوتی ہیں مگر ہر ایک میں اپنی مخصوص شکل و رنگت اور بو و ذائقہ و اغذیہ اور اشیاء ہوتی ہیں مگر ہر ایک میں اپنی مخصوص شکل و رنگت اور بو و ذائقہ کی وجہ سے انہیں افعال اثرات اور مزاج میں بہت نمایاں فرق پایا جاتا ہے۔

یاد رکھیں کہ یہ فرق افعال و اثرات اور مزاج میں تو نہیں ہوتا۔ البتہ ان میں کی بیشی اور تقویت میں پایا جاتا ہے (بعض ادویہ اپنے افعال و اثرات میں اس قدر تیز اور شدید ہوتی ہیں کہ وہ فوراً تمام جسم میں سرایت کر کے خون میں پہنچ جاتی ہیں اور ان کے افعال و اثرات اس قدر جلد متاثر کرتے ہیں کہ انسان پر غیر معمولی تاثر ہوتا ہے اور اکثر نتیجہ موت ہوتا ہے۔ ایسی ادویہ کو زہر کہتے ہیں۔ ایسی زہریلی ادویہ مجاہدانی و نباتاتی اور حیوانی و بیروہ ہر قسم کی ہو سکتی ہیں۔ اور جو دوا اتنی ہی تیزی اور شدت سے زہر کے افعال و اثرات کو باطل اور رفع کر دے اس دوا کو تریاق کہتے ہیں۔

یہ حقیقت ذہن نشین کر لیں کہ جو مرکبات زہروں سے تیار کئے جاتے ہیں۔ ان کو اکسیر کہتے ہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ اگر اکسیر ادویات کو بے پروائی سے استعمال کیا جائے۔ تو پھر اس کے زہریلے اثرات نقصان پیدا کر دیتے ہیں۔ جیسے روزانہ زندگی میں فرنگی زہریلی ادویات نقصان دہ ثابت ہو رہی ہیں۔

خواص : مسکن و مخدر اور شدید منوم، مغلظ رطوبات قابض حابس الدم دافع اسقاط حمل، دافع سوزش قاطع صفراء دافع خشونت و سمن بدن سوزش جگرو گردہ اور مثانہ مسکن اوجاع اور سوزش امعاء دافع حمیات مزمن۔

افیون ایک عمومی مسکن و مخدر اور شدید منوم ہے۔ ہر قسم کے دردوں اور

سوزش اور ام کی تکلیف میں استعمال کی جاتی ہے بلکہ شدید حالت میں یہاں تک کوشش کی جاتی ہے کہ مریض کو نیند آجائے۔ اور جب بھی تکلیف کے ساتھ بیدار ہو تو اس کو انیون کھلا کر پھر سلا دیا جاتا ہے۔ یہ گناہ صرف عوام ہی نہیں کرتے بلکہ فرنگی ڈاکٹروں میں مارفا کا بھی استعمال ہے۔

یاد رکھیں کہ یہ طریقہ علاج نہ صرف غلط ہے بلکہ عطیانہ ہے۔ ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہئے بلکہ علامات اور تحریک کے مطابق علاج کرنا چاہئے۔ نہیں تو مریض ضائع ہو جائے گا۔ یا خراب ہو کر قابو سے باہر ہو جائے گا۔ جو معالج کے لئے باعث بدنامی ہے۔

یاد رکھیں کہ درد اور سوزش کا علاج تسکین و تخدیر (شدید تسکین) ہوتا ہے یا تحلیل سے ہو سکتا ہے اور یہ بھی ذہن نشین کر لیں کہ تسکین و تخدیر میں جسم خصوصاً مقام تکلیف میں رطوبات کا اضافہ ہو کر وہاں تسکین و تخدیر کی صورت پیدا ہوتی ہے۔ لیکن تحلیل کی صورت میں وہاں پر بذات خود دوران خون تیز ہو جاتا ہے۔ جس سے وہاں پر تحلیل ہوتی ہے۔ یہ تسکین و تخدیر اور فہم رطوبات و بلغم اور سردی و تقریب قلب سے پیدا ہوتے ہیں اور تحلیل و بیداری خشکی و گرمی اور صفراء اعراض قلب سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس قانون کے تحت ہی انیون تسکین و تخدیر اور تحویم پیدا کر کے درد سوزش دور کرتی ہے۔

انیون اور اس کے اجزاء اور مرکبات سے جسم میں رطوبات و بلغم کی پیدائش نہ صرف شدت سے بڑھ جاتی ہے۔ بلکہ فوراً گاڑھی ہو کر جم جاتی ہے۔ اس کے اس عمل سے اس قدر تہید پیدا ہو جاتی ہے کہ عضلات، اعصاب کے افعال میں تسکین و تخدیر اور تحویم و قبض شدید کا غلبہ پیدا ہو جاتا ہے۔

انیون شدید قسم کی جس الدم اور قاطع صفراء ہے۔ ہم کئی بار اپنی کتب و رسائل میں لکھ چکے ہیں۔ کہ جب جسم میں رطوبات و بلغم کی زیادتی ہوتی ہے۔ تو خون کا اخراج جسم سے بند ہو گا۔ اور جب کسی حصہ جسم یا مخرج سے رطوبات کا اخراج ہو گا

تو یقیناً وہاں سے خون کا اخراج ہو گا۔ اخراج اور بندش خون کا یہ قانون یاد رکھ لیں۔ انیون بندش خون کے لئے اکسیر ہے یہ حقیقی طور پر قابض اور عائس نہیں ہے۔ لیکن اس کا یہ عمل کثرت ہودت اور بیوست سے ہوتا ہے۔

چونکہ انیون کے اثرات سے رطوبات کی زیادتی و خون کی بندش اور درد سوزش میں تسکین پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے اسقاط حمل میں نہایت مفید ہے۔ اسی طرح خونی بیچش میں بھی تریاق کا حکم رکھتی ہے اسی اصول کے تحت بول الدم اور نکسیر میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے اور اسی طرح ناک و منہ اور ہنسیوں میں کسی جگہ سے خون آتا ہو تو فوری طور پر رک جاتا ہے چونکہ مسکن گردہ جگر اور مثانہ ہے اس لئے ان کے درد سوزش اور اورام میں یقینی دوا ہے۔

حمیات مزمن (برائے بخار) جو مزمن سوزش سے پیدا ہوتے ہیں۔ جس سے جسم میں ہلکا ہلکا بخار یا حرارت رہتی ہے۔ اس مقصد کے لئے انیون ایک تسلی بخش دوا ہے۔ لیکن یاد رکھیں کہ اس کے استعمال میں احتیاط ضروری ہے۔

علی ضیاء کوکنار احمد

تعارف : کوکنار ڈوڈہ میں افعال و اثرات انیون کے بالکل مطابق ہیں۔ لیکن اس سے بہت کم ہیں۔ البتہ اگر کوکنار کا ست تیار کر لیا جائے تو وہ بہت حد تک انیون کے قائم مقام بن جاتا ہے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ حسب ضرورت کوکنار کو چار گنا پانی میں بھگو رکھیں صبح آگ پر جوش دیں۔ جب پانی نصف رہ جائے تو اس کو محفوظ کر کے رکھ لیں پھر انیون کوکنار کو چار گنا پانی میں بھگو رکھیں اور صبح دستور نصف پانی خشک کر لیں اس طرح تین بار کریں۔ تینوں پانی اکٹھے کر کے آگ پر خشک کر لیں۔ بس یہی ست کوکنار ہے۔

مقدار خوراک : ایک چاول سے چار چاول تک مناسب بدرجہ کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔

خشخاش : خشخاش کے اندر بھی انیون کے افعال و اثرات پائے جاتے ہیں۔ لیکن

بے حد کم ہیں۔ اس کی زیادہ مقدار سے وہی اثرات و افعال رونما ہو جاتے ہیں۔
بہر حال محفوظ اثرات ہیں اس میں شدت پیدا کرنے کے لئے اس کا خیرہ بنا لیتے ہیں۔
جو معروف ہے۔

مقدار خوراک : ایک ماشہ سے چھ ماشہ تک دے سکتے ہیں۔

استعمال : طب میں انیون، کوکنار اور خشکاش کے جس قدر مرکبات ہیں ان میں ان کے نقصان کو روکنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جو بہت حد تک کامیاب ہے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ اس کی تحریک کے مطابق ادویہ اور اغذیہ ہونی چاہئیں اور مقدار خوراک کم سے کم ہونی چاہئے۔ بے شک فائدہ کم ہو یا دیر میں ہو۔ مگر نقصان کسی صورت نہ ہونا چاہئے اور اس کا استعمال مسلسل بھی نہیں ہونا چاہئے تاکہ مریض عادی نہ ہو جائے۔
دو چار دن کے بعد روک دینا ضروری ہے۔

اقاقیا

تعارف : عربی میں اقاقیا، فارسی میں عصا، بول انگریزی میں ایکسٹریکٹ آف ایشیا کہتے ہیں۔ ایک قسم کا عصا ہے جو درخت کی کھیر کی قسم کے درخت کی پھلیوں، پھولوں اور پتوں سے تیار کیا جاتا ہے۔ اور پھر اس کو خشک کر لیا جاتا ہے۔
کہتے ہیں کہ مصر میں ایک خاردار درخت ہے جس کا نام شط یا سبط مشہور ہے جس کے پھل کو قوط کہتے ہیں۔ اس کا یا اس کے پتوں کا رب تیار کر لیتے ہیں۔ اس کو اقاقیا کہتے ہیں۔ یہ درخت کیکر کی قسم کا ہوتا ہے۔ دونوں کے اثرات تقریباً ایک ہی جیسے ہوتے ہیں۔ جو خشک شکل میں بازار میں فروخت ہوتا ہے۔

اقاقیا بنانے کا طریقہ : پوست کیکر تازہ پانچ دس سیرلے کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بنا لیں یا باریک کونپلیں یا پھول یا پھلیاں لے لیں۔ کوٹ کر پانی میں بھگو دیں۔ ایک شب روز کے بعد آگ پر اس قدر پکائیں کہ پانی نصف رہ جائے۔ پھر چھان کے پانی خشک کر لیں۔ جب قوام شد کی طرح غلیظ ہو جائے تو سانچوں میں بھر لیں، بس تیار ہے۔ لیکن یاد رکھیں کہ اقاقیا کو آہنی برتنوں میں تیار نہیں کرنا چاہئے۔

بلکہ مٹی کے برتنوں میں تیار کرنا چاہئے۔ سائنسی تحقیقات میں کیکر کی چھال میں ایسا جوہر ثابت کیا گیا ہے جو بازو کی طرح سخت قابض اور حابس ہوتا ہے۔ اس کو اقاقیا کا بدل مانا جاتا ہے۔

رنگت و ذائقہ : اقاقیا سیاہ و سرفی مائل، پھلیاں زرد و سفیدی مائل، پھول تیز زرد، ذائقہ بد مزہ تلخی مائل، گوند پھیکا سفید سرفی مائل درخت کیکر سیاہ سرفی مائل، ذائقہ پھیکا ہوتا ہے مقام پیدائش مصر، عرب اور برصغیر پاک و ہند۔

افعال و اثرات : عضلاتی اعصابی یعنی عضلاتی محرک غدود میں تسکین اور اعصاب میں تحلیل، کیسادی طور پر خون میں کھاری پن کے ساتھ گاڑھا پن اور سوداوت کی پیدائش بڑھ جاتی ہے جاذب اور حابس رطوبات ہے۔

مزاج : سرد خشک دوسرے درجہ میں

مقدار خوراک : ایک ماشہ سے ڈیڑھ ماشہ تک۔

خواص : جاذب رطوبات و حابس خون۔ محفف رادع قابض رافع سوزش و اورام قاطع حرارت اور صفرا ہے۔

فوائد : رادع ادویات کے متعلق ہم لکھ چکے ہیں کہ ان میں سردی اور شدید کھار کی وجہ سے رطوبت کا اخراج جاری رہتا ہے اور خشکی کی وجہ سے رطوبات جذب بھی ہوتی رہتی ہیں۔ یہ بھی انہی ادویہ میں سے ایک رادع دوا ہے۔ اس کے استعمال سے منہ کے دانے و زخم، آنکھوں کی سوزش سوزشی اور خونی اسہال بلکہ جسم کے ہر عضو کے خون کو اندرونی اور بیرونی طور پر روکتا ہے اور رطوبات کو جذب کرتا ہے۔ اسی طرح سوزش مثانہ اور سیلان میں بھی مفید ہے آنتوں کی رطوبات کو جذب کر کے خروج مقعد کے لئے بے حد مفید ہے۔ اسی اصول پر عضو سوختہ کے لئے تسکین کا باعث ہے۔ اس میں جو سیاہی پائی جاتی ہے وہ بالوں کو سیاہ کرنے کے لئے بھی استعمال کی جاتی ہے۔ ایسی دواؤں کے اثرات میں یہ خوبی ہے کہ ان سے رفتہ رفتہ پرائی اور

نئی سوزش اور اورام ختم ہو جاتے ہیں۔ انگلیوں کے سروں پر جو درم اور سوجن ہو جاتی ہے جس میں شدت سے درد ہوتا ہے۔ اس پر اس کا لپ ان کو مضبوط کرتا ہے۔ یاد رکھیں کہ پرانے اسہال کے لئے ایک بیٹنی دوا ہے۔ بے خطا قابض اور قابس ہے اس لئے پرانے زخموں کے لئے بے حد مفید ہے۔

اگر

تعارف : عربی میں عود غرقی۔ فارسی میں عود ہندی۔ سندھی میں اگر کاٹھی۔ سنسکرت میں اگر د اور انگریزی میں اکولیریا گالاچا اور ایگل ڈوبھی کہتے ہیں۔

شناخت : ایک لمبا چوڑا درخت ہوتا ہے جس کی شاخیں لمبی اور پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔ اس کی چھوٹی شاخیں بہت لائٹ ہوتی ہیں جیسے ریشم اس کی چھال تیلی، مضبوط اور ہموار ہوتی ہے۔ اندر کی چھال جب صاف کی جاتی ہے۔ تو سفید چمڑے کی طرح مضبوط ہوتی ہے اسی وجہ سے آسام کے قدیم فرماں روا اس پر کتاہیں اور دستاویزات لکھا کرتے تھے۔ اس درخت کے پتے ساڑھے تین انچ تک لمبے اور چمکدار ہوتے ہیں اس کے پھل امرو جیسے نرم ہوتے ہیں جو دو انچ تک لمبے اور چمکدار ہوتے ہیں جو باہر کی طرف سے مخملی اور اندر کی طرف سے گھنے بالوں والے ہوتے ہیں۔ یہ ایک پھولدار سدا بہار درخت ہے یہ لمبائی میں ساڑھے سے سو فٹ تک لمبا ہوتا ہے اس درخت کی لکڑی سفید نرم اور ہموار ہوتی ہے جب تازہ کاٹی جاتی ہے تو اس میں سے خوشبو آتی ہے پرانے درختوں کی اندرونی ساخت میں ایک سیاہ رنگ کی بے ڈھنگی سخت لکڑی ہوتی ہے جس میں سے شمد کی سی خوشبو آتی ہے اس لکڑی کے جلنے سے خوشبو آتی ہے ان میں سے بہتر وہ ہے جس میں کئی گڑھے ہوں اور پانی میں ڈوب جائے اس کو عود غرقی کہتے ہیں۔

مقام پیدائش : عود کا درخت ہمالیہ کے مشرقی علاقوں میں خاص طور پر بھوٹان و آسام اور سلٹ کی پہاڑیوں میں پایا جاتا ہے۔ سلٹ کا عود بہترین خیال کیا جاتا ہے

جو سیاہ رنگ کا ہوتا ہے اور ہلکے رنگ والی لکڑی سے زیادہ قیمتی ہوتا ہے۔ یہ سخت وزنی اور چمکنا ہوتا ہے۔ آگ پر دیر تک قائم رہتا ہے۔ یہ نیلگوں اور سفیدی سے پاک ہوتا ہے۔

رنگت اور ذائقہ : درخت کی لکڑی سیاہ اور بھوری پھل سیاہ اور پھول سفید درخت کے ہر جز میں خوشبو ذائقہ تلخ تیز۔

افعال و اثرات : غدی اعصابی مقوی، غدی تحریک عضلاتی تحلیل اور اعصاب میں تسکین کیسیادی طور پر خون میں حرارت اور طبعی صفراء پیدا ہوتا ہے۔ جو ترشی اور تیزابیت کا تریاق ہے۔

مزاج : دوسرے درجے میں گرم اور دوسرے درجے میں خشک

خواص : مقوی غدد و جگر، مولد حرارت و صفراء قابض، ملطف، مفتوح مطیب دہن۔

فوائد : چونکہ محرک غدد و جگر اور مولد حرارت اور صفراء ہے اس لئے اعضاء ریشم کے لئے مقوی ہے۔ اول یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ جب غدد و جگر میں اعتدال کے ساتھ تحریک ہوتی ہے تو اعتدال کے ساتھ حرارت پیدا ہوتی ہے۔ جو باعث تقویت ہوتی ہے۔

دوسری بات یہ سمجھ لیں کہ جب کسی ایک مفرد عضو میں تقویت پیدا ہوتی ہے۔ تو اسی نسبت سے دیگر مفرد اعضاء میں بھی رفتہ رفتہ تقویت ہی پیدا ہوتی ہے اور خاص طور پر غدی تقویت میں جو حرارت پیدا ہوتی ہے۔ وہ دیگر مفرد اعضاء کی نسبت نہ صرف زیادہ تقویت کا باعث ہوتی ہے۔ بلکہ دافع زہر و مقوی خون اور معاون جوانی ہوتی ہے۔ بلکہ اعادہ شباب کا باعث ہے۔

اگر میں چونکہ لطیف اور مطیب اثر ہے اس لئے لطیف ہونے سے جسم میں بہت جلد سرایت کر جاتا ہے۔ اور حرارت و لطافت اور مطیب ہونے کی وجہ سے بے حد مقوی اعضاء ریشم ثابت ہوتا ہے۔ تمام مفرد اعضاء میں تقویت کی وجہ سے معدہ و

امعاء اور شش و مثانہ کو قوت دیتا ہے۔ اور انہی اثرات کی وجہ سے وہ مفتوح ہے اور مجراء کے سدے کھولتا ہے اور جسم کی اندرونی اور بیرونی عذوق کو دفع کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کا چبانہ منہ کی بو کو دور کر کے خوشبو پیدا کر دیتا ہے۔ اس کو منجن میں بھی شامل کر لیا جاتا ہے جس سے دانتوں اور مسوڑھوں کو تقویت پہنچتی ہے۔ ماعمرہ میں بھی مفید ہے۔ اپنی حرارت و تقویت اور لطافت کی وجہ سے پرانے نفرس، عرق النساء اور فالج میں ایک یقینی دوا ہے۔ چونکہ ہر مقوی شے کا رجوع انقباض کی طرف ہوتا ہے اس لئے مزمن ضعف معدہ اور امعاء اور اعصاب میں تقویت دیتا ہے۔

اگر کی لکڑی سے ایک قسم کا روغن بھی نکلتا ہے۔ اس کا استعمال بھی دوا کے طور پر کیا جاتا ہے۔ اس کی لکڑی کی بو سے کبھی مجمر وغیرہ دور بھاگتے ہیں۔ لکڑی کا سفوف بدن پر لٹنے سے جوشیں سر جاتی ہیں۔ کمرہ میں چھڑکنے سے جوشیں کھنکھل اور پسو وغیرہ دور ہو جاتے ہیں اس لئے کھنکھن سے گوند بھی نکلتا ہے جو خوشبودار ہوتی ہے۔ اس کے اندر بھی اسی قسم کے اثرات پائے جاتے ہیں، البتہ اس میں تقویت اور تفریح کی قوت زیادہ ہے۔ اس کو عام طور پر مفرح حارہ میں شمار کیا جاتا ہے۔

جن امراض میں اگر زیادہ مفید ہے وہ ہیں۔ سوزش عضلات اور ترشی کے امراض و علامات وغیرہ اس لئے سوزش معدہ و امعاء اور شش و مثانہ میں بے خطا علاج ہے۔ اس لئے شدید پیاس جی سٹلانا پیچش، کھانسی اور احتلام میں اعتماد کی دوا ہے انہی اثرات کے تحت رعشہ اور اعصابی بارو امراض میں مفید ہے۔ ان امراض میں اس کا مشہور و معروف مرکب حوارش عود استعمال کیا جاتا ہے حوارش کا تعلق جگر (عذر) کے ساتھ ہوتا ہے۔

ریاح کا اخراج اور روح میں لطافت ہمیشہ صالح صفراء اور حرارت سے پیدا ہوتی ہے۔ جس سے قلب میں فرحت پیدا ہوتی ہے۔ اگر ایسی ادویات میں سے ایک دوا ہے۔

اسی طرح یہ بھی ذہن نشین کر لیں کہ عورت کے پیٹ میں بچے کی نشوونما اور تربیت کے لئے حرارت کی بہت ضرورت ہوتی ہے اس لئے عورت کا تعلق زیادہ تر غدی تحریک سے ہوتا ہے جو ادویہ رحم میں تقویت کا باعث ہوتی ہیں ان میں اگر کو خاص مقام حاصل ہے اس لئے یہ محافظ حمل اور حاملہ کے لئے مفید ترین دوا ہے۔ ایسی چند ادویہ کا ذہن میں رکھنا اچھے معالج کے لئے ضروری ہے۔

الابچی

تعارف : عربی میں قاقہ، فارسی میں ہیل بوا، بنگالی میں ایلاج اور انگریزی زبان میں کارڈے لم کہتے ہیں۔ ایک درخت کے پھل ہیں۔ تقریباً ہر علاقہ میں مشہور دوا ہے جو دوا کے علاوہ کثرت سے غذا اور پان میں استعمال کی جاتی ہے۔ بلکہ گرم مصالحہ کا ایک جزو قرار دئے دیا گیا ہے۔

اقسام : الابچی دو اقسام میں ہوتی ہے۔ ایک قسم چھوٹی الابچی کہلاتی ہے جس کے اوپر کا پوست سفیدی مائل اور اس کے اندر سیاہی مائل چھوٹے چھوٹے تخم بھرے ہوتے ہیں۔ جن کا مزہ کسی قدر تلخ نہ تیز اور خوشبو مرغوب قسم کی ہوتی ہے۔

دوسری قسم بڑی الابچی کہلاتی ہے اس کا بیرونی پوست سرخ سیاہی مائل ہوتا ہے۔ اس کے اندر کے تخم بھی سیاہی مائل ہوتے ہیں۔ ان کا مزہ بھی کسی قدر تلخ و تیز اور خوشبو مرغوب ہوتی ہے۔

مقام پیدائش : مالابار، اندورا، میسور، گورگ، ٹراونکور (جنوبی ہند) اور لنکا دارجلنگ اور جنوبی نیپال کے علاقے الابچی کی پیدائش کے لئے خاص طور پر مشہور ہیں۔

رنگت اور ذائقہ : چھوٹی الابچی کے چھلکے کا رنگ سفید سبزی مائل اور تخم قدرے سیاہی مائل ہوتا ہے۔ ذائقہ تلخ و تیز اور ٹھنڈا خوشبودار ہوتا ہے۔ بڑی الابچی کے چھلکے کا رنگ سرخ سیاہی مائل ہوتا ہے ذائقہ تلخ و تیز اور کم خوشبو رکھتی ہے۔

افعال و اثرات : چھوٹی لاپچی اعصابی غدی یعنی اعصابی محرک غدی۔ محلل اور عضلاتی مسکن ہے۔ خون میں کیمیائی طور پر کھاری پن کے ساتھ اس میں رقت اور لطافت پیدا کرتی ہے۔ بڑی لاپچی اعصابی عضلاتی یعنی اعصابی محرک غدی محلل اور عضلاتی مسکن ہے۔ خون میں شدید رقت اور لطافت پیدا کر دیتی ہے۔

مزاج : چھوٹی لاپچی تر تیرے درجے میں۔ اور گرم پہلے درجے میں پائی جاتی ہے۔ یونانی کتب میں چھوٹی لاپچی کو گرم دوسرے درجے میں اور خشک بھی دوسرے درجے میں لکھا ہے اور بڑی لاپچی کو گرم پہلے درجے میں اور خشک تیسرے درجے میں لکھا ہے۔ لیکن دونوں مزاج غلط ہیں کیونکہ ان کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

جاننا چاہئے کہ جب دوا میں کھاری پن زیادہ ہو اور ترشی بالکل نہ ہو تو وہ ہمیشہ تر ہوتی ہے۔ جب ترشی زیادہ ہو تو گرمی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ دوسری دلیل ہے کہ جس دوا کے کھانے سے جسم میں صفراء پیدا نہ ہو اور مواد میں کمی یا خشکی پیدا نہ ہو تو وہ کبھی بھی گرم و خشک تسلیم نہیں ہو سکتی۔ چھوٹی بڑی لاپچی کو جس قدر دل چاہے کھا لیں مگر ان سے نہ صفراء پیدا ہو گا اور نہ ہی جسم گرم ہو گا۔ بلکہ جسم ٹھنڈا اور پانی پانی جائے گا۔ بلکہ کافور کے سے اثرات و افعال ظاہر ہوتے جائیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر یونانی کتب میں کافور کو بھی گرم اور بعض میں معتدل لکھا ہے اور بہت کم میں سرد لکھا گیا ہے۔ مزاج میں گرمی و سردی اور تری و خشکی کے ساتھ کھار و ترشی اور نمکین ذائقوں میں یقینی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔

مقدار خوراک : چھوٹی لاپچی نصف ماشہ سے ایک ماشہ تک اور بڑی لاپچی ایک ماشہ سے تین ماشے تک۔

خواص : بدر رطوبت، مطیب، ملطف، دافع ریاح، ملین، ہاضم، مفرح، دافع حرارت و بخار اور مقوی۔

غلط فہمی : طب میں اکثر ادویہ کے خواص کے سمجھنے میں بہت سی غلط فہمیاں پائی

جاتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ طب کی اصطلاحات کو صحیح طور پر ذہن نشین نہیں کرایا گیا یہی غلط فہمی لاپچی کے متعلق بھی ہے اس کو ہاضم و مفرح اور مقوی لکھا گیا ہے۔ مگر اس کے استعمال میں اکثر غلطیاں کی جاتی ہیں۔ اس لئے ہم نے اپنی اکثر کتب میں اصطلاحات کی تشریح لکھی ہے۔

ہاضم : عام طور پر غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ کتب علم الادویہ میں جن ادویہ کو ہاضم لکھا ہے وہ ہر حیثیت سے بالخاصہ ہاضم ہیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہے، کیونکہ ہر دوا کا اپنا ایک مزاج ہے۔ اور اس کے مخصوص افعال ہیں۔ وہ اپنے افعال و مزاج کے مطابق اعضاء اور خون پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ مثلاً گرم امراض کے لئے سرد ادویہ اور تر کے لئے خشک ادویات ہی مفید ہو سکتی ہیں۔ اسی طرح ہاضمہ کی خرابی کا تعلق جن اعضاء سے ہے ان کا درست کرنا صحیح علاج ہے۔ یہ نہیں ہے کہ کوئی ہاضم چورن جس میں بہتر ادویہ نمک سے لے کر ترشی اور کھار تک جمع کر لیا گیا ہو استعمال کر لینے سے ہاضمہ درست ہو، ہاضمہ کا تعلق منہ سے مقعد کی نالی تک ہے۔ اس میں معدہ و امعاء جگر و طحال اور بلبل و غده شریک ہیں۔ ہاضمہ کی ادویات تجویز کر کے ہی مزاج کے ساتھ ہر عضو کی رعایت ضروری ہے۔ پھر کبھی بھی کوئی نسخہ ناکام نہیں ہوتا۔

اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ فرنگی طب کی بے اصولی اور فرنگی ڈاکٹروں کے عطائیانہ علاج نے ہاضم اور مقوی معدہ ادویات کو بغیر مزاج اور اعضاء کو مد نظر رکھے دنیا بھر میں غلط ادویہ کا ایک سیلاب پھیلایا ہے۔ جو بے حد مضر اور ہر روز نئے امراض اور موت کا باعث بن رہا ہے ان میں ٹی بی اور ہارٹ فیلور کو خاص دخل ہے۔ صرف اتنا لکھ دینا کہ فلاں دوا ہاضم اور معدہ کے لئے مفید ہے کافی نہیں ہے۔ ہر عضو میں اعصاب بھی ہیں۔ اور عدد عضلات بھی ہیں۔ ان سب کے افعال جدا جدا ہیں۔ اس لئے ہاضمہ کی خرابی کی صورتیں بھی مختلف ہیں۔ جب تک ان کو مد نظر نہ رکھا جائے ہاضمہ درست نہیں ہو سکتا۔ فرنگی طب اس علم سے بالکل واقف نہیں ہے۔

مفرح اور مقوی : جب طبی کتب میں مفرح ادویہ اور اغذیہ پر نظر پڑتی ہے جو

السی

تعارف : عربی میں بزرگ کتان، فارسی میں ختم کتان، بنگالی میں نمبی، سنسکرت میں بدگنڈھا اور انگریزی میں لینڈ کتے ہیں ایک پودے کے ختم ہیں۔ ایک گز تک بلند ہوتا ہے۔ اس کا تنہا شاخیں اور پتے باریک ہوتے ہیں۔ پھل خلاف نخود کے برابر تنہوں سے بھرا ہوتا ہے۔ یہ ختم چھوٹے چھوٹے چکدار، چپے بیضوی اور قدرے لمبے نوکدار ہوتے ہیں۔ یہی ختم اور ان سے نکالا ہوا روغن دوا کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔

مقام پیدائش : پاک و ہند، مصر، روس، ہالینڈ اور انگلستان۔

رنگت اور ذائقہ : ختم سرخ سیابی مائل اور پھول لاجوردی روغن السی زردی مائل اور ذائقہ پیچکا۔

مقدار خوراک : پانچ ماٹھے سے ایک تولہ تک۔

افعال و اثرات : عضلاتی اعصابی یعنی عضلاتی محرک اعصابی محلل اور غدی مسکن کیسادی طور پر خون میں ترشی اور گاڑھا پن پیدا ہوتا ہے۔

مزاج : خشک دوسرے درجے میں اور سرد پہلے درجے میں ہوتی ہے اور روغن خشک تیسرے درجے میں اور گرم پہلے درجے میں ہوتا ہے۔

خواص : نفاخ، منج بلغم، محلل اورام، مسکن اوجاع مخزج، بلغم، متی مولد ریاخ اور ملین ہے۔

فوائد : محلل اورام، ملین اعضاء، منج اخلاط اور مسکن اوجاع ہونے کی وجہ سے تقریباً تمام طبی کتب میں السی کو گرم تر اور بعض نے گرم خشک لکھا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ نہ السی گرم ہے۔ اور نہ ہی تر ہے۔ تر لکھنے کی وجہ ایک یہ بھی

ذہن میں آتی ہے۔ کہ چونکہ السی میں سے ایک قسم کا روغن بھی نکلتا ہے اس کی تری

مفرح قلب کے طور پر استعمال کی جاتی ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ مفرح قلب کے لئے ہونی چاہئیں۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ طبی کتب میں اور اہلبائے کے معمول میں بھی مفرح قلب ادویہ کو مقوی قلب کی صورت میں دیئے جاتے ہیں۔ یعنی قلب کے فعل میں تیزی پیدا کرنا مقصود ہوتا ہے۔ یہ غلط ہے کیونکہ ہر مفرح دوا اور اغذیہ ہمیشہ مقوی دماغ اور اعصاب ہوتی ہے جس سے قلب کی طرف سے دوران خون اور حدت کم ہو جاتی ہے۔ اور وہاں پر تسکین پیدا ہو جاتی ہے۔ یا اعتدال پیدا ہو کر تقویت پیدا کر دیتا ہے۔ اس لئے کہ مفرح قلب شے کو مقوی قلب سمجھ کر استعمال نہیں کرنا چاہئے یہی وجہ ہے کہ بعض لوگ تقویت قلب کی خاطر زیادہ سے زیادہ مفرح قلب اشیاء استعمال کرتے ہیں۔ لیکن اس سے فائدہ کی بجائے نقصان زیادہ ہوتا ہے۔

فوائد : الاپچی چونکہ محرک اعصاب اور مولد رطوبت ہے اس لئے اس کا ہاضم ہونا اعصابی تحریک اور کمی رطوبات کے تحت ہے اور جن مریضوں کے جسم میں رطوبات کی زیادتی ہوگی تو الاپچی کے استعمال سے ان کے ہاضمہ میں زیادہ خرابی ہو جائے گی۔ اسی طرح جن کے جسم میں رطوبات کی زیادتی ہوگی ان کو الاپچی کے استعمال سے نہ کوئی فرحت معلوم ہوگی اور نہ ہی مسرت ہوگی بلکہ دل زیادہ سے زیادہ گھٹتا رہے گا۔ اور پریشانی بڑھ جائے گی۔ دوسرے معنوں میں جن کے جسم میں تیزابیت کی زیادتی ہو ان کو الاپچی مفید ہے لیکن جن کے جسم میں کھار کی زیادتی ہو ان کو الاپچی کے استعمال سے تکلیف ہوتی ہے۔ انہی اثرات کے تحت یہ مفرح و ہاضم اور دافع خشونت و بو دہن ہے۔ اس کے منہ میں رکھتے ہی لعابی غدود فوراً رطوبات پیدا کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ درد شکم اور سوزش معدہ کے لئے بے حد مفید ہے۔ جگر اور گردوں کے لئے اکسیر ہے۔ اور دافع بخار ہے اس کو مقوی ادویات میں استعمال کرنا مفید نہیں ہے۔

کی وجہ سے اس کو ترکھ دیا ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ بلکہ بہت سے روغن سرد بھی ہیں اور خشک بھی ہیں جیسے کافور ایک قسم کا روغن ہے۔ وہ سرد بھی ہے اور خشک بھی ہے۔

جاننا چاہئے کہ جو شے محلل و ملین اور منبج اور مسکن ہو اس کا گرم ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ یہ افعال صرف خون اور دیگر اخلاط کے ہیں۔ کسی شے کے نہیں ہیں اشیا و ادویہ اور اغذیہ کا کام یہ ہے کہ وہ خون پر ان کے افعال و اثرات اور خواص ظاہر ہو جاتے ہیں۔ یعنی جس مقام پر خون اکٹھا ہو جائے وہاں پر محلل، منبج کی صورت پیدا ہو جاتی ہے جس مقام پر صفرا اکٹھا ہو جائے وہاں پر سوزش اور اکال کی سی حالت قائم ہو جاتی ہے۔ جس مقام پر بلغم اکٹھی ہو جائے وہاں ملین و مسکن کے اثرات و افعال میں گرم سرد کی کوئی قید نہیں بلکہ ہر مزاج میں یہ صورت ظاہر ہو سکتی ہے کیونکہ ہر مزاج کی اشیا و ادویہ اور اغذیہ مختلف اعضاء پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ اور اخلاط کو مختلف اعضاء کی طرف تقسیم کر دیتی ہیں۔ اس تحقیق سے نہ صرف اخلاط کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے بلکہ نظریہ کی تحقیق ہوتی ہے جس سے مفرد اعضاء اور سبب اور نشوز کا مدخل ہو گیا ہے۔

جاننا چاہئے کہ جو شے دوا اور غذا جس کسی عضو پر اثر انداز ہوتی ہے وہاں پر تحریک پیدا کر دیتی ہے۔ اس تحریک کے بعد کے عضو میں تحلیل ہوتی ہے۔ اور اس کے بعد کے عضو میں تسکین ہوتی ہے۔ یہی صورت الہی کی بھی ہے۔ یہ عضلات میں تحریک یعنی رخ و ریاہ اور خشکی کی حالت پیدا کر دیتی ہے۔ یہ عضلات میں تحریک یعنی رخ و ریاہ اور خشکی کی حالت پیدا کر دیتی ہے جس سے وہاں پر خشکی اور تیزی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اعصاب میں تحلیل ہو جاتی ہے۔ یعنی وہاں پر محلل و منبج کی صورت قائم ہو جاتی ہے۔ یعنی وہاں پر خون اکٹھا ہو کر وہاں کی سوزش اور درد کو ختم کر دیتا ہے۔ اور وہاں کے مواد پختہ ہو کر اعتدال پر آ جاتے ہیں اور جگہ و گردوں اور غدود میں بلغم اکٹھا ہو جاتا ہے جس سے وہاں تحلیل اور گرمی کے اثرات اور خواص ظاہر ہوتے

ہیں۔ اس تحریک کی دیگر اشیا و ادویہ اور اغذیہ کے بھی یہی افعال و اثرات اور خواص ہوتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ الہی اور ایسی تحریک کی دیگر ادویہ مثلاً نارنیل وغیرہ کے استعمال سے اعصابی سوزش و درد اور پھوڑے پھسیاں دور ہوتی ہیں۔ اگر عضلاتی و غدی صورتیں ہوں تو مفید نہیں ہے۔ بعض معالج الہی کی پلٹس کو تیز کرنے کے لئے اس پر رائی کا سفوف چھڑک دیتے ہیں، رائی کی تحریک بھی عضلاتی ہے مگر اس میں کچھ حدت ہے اس لئے اس کی تحریک عضلاتی غدی بن جاتی ہے۔

یہ بات پھر ذہن نشین کر لیں کہ عضلاتی تحریک میں رطوبات اور بلغم خشک ہو جاتی ہے۔ اور مواد پختہ ہو کر باہر اخراج پاتا ہے اسی طرح کبھی سرکہ میں ملا کر جسم پر پھیرا کرتے ہیں۔ سرکہ کی بھی یہی تحریک ہے۔ اس مرکب کے طلا کرنے سے چھائیں واد شور، خلیہ دور ہو جاتے ہیں۔

اندرونی طور پر بھی یہی اثرات و افعال اور خواص پائے جاتے ہیں۔ اس کے استعمال سے رطوبت اور بلغم خشک اور گاڑھا ہو کر باہر نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ بلغمی کھانسی، بلغمی دمہ اور گلے کی اعصابی سوزش میں بے حد مفید ہے۔ شد میں اس کا جوشاندہ بھی دیا جاسکتا ہے۔

روغن الہی سے بہت زیادہ تیز ہے اور اثرات میں شدید ہے اکثر بیرونی طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اعصابی جلدی امراض میں مفید ہے۔ اسی مقصد کے لئے مرہموں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ روغن الہی اور چونے کے ہم وزن پانی میں مرہم تیار کر کے جلے ہوئے مقام پر لگانا بے حد مفید ہے فوراً درد و سوزش ختم ہو جاتی ہے اور زخم خشک ہو جاتے ہیں۔

امروہ

تعارف : ایک مشہور پھل ہے، پختہ، شیریں، ترشی مائل لذیذ و خوش ذائقہ ہوتا

ہے۔ اس کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ کہ تقریباً ہر موسم میں مل جاتا ہے۔ عوام اس کے تیلوں پر نمک مرچ اور لیوں نچوڑ کر کھانا بہت پسند کرتے ہیں۔ چاٹ کا ایک جزو خیال کیا جاتا ہے۔

مقام پیدائش : پاکستان اور ہندوستان کا امرود اپنی لذت اور اپنے ذائقہ کی وجہ سے دنیا بھر میں بہت مشہور ہے۔

اقسام : امرود دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک سفید زردی مائل اور دوسرا سفید سرخی مائل اور کچا امرود سبز رنگ کا ہوتا ہے۔

لذت اور ذائقہ : پختہ زرد سفیدی مائل اور سفید سرخی مائل، خام سبز پختہ شیریں اور خوش ذائقہ، خام کیلا اور پھیکا ہوتا ہے۔

مزاج : امرود زرد سفیدی مائل تر دوسرے درجے میں اور گرم پلے درجے میں سفید سرخی مائل تر دوسرے درجے میں، سرد پلے درجے میں، خام سرد خشک پلے درجے میں ہوتا ہے۔

مقدار خوراک : نیم پاؤ سے نیم سیر تک کھا سکتے ہیں۔

افعال و اثرات : زرد سفیدی مائل اعصابی غدی، یعنی اعصابی محرک غدی محلل اور عضلاتی مسکن ہے۔ خون میں کمیادی طور جو کھاری پن پیدا ہوتا ہے۔ سفید سرخی مائل اعصابی عضلاتی یعنی اعصابی محرک و غدی محلل اور عضلاتی مسکن ہے۔ کمیادی طور پر کھاری پن کے ساتھ کچھ ترشی بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ غذائے دوائی ہے۔

خواص : مفرح، پختہ ملین خام قابض، ہاضم، مولد رطوبات و بلغم، محرک و مقوی دماغ اور اعصاب۔

فوائد : کسی شے کی جتنی اقسام اور حالتیں ہوں اس کے خواص و فوائد اور افعال میں بھی ضرور فرق ہوتا ہے۔ یہی صورتیں امرود میں بھی پائی جاتی ہیں۔ زرد سفیدی مائل اعصابی غدی ہوتا ہے جس سے رطوبات اور بلغم کی پیدائش کے ساتھ ساتھ

حرارت کی پیدائش کچھ نہ کچھ کم رہتی ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں حرارت کی وجہ سے اعصاب میں تیزی ہوتی ہے سفید سرخی مائل اعصابی عضلاتی ہے جس سے رطوبات اور بلغم کی پیدائش میں اس قدر شدت ہوتی ہے۔ کہ اس سے غفلت اور ترشی پیدا ہو جاتی ہے دوسرے لفظوں میں حرارت کی پیدائش ختم ہو جاتی ہے جہاں تک خام امرود کا تعلق ہے وہ عضلاتی اعصابی ہے۔ اس میں سردی و غلظت اور ترشی بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے وہ قابض ہوتا ہے۔ اس کے مقابلے میں پختہ امرود ملین ہوتا ہے۔

ملین و ہاضم : کسی شے کا ہاضم و ملین ہونا اس شے کی اپنی خصوصیت نہیں ہوتی بلکہ اس کے اپنے اثر و افعال کی کسی مفرد اعضا پر شدت ہوتی ہے کبھی اس شے کے افعال و اثرات میں شدت اور مقدار کی زیادتی ہوتی ہے اور کبھی عضو میں کمزوری ہوتی ہے اور یہ افعال و اثرات کبھی اعصاب پر ہوتا ہے اور کبھی عضلات و غد پر ہوتا ہے جس مفرد عضو کے افعال و اثرات میں شدت و تیزی ہوگی اسی کے عمل سے ہاضم اور ملین کی صورت پیدا ہوگی یہ کبھی نہیں ہوگا کہ ہمیشہ ہر قسم کی اشیاء کسی ایک ہی مفرد عضو پر ایک جیسا عمل ہو کر ہاضم اور ملین کی صورت پیدا ہو جائے اس لئے ہر مرض اور علامت کے لئے مختلف اقسام کے ہاضم و ملین اور مسلسل اشیاء و اغذیہ اور ادویہ پائی جاتی ہیں۔

عمل کا فرق : ہر مفرد عضو کے افعال دو قسم کے ہوتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر عضو میں دو کیفیات ہوتی ہیں۔ یعنی اس کا مزاج گرم تر ہوگا یا گرم خشک اور سرد تر ہوگا یا سرد خشک یا اس طرح سمجھ لیں۔ کہ اس کا پہلا عمل مشینی ہوتا ہے اور دوسرا نتیجہ کھماوی ہوتا ہے۔ اس لئے اشیاء و اغذیہ اور ادویہ میں بھی یہی مشینی اور کمیادی اثرات پائے جاتے ہیں۔

اعصاب میں بھی دو مزاج پائے جاتے ہیں۔ کبھی ان میں گرمی تری ہوتی ہے۔ اور کبھی سردی تری بلکہ یوں کہیں تری گرمی اور تری سردی۔ کیونکہ اعصاب کی فطرت میں رطوبات اور بلغم پیدا کرنا ہے یہ اس لئے کہ اس کی غذا میں بلغم کے

اجزاء شریک ہوتے ہیں۔ جب اعصاب میں تری گری ہوتی ہے۔ تو رطوبات کی پیدائش ہوتی ہے اور اس کا اخراج بند ہوتا ہے۔ یعنی خون سے جدا ہو کر جسم میں آکسی ہوتی ہیں اور جب تری سردی ہوتی ہے۔ تو رطوبات کی پیدائش کے ساتھ ساتھ اس کا اخراج بھی جاری رہتا ہے۔ بالکل اس طرح جیسے غدد (جگن) میں گرمی خشکی ہوتی ہے تو صفراء کی پیدائش کے ساتھ اس کا اخراج بند ہوتا ہے اور اس کی گرمی تری میں صفراء کی پیدائش کے ساتھ ساتھ اخراج بھی ہوتا ہے یہی صورتیں عضلات، دل کے مزاج میں بھی پائی جاتی ہیں۔

ایسی صورتیں مرض ہیضہ میں صاف نظر آتی ہیں۔ یعنی کبھی تے اور اسہال کے ساتھ رطوبات کا اخراج ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا۔ جب نہیں ہوتا تو اس کو بند ہیضہ کہتے ہیں۔ جو بہت خطرناک ہوتا ہے جس میں جسم سن ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے۔

یاد رکھیں کہ اعصابی حکیم کے کثرت استعمال سے اکثر ہیضہ ہو جاتا ہے۔ ان میں امروہ بھی سرخ ہے اور اعصابی حکیم کے ساتھ پانی پی لینے سے بھی ہیضہ کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس لئے امروہ کے بعد پانی پینا منع ہے۔

امروہ مفرح پھل ہے۔ مگر مفرح کی صورت وہی ہے۔ جو ہم الاچھی کے خواص میں لکھ چکے ہیں۔ جن لوگوں میں رطوبت و بلغم کی کمی ہو ان کے لئے نعمت ہے، ایسے لوگوں کے لئے مقوی دماغ اور اعصاب ہے جگر اور گردوں کی سوزش کے لئے یقینی غذائی دوا ہے امروہ شیریں بہت عمدہ طعمین ہے۔ مگر زلہ و زکام، کثرت بول اور دل کے ڈوبنے میں زیادتی کر دیتا ہے۔ ترشی کے ہمراہ اس کا استعمال نقصان کو کم کر دیتا ہے۔

المتاس

تعارف : عربی میں خملوشنبہ، فارسی میں جنار خیر، بنگالی میں سونالو اور انگریزی میں کیشیا کہتے ہیں۔ المتاس ایک بلند درخت ہے جس کا تنا زیادہ بڑا نہیں ہوتا چھوٹی

شاخیں فٹ ڈیڑھ لمبی جن پر چار آٹھ جوڑوں تک پتے لگے ہوتے ہیں جو شکل میں جامن کے پتوں سے ملتے جلتے ہیں۔ یہ پتے ماہ پھاگن میں گر جاتے ہیں۔ اور چیت د بیساکھ میں نئے نکل آتے ہیں۔ ساتھ ہی پانچ پانچ ہلکھڑی والے سنہری زرد پھولوں کا عموماً ہاتھ بھر لبا خوشہ نکلتا ہے۔ کبھی کبھی یہ پھول خزاں کے موسم میں دوبارہ بھی نکل آتے ہیں۔ یہ پھول سنہری رنگ کے ہوتے ہیں ان پھولوں کی بہار ایسی خوشنا ہوتی ہے کہ درخت دور سے نہایت خوبصورت زری پوش معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو سنسکرت میں نیم پست سدو رنگ سور ناگ، سورن بھوشن، راج و رکھس کے خوشنا پھولوں کی بدولت ہی یہ نام رکھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔

ان پھولوں میں سے پہلے چھوٹی چھوٹی سبز رنگ کی پھلیاں نکلتی ہیں۔ جو رفتہ رفتہ ڈیڑھ دو فٹ لمبی ہو جاتی ہیں پختہ ہو جانے پر ان پھلیوں کا رنگ بھورا سیاہ ہو جاتا ہے۔ یہ پھلیاں ایک انچ قطر کی نوکدار اور دونوں طرف جوڑ کے مقامات پر سیدھے پہلو میں دو صاف لکیریں ہوتی ہیں اور اندر آڑے پہلو میں بہت سے خانے ہوتے ہیں۔ ہر ایک خانے میں صاف اور چپٹا بیٹھوی بھورے رنگ کا سرفی مائل بیج سرس کا سا ہوتا ہے۔ ان خانوں کی دیواروں کے ارد گرد سرفی مائل سیاہ رنگ کا گودا لپٹا ہوتا ہے لزوجت دار اور بو متلی آور یہی گودا اس میں سب سے کار آمد چیز ہے اگرچہ اس کے پھولوں سے گلقتند بھی بنائی جاتی ہے۔ اس کی پھال سے سرخ رنگ نکلتا ہے۔ جب پھلیاں پک جاتی ہیں تو اس کے اندر کے پردے پیسہ کے برابر ہو جاتے ہیں جس کا وزن اور حجم آج کل کی اٹھنی کے برابر ہوتا ہے جو دراصل مغز المتاس ہوتا ہے۔ مغز فلوس خیار شبنم کلاتا ہے مغزو گودا پھول کے علاوہ بیرونی چھلکا جو پوست المتاس کلاتا ہے دوا کے طور پر مستعمل ہے۔ پوست المتاس کا چھکا خشک ہو کر سخت ہو جاتا ہے۔ درخت کی لکڑی بھی بڑی سخت ہوتی ہے۔ جو رنگت میں سرخ ہوتی ہے۔ لیکن کاشٹے پر سیاہ ہو جاتی ہے اس کی نرم شاخیں ریشم کی طرح ملائم ہوتی ہیں اور پھول زرد رنگ کے بڑے بڑے اور خوشبودار ہوتے ہیں۔ جو گچھوں کی شکل میں لٹکے ہوئے

ہوتے ہیں۔

مقام پیدائش : پاک و ہند میں اکثر مقامات پر پایا جاتا ہے۔ اکثر سرد مقامات پر پانی کے کنارے پایا جاتا ہے۔ میدانی علاقہ سے لے کر کوہ ہمالیہ میں تین ہزار فٹ کی بلندی تک پیدا ہوتا ہے۔ پنجاب اور یوپی میں بعض لوگ اپنے باغات میں خوبصورتی کے لئے لگا لیتے ہیں۔ اگر اس کو تجارتی بنیادوں پر لگایا جائے تو بے حد مفید تجارت ہے۔

رنگت اور ذائقہ : درخت کی لکڑی سیاہ سرفی مائل پھلیاں بھی سیاہ سرفی مائل۔ اندرونی نکلیاں اور گودا سیاہ پھول سنہری، ذائقہ گودا اور نکلیاں شیریں بد مزہ اور بو ناگوار مقدار خوراک پھلیاں ایک تولہ سے پانچ تولے تک پھول و پھال اور شاخیں و پوست زیادہ مقدار میں بھی دے سکتے ہیں۔

مزاج : گرم تر۔ اکثر نے اس کو اول درجے میں گرم تر اور بعض نے معتدل لکھا ہے۔ یاد رکھیں کہ اکثر گرم مزاج میں اختلاف رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ گرم پہلے درجے میں اور تھیں پہلے درجے میں۔ لیکن گرمی کی نسبت تری زیادہ ہے۔

افعال و اثرات : اعصابی غدی ملین۔ یعنی اعصابی محرک۔ غدی محلل اور عضلاتی مسکن۔ کیلادی طور پر خون میں کھاری پن اور رقت پیدا ہوتی ہے۔

خواص : متی و مدد اور ملین۔ محلل کبد گردے اور غدہ مسکن قلب و دافع حرارت اور جوش خون ہے۔ اس کے علاوہ مخرج صفراء بھی ہے۔

فوائد : گرم تر ادویہ اور اغذیہ و دیگر اشیاء سے جگہ گردے اور دیگر غدود و خشائے مخاطی کی سوزش و درم اور درد میں مفید ہوتی ہیں ایسے امراض و علامات جن کا تعلق ان غدود و خشائے مخاطی سے ہوتا ہے۔ ان میں الماس یقینی دوا ہے خاص طور پر درم و سوزش اور درد اغشاء میں گلے سے لے کر امعاء اور مثانہ تک خصوصی دوا ہے۔ تھن اور درد جگر جب کہ صفراء کا اخراج بند ہوتا ہے۔ یہ یقینی دوا ہے۔ نفرس ایک اہل مرض ہے اس کی صورت بھی ترقان اور درد جگر کی صورت ہی ہے۔ اس لئے

اس میں بھی الماس بے خطا دوا ہے۔ اس سے ایسے اسہال آتے ہیں جس میں بلغم کے ساتھ صفراء بھی خارج ہوتا ہے۔ یہ ایسا لطیف ملین ہے جو حاملہ عورتوں کو بھی دیا جاسکتا ہے۔ بعض اطباء نے اس کو مناسب ادویہ کے ساتھ ہر غلط کام مسل لکھا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ یہ خالص صفراء کا اخراج ہی کرتا ہے۔

بعض اطباء نے اس کو وجع المفاصل کے لئے مفید لکھا ہے یہ غلط ہے کیونکہ وجع المفاصل اور نفرس دونوں مختلف امراض ہیں۔ اسی طرح بعض اطباء نے اس کو اجناس حیض کے لئے مفید لکھا ہے۔ یہ بھی غلط ہے۔ بلکہ عر حیض کے لئے مفید ہے۔ بعض نے اخراج بنین و اخراج شیمہ اور ولادت کو آسان کرنے کے لئے مفید لکھا ہے۔ یاد رکھیں کہ ادراہ حیض کی صورت نہیں ہے۔ بلکہ عر حیض کی صورت میں اخراج بنین و اخراج شیمہ اور ولادت میں آسانی پیدا کی جاسکتی ہے ان ہی مقاصد کے لئے اس کے پھولوں کی مکھند اور خام پھلیوں کا مرہ بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

اس کے پوست کے بھی یہی خواص ہیں۔ البتہ اس میں رطوبت کی کچھ کمی پائی جاتی ہے۔ اس لئے یہ اپنے اثرات میں کچھ تیز ہے، انہی مقاصد کے لئے بیرونی طور پر بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

الماس کا رب بھی تیار کیا جاتا ہے اور رب الماس کے نام سے بکتا ہے۔ یاد رکھیں۔ اصل الوس اس کا بہترین بدل ہے۔

المی

تعارف : عربی اور فارسی میں ترمندی، بنگالی میں المی، سندھی میں گدا مڑی اور انگریزی میں ٹی رنڈس انڈیکا کہتے ہیں۔ المی کا درخت بہت بڑا اور سدا بہار ہوتا ہے۔ اس کا چھلکا سیاہ اور کھردرا ہوتا ہے۔ پتیاں سرس کی پتیوں کی طرح شبی پر آئے سائے لگتی ہیں۔ اور ایک ڈنڈی پر دس سے پندہ جوڑے تک ان پتیوں کے لگتے

اس کے پھول گرمیوں کے موسم میں نکلے ہیں۔ اس کی پھلیاں تین سے چھ انچ تک لمبی ابتداء میں کیکر کی پھلیوں کے مشابہ ہوتی ہیں پکنے کے بعد بادامی رنگ کا ہو جاتی ہیں۔ پھلی کا چھلکا چٹا اور سخت ہوتا ہے۔ ہر پھلی کے اندر چار سے بارہ تک بیج ہوتے ہیں۔ ان بیجوں کے چاروں طرف ترش اور رس دار گودا ہوتا ہے یہی گودا زیادہ تر ادویات میں مستعمل ہوتا ہے اس کے علاوہ اس کے تخم بھی ادویہ میں استعمال ہوتے ہیں۔ اہلی دواء اور غذا میں کثرت سے استعمال کی جاتی ہے۔ اکثر شربتوں اور لیمن وغیرہ کی بوتلوں میں اس کا مست استعمال ہوتا ہے جس کو ٹائزک اسڈ کہتے ہیں۔ اس کے تخم میں قلیل مقدار میں ایک روغن بھی پایا جاتا ہے۔

مقام پیدائش : سلیمان بن حسان نے کہا ہے کہ اہلی یمن، ہندوستان اور سوڈان میں پیدا ہوتی ہے۔ بصرہ میں بھی پائی جاتی ہے۔ پاکستان میں بھی کہیں کہیں پائی جاتی ہے۔ لیکن پنجاب کی آب و ہوا اس کے موافق نہیں ہے۔

رنگت اور ذائقہ : رنگت سرخ سیاہی اہل اور خام حالت میں سبز ہوتی ہے۔ اس کے تخم بھی سرخ سیاہی مائل ہوتے ہیں۔ ذائقہ ترش ہوتا ہے۔

مزاج : سرد درجہ اول، خشک درجہ دوم میں ہوتا ہے۔

مقدار خوراک : 2 تولہ سے پانچ تولہ تک۔

افعال و اثرات : عضلاتی اعصابی یعنی عضلاتی محرک، اعصابی محلل اور غدی مسکن، خون میں کیماوی طور پر ترشی پیدا ہو جاتی ہے، اور اخلاط میں طبعی اور خالص سودا کی پیدائش بڑھ جاتی ہے۔ تخم اہلی کے بھی یہی اثرات ہیں۔ ترشی نہ ہونے سے اثر میں کم ہے۔

خواص : مولد سودا، دافع تے، مسهل بلغم، مقوی قلب اور معدہ و امعاء مغلف بلغم، مقوی خون و دافع بخار بلغمی اور دافع پیاس ہے۔

فوائد : ترشی جسم و خون کا ایک اہم اور موثر جزو ہے۔ بلکہ زندگی اور کائنات کا

ایک لازمی عنصر ہے۔ گویا اس کے بغیر نہ صرف جسم و خون بلکہ زندگی اور کائنات نامکمل ہیں۔ جاننا چاہئے کہ اس کائنات اور زندگی میں جس قدر بھی اشیاء ہیں چاہے وہ مادہ کی شکل میں غذا دوا اور زہروں یا مخلول اور ہوا کی صورت میں پائی جائیں وہ سب تین حالتوں تین ذائقوں اور تین رنگوں میں پائی جاتی ہیں۔ یہ تین حالتیں (1) کھار (2) ترشی (3) نمک ہے۔ نمک بھی دراصل کھار اور ترشی کا مرکب ہے اور ترشی بھی کھار میں خمیر کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ کھار کا رنگ سفید آسمانی ترشی کا رنگ سرخ اور نمک کا رنگ زرد تحقیق کیا گیا ہے۔ یعنی جب خون میں کھاری پن زیادہ ہو تو قارورہ سفید مائل ہوتا ہے۔ جب ترشی زیادہ ہو تو سرخ ہوتا ہے۔ اور جب خون میں نمک کے اثرات زیادہ ہوں تو قارورہ کا رنگ زرد ہوتا ہے۔

ترشی دو قسم کی ہوتی ہے۔ اول سرد خشک جیسے اہلی، انار ترش اور سرکہ وغیرہ جن کو ہم عضلاتی اعصابی کہتے ہیں دوم مزاج خشک گرم، جیسے کوئی اچار، انگور اور تیزاب گندھک وغیرہ جن کو ہم عضلاتی غدی کہتے ہیں ترشی کے موثر جزو کو ماڈرن میڈیکل سائنس میں وٹامن بھی کہتے ہیں۔ لیکن ہم نے اس کے جس حصہ انقسام کی تحقیق کی ہے۔ وہ اس تحقیقات اور ان کے افعال و اثرات کے فرق سے بے خبر ہے۔

جاننا چاہئے کہ ترشی کے افعال و اثرات میں بڑی بڑی غلط فہمیاں ہیں۔ ہر طبی کتب نے یہ غلطیاں کی ہیں اور یہاں تک کہ جناب حکیم کبیر الدین نے علم الادویہ نفیسی کے ترجمہ میں بھی یہ غلطی کی ہے کہ "اہلی مسهل صفراء ہے۔"

جو کسی طرح بھی صحیح نہیں کیونکہ جب طب کا یہ قانون ہے کہ ترشی کا مزاج سرد خشک ہے اور سرد خشک اشیاء سودا پیدا کرتی ہیں اور سودا کبھی بھی صفراء کا مسهل نہیں ہو سکتا۔ بلغم کا مسهل تو ہو سکتا ہے کیونکہ بلغم غلیظ ہو کر ہی سودا بنتا ہے اگر ہم ترشی کا مزاج گرم خشک بھی قرار دے دیں جیسا کہ ہم نے تحقیق کیا ہے تو بھی گرم خشک مزاج مولد صفراء ہوتا ہے۔ مسهل صفراء نہیں بن سکتا۔ اس لئے اس غلط فہمی کو ضرور مد نظر رکھیں جو صدیوں سے طبی کتب میں چلی آتی ہے۔ اس لئے اہلی مولد سودا

مغلط بلغم اور مسلسل بلغم ہے۔

دوسری غلط فہمی اہلی کے متعلق یہ ہے کہ اس کو مفرح تسلیم کیا گیا ہے کیفیت مفرح کے متعلق ہم بار بار لکھ چکے ہیں کہ جب تک کوئی دوا یا غذا دل اور عضلات میں تسکین پیدا نہ کرے اور ترشی کے مسلسل استعمال سے قلب اور عضلات میں سوزش پیدا ہو کر گھبراہٹ اور بے چینی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے اہلی کو مفرح کہنا غلط ہے۔ البتہ لذیذ کہا جاسکتا ہے۔

تیسری غلط فہمی یہ ہے کہ اس کو صفراوی بخاروں کے لئے مفید لکھا گیا ہے۔ جب یہ سودا کی پیدائش بڑھاتی ہے اور بلغم کا اخراج اور اس کو غلیظ کرتی ہے تو صفراوی بخاروں کے لئے کیسے مفید ہو سکتی ہے۔ البتہ بلغمی بخاروں کے لئے ضرور مفید ثابت ہوتی ہے۔

چوتھی غلط فہمی یہ ہے کہ اہلی پیاس کو تسکین دیتی ہے یہ اس لئے کہ اس کو قاطع صفراء تسلیم کیا گیا ہے لیکن یہ حقیقت ہم لکھ چکے ہیں کہ اہلی کا قاطع اور مخرج صفرا سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جہاں تک پیاس کا تعلق ہے وہ بھی کبھی صفراء سے نہیں ہوتی بلکہ بلغم کی تیزی (اعصابی عضلاتی) سے لگتی ہے۔ دوسرے الفاظ میں جب جسم میں کھاری پین بڑھ جاتا ہے۔ تو پیاس میں شدت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ برف کے استعمال سے پیاس بڑھ جاتی ہے۔ اس کا علاج سوزش اعصاب کو ختم کرتا ہے جو ترشی (طبعی سودا) سے ختم ہو جاتی ہے جس کو ہم عضلاتی اعصابی کہتے ہیں جو ترشی اور اہلی کا مزاج ہے۔ اس سے دوران خون اعصاب و دماغ میں تیز ہو جاتا ہے۔ جہاں پر تحلیل ہو کر سوزش اعصاب ختم ہو جاتی ہے اور پیاس بجھ جاتی ہے۔ یہی پیاس کا راز اور علاج ہے۔ عضلاتی محرک ہونے کی وجہ سے یقینی طور پر مقوی قلب و مقوی معدہ اور مخرج لزوجت اور بلغم ہے۔

اسی طرح یہ امر بھی ذہن نشین کر لیں کہ تھے بھی جسم میں کھاری اثرات بڑھ جانے کی وجہ سے آتی ہے۔ اس کا باعث بھی بلغم کا بڑھ جانا ہے۔ جس کو ہم اعصابی

عضلاتی تحریک کہتے ہیں۔ اس کا علاج بھی ترشی کے استعمال سے کیا جاسکتا ہے۔ اس لئے اہلی تھے میں مفید ہے۔

تخم اہلی کے افعال و اثرات اور مزاج بھی وہی ہیں جو اہلی کے ہیں۔ یعنی عضلاتی اعصابی۔ لیکن ترشی نہ ہونے کی وجہ سے وہ اپنے فوائد میں بہت کمزور ہے۔ البتہ سوختہ کرنے سے ان میں کچھ قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ ان کو زیادہ تر جسم میں قبض اور جس کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ ان میں غذائیت بھی پائی جاتی ہے۔

آم

تعارف : عربی میں انج، فارسی میں آنہ، انگریزی میں میگو کہتے ہیں۔ ایک مشہور اور عام پھل ہے۔ جو پاک و ہند میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ اس کے درخت کو باغوں کی صورت میں لگایا جاتا ہے۔ اس کے باغ بہت طویل و عریض ہوتے ہیں۔ دراصل آم نہ صرف من بھانا پھل ہے۔ بلکہ ملک کی بہت بڑی دولت ہے اور آم اور ان کے مرکبات دیگر ممالک کو بھی بھیجے جاتے ہیں آم کی دو بڑی اقسام ہیں۔ (۱) دسی (۲) قلمی پھر ان کی بے شمار اقسام ہیں۔ قلمی بہت پسند کیا جاتا ہے۔ قلمی میں ذیل کی قسمیں پائی جاتی ہیں۔ لنگڑا دوسری اسفیدہ انور رٹول اور سہارون پوری وغیرہ یہ سب بے حد شیریں اور لذیذ ہوتے ہیں۔

آم موسم گرما کا امرت پھل ہے۔ اس کا شیریں رس واقعی آب حیات ہے۔ اپنی طاقت اور غذائی اجزاء کی وجہ سے یقیناً تمام پھلوں کا بادشاہ ہے۔ لیکن اپنے علاقے میں اس کثرت سے پیدا ہوتا ہے کہ غریب سے غریب بھی پیٹ بھر کر کھاتا ہے۔ بلکہ بعض مقامات پر خود روئی پیدا ہو جاتا ہے، ایسے آم کو رانی آم کہتے ہیں۔ اس کا ذائقہ دل پسند ہوتا ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ ہر ذائقہ کا آم مل جاتا ہے تیز میٹھا، معتدل میٹھا ہلکا، میٹھا تیز میٹھا ساتھ ہلکی ترشی کھٹ میٹھا۔ انتہائی ترش اور ان سب کے بین بین بھی ذائقے مل جاتے ہیں۔ عام طور پر پختہ پھل میٹھا اور خام ترش ہوتا ہے۔

درخت آم : آم کا درخت بہت بڑا ہوتا ہے اور سدا بہار درخت ہے۔ تمام سال سرسبز رہتا ہے۔ اس کے پھل کے علاوہ اس درخت کے تمام اجزاء ادویہ میں مستعمل ہیں۔ آم کی چھال پتے پھل و گھٹلی اور گوند وغیرہ سب اپنی اپنی جگہ مفید ہیں۔ رنگت اور ذائقہ : پختہ زرد سفیدی یا سرخی مائل شیریں یا شیریں ترشی مائل۔ بعض سبز لیکن اندر سے زرد سفیدی یا سرخی مائل خام سبز رنگ اور ترش تیزی لئے ہوئے پھول و گوند اور گھٹلی سفیدی مائل چھال بھوری سیاہی مائل اور پتے سبز ہوتے ہیں۔

مزاج : پختہ آم شیریں گرم و تر دوسرے درجے میں خام آم ترش گرم اور گھٹلی سرد خشک ہوتی ہے۔

مقدار خوراک : بقدر ضرورت پیٹ بھر لیں۔ باقی اجزاء ماشہ سے ایک تولہ تک

افعال و اثرات : پختہ شیریں آم غدی اعصابی مقوی یعنی غدی محرک۔ عضلاتی محلل اور اعصابی مسکن۔ خام ترش آم عضلاتی غدی پھول گوند پتے اور چھال اعصابی غدی اور گھٹلی عضلاتی اعصابی مسکن اور سردی پر خون میں حرارت کی پیدا کنش بڑھ جاتی ہے اور خون میں رقت پیدا ہو جاتی ہے۔

خواص : مقوی گردے و جگر اور غدہ۔ مولد حرارت و رطوبت، مسکن بدن، ہاضم، طبع، مقوی باہ، خام مقوی معدہ و قلب اور مسکن اعصاب تمام طبی کتب میں خام و ترش آم کا مزاج سرد خشک لکھا ہے۔ لیکن ہم نے اس کا مزاج گرم خشک غدی عضلاتی لکھا ہے۔ ہم نے امی کے خواص میں لکھا تھا کہ ترشی دو قسم کی ہوتی ہے۔ (۱) سرد ترشی جیسے امی کی ترشی ہوتی ہے۔ (۲) گرم ترشی جیسے اچار اور کنکاش کی ترشی وغیرہ آم کی ترشی بھی گرم ترشی ہوتی ہے۔ دلیل یہ ہے کہ ہر گرم شے کی ترشی بھی اپنے اندر حرارت رکھتی ہے۔ اگر اس میں حرارت نہ ہو تو اس شے میں حرارت پیدا نہیں ہو سکتی۔ یہی صورت ایسے میٹھے آم کی بھی ہے جس میں ترشی بھی پائی جاتی ہے۔

یقیناً اس کا مزاج گرم خشک (غدی عضلاتی) ہوتا ہے۔ ایسے آم کھانے سے خون کی بجائے جسم میں صفراء پیدا ہوتا ہے۔ ہر پختہ عام کو گرم تر خیال کر لینا صحیح نہیں ہے۔ بعض کتب نے خام و ترش آم کو لو کے ضرر کو دور کرنے کے لئے نہایت مفید لکھا ہے۔ واقعی مفید ہے جس کے دو طریقے بیان کئے ہیں۔

1 - خام آم کو چھیل کر قاشیں بنا کر پانی میں بھگو دیں جب پانی میں ترشی پیدا ہو جائے۔ تو اس کو ٹیٹھا کر کے پلائیں۔

2 - خام آم کو گرم خاکستر میں دبا دیں جب وہ پختہ ہو کر نرم ہو جائے تو اس کو نچوڑ کر ٹیٹھا ملا کر لوزہ مرہض کو پلائیں۔ بہت جلد آرام آ جاتا ہے۔ یعنی جب دھوپ میں گرمی کی شدت سے شش آ جائے جسے انگریزی میں سن سٹروک کہتے ہیں۔ اس کے لئے بہت مفید ہے۔

غلط فہمی : خام آم کا رس جس کو گرم خاکستر میں پختہ کر کے نکالا گیا ہو ضرب ششی سن سٹروک کے لئے یقیناً مفید ہے۔ لیکن اس مقصد کے لئے ضروری نہیں ہے کہ آم کی ترشی ہی ہو۔ کوئی بھی گرم ترشی ہو یقیناً مفید ہے جیسے منقہ کو پانی میں پیس کر گرم کریں۔ پھر تازہ کر کے پلا دیں آم کی تخصیص اس لئے ہے۔ کہ لو سخت گرم موسم میں لگتی ہے اور اس موسم میں آموں کی کثرت ہوتی ہے۔ آسانی سے مل جاتے ہیں اور ان کا رس بھی نکل آتا ہے۔ بہر حال گرم ترشی کے خواص میں سے ایک تحقیقات لکھ دی ہے۔ تاکہ ضرورت کے وقت اس سے کام لیا جاسکے اور اس کے اثرات و افعال کا پورا علم ہو جائے۔ یاد رکھیں کہ سرد ترشی مسکن جگر و غدہ ہے۔ مگر گرم ترشی کا اثر ان میں حرارت پیدا کرتا ہے۔

پختہ شیریں آم میں کافی مقدار میں گندھک اور مٹھاس ہوتی ہے جس سے خون میں کافی مقدار حرارت پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کا اخراج گردوں کے ذریعے ہوتا ہے۔ اگر زیادہ آم کھائے جائیں تو بعض اوقات پیشاب میں جلن پیدا ہو جاتی ہے تو اس کا علاج یہ ہے کہ دودھ کی لسی پی لی جائے لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ جب بھی آم

کھائے جائیں تو لسی ضرور پی جائے جب تک پیشاب میں جلن نہ ہو لسی ہرگز نہ استعمال کریں۔ اس طرح آم سے جو غذائیت اور طاقت پیدا ہوتی ہے وہ ضائع ہو جاتی ہے آم کھا کر چائے بھی پی جاسکتی ہے جس سے کوئی نقصان نہیں ہوتا ہے۔ آم کے پھول و پتے اور گوند و چھال وغیرہ گلے سے لے کر آنتوں کے غدود کی سوزش تک میں مفید ہیں جو شانہ اور سفوف وغیرہ کی صورت میں دے سکتے ہیں۔ زحیر اور درم امعاء کے لئے تسلی بخش دوا ہے۔

آم چونکہ موسم گرما کا پھل ہے۔ اس کا دوسرے موسم میں ملنا بے حد مشکل ہے۔ اس لئے اطباء نے اس کے چند مرکبات تیار کر لئے ہیں جو بوقت ضرورت کام دیتے ہیں۔ امس و انجور اور اپار و مرہ وغیرہ اور آج کل آم کی میٹھی چٹنی۔ میگو سکوائش وغیرہ روزانہ کے استعمال کی چیزیں ہیں۔ جو ہر موسم میں مل جاتی ہیں۔ ان کے علاوہ آم کی گھٹلی ہر موسم میں مل سکتی ہے۔ اس کو آگ میں جلا کر اس کی گری نکال کر سفوف بنا لیں۔ مقوی امعاء اور ان کی کمزوری سے جو اس سال آتے ہیں ان کے لئے بے حد مفید ہے۔

انار

تعارف : عربی میں رمان، فارسی میں انار، سندھی میں داڑھو، بنگالی میں واڑم یا ڈالم اور انگریزی میں پوئی گرینٹ کہتے ہیں۔ ایک مشہور پھل ہے۔ اس کا پودا پانچ چھ فٹ تک بلند ہوتا ہے اس کی ششیاں اس قدر نازک ہوتی ہیں کہ وہ اس کے پھل کا بوجھ برداشت نہیں کر سکتیں اور اکثر ٹوٹ جاتی ہیں یا جھک جاتی ہیں۔ اکثر باغات میں لگایا جاتا ہے۔ ضروری پھلوں میں شمار ہوتا ہے۔

ذائقہ کے لحاظ سے یہ تین قسم کا ہوتا ہے۔ شیریں ترش اور کھٹ مٹھاتیوں استعمال ہوتے ہیں اور دوا کے دور پر ان کے علاوہ انار کا چھلکا انار دانہ کلی انار اور انار کی چھال بھی استعمال ہوتی ہے۔ دوا کے طور پر تازہ انار اور اس کے رس کے علاوہ

شربت انار اور رب انار بھی استعمال کی جاتا ہے وزن کے لحاظ سے نصف پاؤ سے نصف سیر تک ہوتا ہے۔

مقام پیدائش : انار گرم موسم کا پھل ہے اور گرم علاقے میں پیدا ہوتا ہے۔ پاک و ہند میں اکثر مقامات پر پایا جاتا ہے۔ دیگر گرم علاقوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ بلکہ ایک عالمی پھل ہے قرآن حکیم میں انار کا ذکر ہے۔

رنگت اور ذائقہ : انار کا چھلکا بھورا زردی مائل، گل انار سرخ تازہ دانے سفید گلابی اور سرخ شوخ ہوتے ہیں۔ ذائقہ چھلکا، چھال اور گل انار پھیکا تلخی مائل، تازہ دانے شیریں، ترش اور کھٹ ٹھٹھے۔ تین ذائقوں میں پایا جاتا ہے اور جن دانوں میں رس بھرا ہوا اور دانے نرم ہوں وہ بہترین انار کہلاتا ہے۔

مزاج : انار شیریں تر دوسرے درجے پر ہے۔ اور گرم پہلے درجہ میں انار ترش سرد دوسرے درجے میں تر اور پہلے درجہ میں خشک ہوتا ہے۔

مقدار خوراک : آب انار نصف پاؤ سے نصف کلو تک چھلکا و چھال اور گل انا 6 ماشہ سے ایک تولہ تک۔

افعال و اثرات : انار شیریں اعصابی غدی مقوی یعنی اعصابی محرک، غدی محلل اور عضلاتی مسکن۔ اسی طرح انار ترش عضلاتی اعصابی۔ کھٹ میٹھا اعصابی ہیں۔ کیمیادی طور پر خون میں کھاری پن پیدا ہوتا ہے اور اخلاط میں طبی اور خاص بلغم کو پیدا کر دیتا ہے۔

خواص : انار شریں مفرح قلب، مقوی اعصاب، دافع سوزش جگر و گردے مدر بول اور مخرج صفراء، بندش خون بواسیر بول الدم، قے الدم تکسیر و زحیر خونی ہے دافع حمیات غدد خصوصاً تپ دق میں بے حد مفید ہے۔ انار ترش مقوی معدہ و امعاء اور قلب دافع سوزش جگر اور گردے مدر بول چھال و چھلکا اور گل انار مقوی معدہ و امعاء دافع کرم امعاء اور اسہال مزمن قابض مقوی دوا ہیں۔

فوائد : قرآن حکیم میں انار کو جنت کا پھل کہا گیا ہے اگرچہ اس انار کو جنت کے انار سے کوئی مناسبت نہیں ہے۔ تاہم ایک مشابہت ضرور ہے۔ قرآن حکیم نے جن اشیاء کو بیان کیا ہے ان کے خواص و فوائد اور افعال و اثرات کا ضرور پتہ چلتا ہے۔

سورہ رحمن میں انار کے متعلق اس طرح ذکر ہے۔ **فَبَهِا لَآكُفْتَهُ وَنَخْلٍ وَدَّامَانٍ** اس آیت کریمہ میں رمان کو پھل لکھا ہے۔ پہلے نخل کا ذکر ہے۔ بعد میں رمان کا ذکر ہے۔ اگر ہم غور کریں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ پہلے نخل کا موسم آتا ہے اور پھر رمان کا موسم آتا ہے۔ اسی طرح اگر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ اگر نخل کے کثرت استعمال سے جو خراب اور تکلیف دہ علامات جسم انسان میں پیدا ہوتی ہیں یعنی سوزش بول ذخیرہ خونی گھبراہٹ قلب وغیرہ اگر ان علامات کے لئے رمان کو استعمال کیا جائے تو ان علامات کے لئے رمان کو استعمال کیا جائے تو ان کو یقینی آرام کی صورت پیدا ہو جائے گی۔ گویا نخل اور رمان کو پہلے اور بعد میں استعمال کر کے دونوں کے خواص و فوائد کو بیان کر دیا ہے۔ پھر وہاں تک لکھا ہے۔ **وَلَيْسَ لَهَا اس دُنْيَا مِثْلُ نَخْلٍ** نعمت ہے اور ساتھ ہی انس و جن دونوں کی تاکید "کہا ہے کہ **لَبَّائِ الْاِءِ رَبِّكُمَا تَكْفَنِينَ** (تم دونوں اللہ تعالیٰ کی کون کون سی نعمت کو جھٹاؤ گے۔)

ان خواص و فوائد سے زیادہ بہتر انار کے افعال و اثرات کیا ہو سکتے ہیں۔ یہاں یہ امر بھی ذہن نشین کر لیں کہ انار کے تمام اجزاء اپنے افعال و اثرات میں بہت حد تک ایک ہی قسم کے ہوتے ہیں۔ البتہ بنیادی تحریکات کو مد نظر رکھنا ضروری ہے۔

انجبار

تعارف : ایک درخت کی جڑیں ہوتی ہیں۔ جو ملک شام میں ہوتا ہے۔ یہ درخت تقریباً قد آور ہوتا ہے۔ شاخیں پاریک ہوتی ہیں۔ جڑیں کھدوری اور بے ڈھنگی ہوتی ہیں۔ جب اس کے پھول گر جاتے ہیں تو اس پر چھوٹے چھوٹے غلاف نمودار ہوتے ہیں۔ جن میں پاریک تخم بھرے ہوتے ہیں۔ علاج میں عام طور پر اس کی جڑیں یا اس

کا چھلکا دواء میں استعمال ہوتا ہے۔

رنگت اور ذائقہ : بڑا سرخ سیاہی مائل اور پھول بھی سرخ ہوتے ہیں۔ ذائقہ پھیکا کیلا ہوتا ہے۔

مزاج : پہلے درجے میں خشک سرد ہوتا ہے۔ بعض نے دوسرے درجے میں لکھا ہے۔

مقدار خوراک : چھ ماشے

افعال و استعمال : عضلاتی مقوی یعنی عضلاتی محرک اعصابی محلل اور غذائی مسکن ہے۔ کیسادی طور پر بلغم میں گاڑھا پین پیدا کرتا ہے۔ اور اخلاط میں سودا کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔

خواص : قابض، مغلظ رطوبات، مقوی معدہ اور رطوبات، بندش خون، دافع جوش خون، مسکن صفراء اور حرارت۔

فوائد : عام طور پر اطباء اور حکماء نے اس کے فوائد متضاد لکھے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اس کی نہ تحقیق کی ہے اور نہ ہی سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ اکثر سوداوی ادویہ اور اغذیہ کا یہی حال ہے۔

حکیم محمد کبیر الدین صاحب اپنی کتاب علم الادویہ نفیسی کے ترجمہ میں لکھتے ہیں۔ اس سال دموی بول الدم، بول اللہ اور نفث الدم کثرت حیض اور ہر ایک عضو کے سیلان خون کو روکنے کے لئے بکثرت استعمال ہے پرانے دستوں کے لئے بھی مستعمل ہے خواہ خونی ہوں، خواہ غیر خونی جراحات سے سیلان خون کو روکنے کے لئے بطور ذرورہ بھی استعمال کی جاتی ہے۔

یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ جو دوا یا غذا جب کسی عضو سے خون کی آمد کو بند کر دے گی جس سے خون کا دباؤ کم ہو جاتا ہے یہ ناممکن ہے کہ ایک ہی دوا بندش خون بھی کرے اور حابس بھی ہو یہ تو ہو سکتا ہے کہ اپنی شدت سردی سے رطوبات کا

گاڑھا کرے اور ان کا اخراج بند کر دے۔

اسی طرح اسہال اور زحیر دو مختلف امراض ہیں دونوں کبھی اکٹھی نہیں ہو سکتیں بلکہ اسہال لانا زحیر کا علاج ہے۔ کیونکہ اسہال ہمیشہ سردی سے اور سوزش اعصاب سے آتے ہیں۔ اور زحیر یعنی پیچش گرمی اور سوزش جگر سے ہوتی ہے۔ اس لئے کوئی ایک دوا دونوں کے لئے مفید نہیں ہو سکتی۔

یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ خون ہمیشہ زحیر میں آتا ہے۔ اسہال میں نہیں آ سکتا۔ اس لئے زحیر خونی تو ہو سکتی ہے۔ مگر اسہال دوسری کبھی نہیں ہو سکتے۔

انجبار کو افعال میں حابس خون اور قابض لکھا ہے۔ جاننا چاہئے کہ جس ہمیشہ رطوبات میں ہوتا ہے اور خون میں نہیں ہو سکتا ہے۔

یاد رکھیں کہ جس عضو سے خون آ رہا ہو وہاں اگر جس رطوبات کر دیا جائے۔ تو خون کے آنے میں شدت ہو جائے گی۔ اسی طرح قبض میں رطوبت اور مواد تو رک سکتے ہیں مگر خون نہیں رک سکتا۔ بلکہ قبض کی صورت میں زیادہ آتا ہے۔ بہر حال کسی دوا کے متضاد فوائد تسلیم کرنا علاج میں مشکل پیدا کر دیتے ہیں۔

جاننا چاہئے کہ جو ادویہ و اغذیہ خشک اور سرد ہوتی ہیں وہ جسم میں سودا پیدا کرتی ہیں۔ جو اپنی انتہائی سردی کی وجہ سے بلغم کو غلیظ کر دیتا ہے۔ جس سے ایک طرف تو رطوبات جم جاتی ہیں اور دوسری طرف وہ خون کو وہاں سے واپس کر دیتی ہیں۔ جس کو رادع کہتے ہیں۔ اس طرح دونوں عمل بیک وقت ہو جاتے ہیں۔

یہ بات بھی ذہن سے نکال دیں کہ سودا وہ خلط ہے جو جل چکی ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ سودا میں سردی کی شدت ہے۔ جس کو ابھی تک گرمی کا کوئی اثر نہیں ملا ہے۔

یاد رکھیں کہ جل ہوئی خلط رطوبات کو غلیظ نہیں کر سکتی کیونکہ جو ادویہ اور اغذیہ جل چکی ہیں ان کے اجزاء منتشر ہو جاتے ہیں۔ متحد نہیں رہ سکتے وہ رطوبات کو کیسے غلیظ کر سکتے ہیں اور خون کی تیزی کو کیسے روک سکتے ہیں۔

انجبار مقوی عضلات ہے اور اندرونی اور بیرونی طور پر اپنی سردی خشکی کی وجہ

سے تقویت کا باعث ہوتی ہے۔ رطوبات کو غلیظ کر کے خون میں تیزی کو روکتی ہے۔ اس کا اثر تمام جسم پر پڑتا ہے۔ خون کسی حصہ جسم سے آ رہا ہو رک جاتا ہے۔ یہ خون ناک و منہ، سینہ و پیٹ اور پیشاب و پاخانہ کہیں سے بھی آ رہا ہو۔ رک جاتا ہے۔ کھلانے کے علاوہ اگر بیرونی طور پر بھی استعمال کیا جائے۔ تو بھی خون بند کر دیتا ہے۔ اگر عضلات کچلے بھی گئے ہوں تو بھی اس کا لیپ مفید ہوتا ہے۔

چونکہ مقوی شے قابض ہوتی ہے۔ اس لئے اندرونی اور بیرونی طور پر عضلات میں تقویت کا باعث ہوتی ہے۔ عضلات معدہ و امعاء کے توتے اور اسہال بند ہو جاتے ہیں اور دیگر عضلات میں بھی تقویت اور انقباض پیدا ہو جاتا ہے بیٹھے تیل میں ملا کر اس کی مالش بھی عضلات میں تقویت دیتی ہے۔ علم و فن طب میں یہ کثیر المنافع دوا خیال کی جاتی ہے۔ اس لئے کثیر الاستعمال ہے۔

علی ضیاء احمد

تعارف : عربی میں لسان العصار فارسی میں زبان ٹیلی چیری سڈ کہتے ہیں۔ اندر جو کڑا نامی درخت کے بیج ہیں جو اس کی پھلیوں سے نکلتے ہیں۔ جو شکل میں لبوترے ہوتے ہیں پھلیاں گول فٹ ڈیڑھ فٹ لمبی ہوتی ہیں۔ ان کے ایک سرے پر نوٹین کا گچھا سا ہوتا ہے۔ پھلی کو ڈالی سے توڑنے پر دودھ نکل آتا ہے۔ اس کا درخت ہمیں سے تیس فٹ تک اونچا ہوتا ہے۔ اس کا تپا سیدھا اور موٹائی میں تین چار فٹ کے قریب ہوتا ہے۔ اس کی چھال دبیز ہلکی اور کڑوی ہوتی ہے۔ اس کے پرانے پتے ماگھ میں گر پڑتے ہیں۔ چیت بیساکھ میں نئے نکل آتے ہیں اس میں چیت سے جھٹھ تک پھول آتے ہیں۔ اور برسات میں پھلیاں نکلتی ہیں جو بھاگن میں خشک ہو جاتی ہیں۔ پھول سفید رنگ کے ہمیشگی کے ہم شکل ہوتے ہیں۔ مگر ان میں خوشبو نہیں ہوتی اس کی چھال کو کڑا چھال یا کڑا سک اور انگریزی میں کرچی بارک کہتے ہیں۔ فرنگی طب نے اس میں ایک کھار (الکائنڈ) برآمد کی ہے۔ جس کا نام نوٹس سین ہے۔

اقسام : ذائقہ کے لحاظ سے اندرجو کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تلخ اور دوسری شیریں صرف تلخ کے مقابلہ میں کما جاتا ہے ورنہ پھلکی ہوتی ہے درخت کالا کڑا کے تخم اندرجو تلخ کلاتے ہیں۔ اس کی پھلیوں کا رنگ سیاہ ہوتا ہے اور سفید کڑا کے تخم شیریں ہوتے ہیں۔ اس کی پھلیاں سبز رنگ کی ہوتی ہیں۔

پیدائش : ہندوستان کے خشک جنگلوں اور ہمالیہ کے گرم حصوں میں عام طور پر پائے جاتے ہیں۔ ان کے خاص مقامات ریاست جموں و پوٹی وسطی ہند اور راجپوتانہ کے گرم و خشک مقامات پر چار ہزار فٹ کی بلندی تک ملتے ہیں۔ لاہور شہر کے لارنس گارڈن (جناح باغ) میں بھی اس کے چند درخت ہیں۔ انگریزی دوا ساز کمپنیوں کا تیار شدہ سیال رب لیکوڈ ایکٹرکٹ آف کرچی بازار میں دستیاب ہے۔

رنگت و ذائقہ : اندرجو کی ایک قسم تلخ اور دوسری شیریں کلاتی ہے۔ چھال بھوری سیاہی مائل پھول سفید پھسل کی مانند، دودھ سفید۔ اس کا شیریں ذائقہ دراصل پھیکا ہوتا ہے۔ جو تلخ کے مقابلے میں شیریں کلاتا ہے۔

مزاج : اندرجو تلخ گرم درجہ اول مقدار خوراک : دو رتی سے ایک ماشہ تک اندرجو شیریں گرم تر درجہ دوم مقدار خوراک ایک ماشہ سے تین ماشہ تک

افعال و اثرات : اندرجو شیریں اعصابی غدی، یعنی محرک اعصاب محلل غدد اور مسکن عضلات اندرجو تلخ اور اس کی چھال اپنے اثرات میں اندرجو شیریں سے بہت زیادہ شدید ہیں۔ کیسادی طور پر صفراء کی پیدائش اور اس کے اخراج کو جاری رکھتی ہیں۔ جس سے صفراوی زہر خارج ہو کر اس میں اعتدال پیدا ہو جاتا ہے۔ اور جگر کی سوزش رفع ہو جاتی ہے شدید گرم کھار ہے۔

خواص : مولد و مخرج صفراء واقع سوزش، غدد، ندر بول بندش حیض، خون، بول و براز اور تپش خونی و بواسیر دافع ریاح جگر گردوں اور مثانے کی پتھری کو توڑ کر خارج

کرتا ہے۔ پیٹ کے کیڑوں کو مارتا ہے۔

فوائد : اندرجو بندی دوا ہے ویدک کتب میں اس کا ذکر تفصیل سے ہے۔ اگر اس کا نام اندر دیوتا کے نام پر ہے تو وہ بارش کا دیوتا ہے۔ بارش اگرچہ کھار کے قریب ہے مگر اندرجو میں جس حرارت کا اثر ہے۔ وہ بارش کے پانی میں نہیں ہے البتہ لفظ (جو) جو دراصل ریو ہے جس کے معنی ہما (بڑے) کے ہیں۔ ممکن ہے پانی کی گرمی کو ظاہر کرتا ہو۔ بہر حال اندریو میں اس دوا کے افعال و اثرات پائے جاتے ہیں۔ لیکن ویدوں نے اس کے افعال و اثرات لکھنے میں غلطیاں کی ہیں۔ سب سے بڑی غلطی یہ کی ہے کہ اس کو وات، پت، کف تینوں دوشوں کا ناش کرنے والا لکھا ہے۔ قابل غور بات یہ ہے کہ جب ہر غذا اور دوا کسی نہ کسی ایک دوش کو رفع کرتی ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ تمام دوش کو ناش کر دے۔ پھر پیدا کیا کرتی ہے۔ جیسے طب میں کہا جائے کہ فلاں دوا اور غذا تمام اخلاط کو ختم کر دیتی ہے۔ دراصل حقیقت یہ ہے کہ جو اغذیہ اور ادویہ صفراء کی پیدائش اور اس کے اخراج میں اعتدال پیدا کرتی ہیں۔ ایوریدک میں ان کے متعلق ایسا ہی لکھا گیا ہے۔

یاد رکھیں کہ جن بوٹیوں میں دودھ نکلتا ہے۔ اور ان میں کھار پائی جاتی ہے۔ ان میں یہی خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ جیسے آگ اور تھوہر وغیرہ ایسی بوٹیاں ہی کشتہ بنانے اور اکسیر تیار کرنے کے کام آتی ہیں۔ ایسی ادویہ پرانی اور پیچیدہ امراض میں اعتماد کے ساتھ استعمال کی جاسکتی ہیں۔

اندرجو میں بھی یہ خوبیاں ہیں۔ اس کے استعمال سے غدد کی سوزش رفع ہو جاتی ہے۔ معدہ و امعاء اور جگر گردوں کے مزمن امراض خصوصاً پرانی اور خونی تپش ہمیشہ کے لئے دور ہو جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ پرانے بخار خصوصاً دق و سل اور سرطان میں بھی اعتماد کی دوا ہے۔

ایسی ادویہ کے دور کے خواص قریب قریب شد و گھی اور زیتون سے ملتے ہیں یہ اشیاء جگر گردوں کے زہر کو دور کرتی ہیں۔

انڈا

تعارف : عربی میں بیضہ ماکیاں، فارسی میں ختم مرغ اور انگریزی میں ایگ Egg کہتے ہیں۔ انڈا سے مراد مرغی کا انڈا ہے۔ اس کے علاوہ بچ اور دیگر پرندے بھی انڈے دیتے ہیں۔ ان کے خواص ان جانوروں کے خواص کے مطابق ہوتے ہیں۔ مختلف قسم کی مرغیاں مسلسل انڈے دیتی ہیں۔ ایک بار سات یوم سے لے کر دس یوم تک انڈے دیتی ہیں باقی وقت کڑک میں گزارتی ہیں۔ بعض مرغیاں مسلسل انڈے دیتی ہیں۔ کڑک میں وقت نہیں گزارتیں ایسی مرغیاں عموماً ولایتی ہوتی ہیں۔

یادداشت : انڈا ایک مقوی صالح اور خالص غذا ہے۔ یہ دوا نہیں ہے۔ اس میں اجزائے لحمیہ پوری مقدار اور پوری حرارت میں پائے جاتے ہیں۔ اس لئے اس کو اجزائے لحمیہ (پروٹین) کا بہتری مرکب سمجھا جاتا ہے۔ بکرے کے گوشت میں حرارت اس سے کم ہوتی ہے۔ گائے کے گوشت میں بکرے کے گوشت سے بھی حرارت کم ہوتی ہے اس کے برعکس اڑنے والے پرندوں کے گوشت اور انڈے میں مرغی کے گوشت اور انڈے سے بھی حرارت زیادہ ہوتی ہے۔ جیسے تیز، تیز، تلیر اور چڑیا وغیرہ۔ لیکن پانی کے پرندوں کے گوشت اور انڈے کی گرمی مرغی کے گوشت اور انڈے کی گرمی سے کم ہوتی ہے جیسے بچ، مرغابی اور دیگر پرندے وغیرہ۔

رنگت اور ذائقہ : انڈے کے اندر دو جز پائے جاتے ہیں ایک کا مصلح کھی خالص ہے۔ بندش بول اور بندش مٹ کرتا ہے۔

فوائد : یہ ایک غلط فہمی چلی آتی ہے کہ انڈے کی سفیدی میں تسکین کی قوت ہے اور زردی میں تسکین کی قوت نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کے بیرونی استعمال میں انڈے کی سفیدی کی نسبت دافع سوزش قوت زیادہ اور دوسری غلط فہمی یہ چلی آتی ہے۔ کہ سفیدی سرد تر اور زردی گرم تر ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ سفیدی اور زردی دونوں میں گندھک کے اثرات پائے جاتے ہیں اور وہ خشک ہے اس لئے دونوں

میں خشکی پائی جاتی ہے اور اس لئے بھی اس میں خشکی زیادہ ہے۔ کیونکہ انڈا مولد صفرا ہے۔ اور خون میں حدت پیدا کرتا ہے۔

انڈا ایک بہترین قسم کی مقوی غذا ہے۔ خاص طور پر دائمی نزلہ و زکام، دائمی ریشہ اور ذیابیطس کے لئے بے حد مفید ہے۔ اعصابی بخاروں اور اعصابی اسہال میں بھی بے حد مفید ہے۔ اس کے استعمال سے دل میں بے حد طاقت پیدا ہوتی ہے۔ اور خون میں حرارت بڑھتی شروع ہو جاتی ہے۔ اس کے کثرت استعمال سے دماغ کی طرف خون کا دباؤ شدید ہو جاتا ہے۔ اور وہاں سے نزلہ اور ریشہ خشک ہو جاتے ہیں۔ اس کے استعمال سے جسم میں بہت جلد گوشت پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے لیکن اس کے کثرت استعمال سے بواسیر ہو جانے کا خدشہ بڑھ جاتا ہے۔ بڑھاپے کے لئے بے حد مفید ہے جو انوں میں ضرورت کے مطابق استعمال کرنا اس درنہ احتلام میں شدت پیدا ہو جاتی ہے۔

یادداشت : موجودہ سامان میں انڈے اور خاص طور پر اس کی زردی کو خشک کر کے دوا کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔

عام طور پر غذا میں تقویت کے لئے اس کا حلہ استعمال کیا جاتا ہے لیکن کمزور مریضوں کے لئے نیم برشت انڈے کا استعمال زیادہ مفید ہے سوزش معدہ اور امعاء کی صورت میں اس کو شہد میں ملا کر نیم گرم کر کے استعمال کرنا بہت مفید ہے۔

انڈے کا چھلکا : اس میں کیمائیم فاسفیٹ بہت بڑی مقدار میں پایا جاتا ہے۔ اس کا کشتہ اعلیٰ درجے کا عضلاتی مقوی ہے جو دائمی نزلہ و زکام، ریشہ، دمہ، ضعف قلب، کثرت بول اور ذیابیطس میں بے حد مفید ہے۔ اس کے علاوہ دافع جریان اور مقوی باہ بھی ہے۔

اس کی مقدار خوراک ایک رتی سے چار رتی تک ہے اسے چائے کے ساتھ استعمال کرنا چاہئے پانی کے ساتھ بھی دے سکتے ہیں نیم برشت انڈے میں اس کا استعمال بے حد مفید ہے بلکہ معزہ نما اثرات ظاہر ہوتے ہیں اس طریق پر اس کا

استعمال مندرجہ بالا امراض میں نہایت ہی مفید ہے بلکہ ان امراض میں تریاق کا کام کرتا ہے۔

حکیم علی ضیاء الدین صابری

(افغانی طب و جراثیم)

386 فرادہ مسئلہ ساهووالہ

انزروت

تعارف : عربی میں انزروت، فارسی میں انجک کہتے ہیں۔ اس کا مشہور نام ماس خورہ ہے یہ ایک نباتاتی گوند ہے۔ اس کے درخت کو عربی میں سائلہ کہتے ہیں۔ یہ ایک خاردار درخت ہے۔ یہ زیادہ ترکمان اور فارس سے آتا ہے۔
رنگت اور ذائقہ : اس کا رنگ سرخ، زردی مائل اور ذائقہ ہلکا تلخ ہوتا ہے۔
مزاج : خشک تیسرے درجے میں گرم دوسرے درجے میں۔

مقدار خوراک : نصف ماشہ سے ایک ماشہ تک

افعال و اثرات : عضلاتی نسی ملین یعنی عضلات میں تحریک بخشد تھکن اور اعصاب میں تحلیل، لیسائی، طبعی ہونے میں معاون اور گرمی خشک پیدا کرتی ہے۔
خواص : محرک قلب، مولد صفراء ملین و کاسر ریاح، مجفف، قروح حابس و دافع بلغم اور رطوبات اور محلل اورام ہے۔

فوائد : انزروت کو عام طور پر آنکھ، کان اور ناک اور جسم کے زخموں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ اندرونی طور پر کھانے سے بھی اتنا ہی مفید ہے جتنا کہ بیرونی طور پر استعمال کرنے میں مفید ہے۔ اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ ایک طرف تو بلغم اور رطوبت کی پیدائش کو روکتا ہے اور دوسری طرف بلغم اور رطوبت کو پاخانے کے راستے خارج کرتا ہے۔ اور خون میں کیسادی طور پر ایسی لزوجیت پیدا کرتا ہے جس سے اندر کے پرانے زخم بھرنا شروع ہو جاتے ہیں اور اس کے ساتھ اس کی یہ خوبی بھی ہے کہ جس جگہ ورم ہو وہاں پر دوران خون کو تیز کر کے حدت پیدا کر دیتا ہے اور درموں کو تحلیل کر دیتا ہے۔ خصوصاً جوڑوں کے اورام اور

عرق النساء کے لئے مفید ہے کیونکہ یہ محرک عضلات کے زخموں کو دور کرنے میں بے حد مفید ہے اس سلسلہ میں دانتوں کا ماس خورا پیٹ درد اور گلے کا کینسر (سرطان) قابل ذکر ہیں۔ اس کے لئے خاص بات یہ ہے کہ چونکہ یہ ایک قسم کی گوند ہے۔ اس لئے جس دوا میں شامل کی جاتی ہے اس کی گولی بہت سہولت سے بن جاتی ہے۔ یہ مایہ ناز یعنی موثر دوا ہے اس لئے اس کا استعمال خصوصاً آنکھ کے لئے سرموں میں اور کان اور ناک کے زخموں میں اور مسوڑوں کے متعفن زخم کے لئے بے حد مفید ہے۔ اور اندرونی طور پر بھی اس کا استعمال ہر قسم کے عضلات زخموں میں جب کہ ان میں پیپ پڑ گئی ہو بے حد مفید ہے۔

انگور

تعارف : عربی میں عنب بنگالی میں واگھ اور انگریزی میں گرپ کہتے ہیں۔ یہ ایک مشہور میوہ ہے جو تمام دنیا میں پایا جاتا ہے۔ انگور رنگت و ذائقہ اور خصوصیت کے لحاظ سے کئی ایک اقسام کا ہوتا ہے۔ رنگت میں زرد، سبز اور سیاہ رنگ میں پایا جاتا ہے۔ ذائقہ میں بہت میٹھا، کم میٹھا اور ترش پائے جاتے ہیں۔ جس انگور میں تخم نہ ہوں اور بہت میٹھا ہو۔ وہ زیادہ پسندیدہ ہوتا ہے۔ اس میں وزن کے لحاظ سے بھی دو اقسام ہیں ایک چھوٹا اور ایک بڑا۔ جب ان کو خشک کر لیا جاتا ہے تو چھوٹے کو کشش اور بڑے کو منقہ کہتے ہیں۔ خشک ہونے پر یہ کئی سال تک خراب نہیں ہوتا۔

مقام پیدائش : یہ عام طور پر علاقہ سرحد، بلوچستان، کشمیر، قندھار اور افغانستان میں پیدا ہوتا ہے چن کا انگور اپنی خصوصیت کے لحاظ سے خوش رنگ شیریں اور لذیذ ہوتا ہے۔

رنگت اور ذائقہ : رنگت اور ذائقہ کے لحاظ سے تین اقسام زرد، سبز اور سیاہ۔ ذائقہ میں شیریں کم میٹھا اور ترش ہوتے ہیں خام انگور سبز سخت اور انتہائی ترش ہوتا ہے۔ کشش اور منقہ کا رنگ عام طور پر نسواری اور چٹا ہوتا ہے۔ اور ذائقہ انگور کی

ہیشہ کے لئے قائم رہتا ہے۔ ان کے استعمال سے نہ ہی جسم میں زہر پیدا ہوتا ہے اور نہ ہی گوشت میں فساد پیدا ہوتا ہے۔ اور نہ ہی خون میں تعفن پیدا ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسی خوراک ہے جو ہر موسم میں دل کی تحریک، دماغ کی تقویت اور جگر کی حرارت کے لئے استعمال کی جاسکتی ہے۔ اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔

اس کا سرکہ بھی تیار کیا جاتا ہے۔ جو تمام سرکوں سے بہتر شمار ہوتا ہے جس کے اثرات خام انگور کے مطابق ہیں۔ یعنی عضلاتی اعصابی اور غذا کے ساتھ سرکہ استعمال کرنا دل کی تقویت کے لئے مفید ہے۔ یاد رکھیں کہ سرکہ میں غذائیت نہیں ہوتی صرف دوایت ہی ہوتی ہے۔ اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔ سکون قلب کے لئے مفید ہے۔

علی ضیاء انناس

تعارف : ایک مشہور پھل ہے۔ جس کو بنگالی میں انارس اور انگریزی میں پائین ایل کہتے ہیں اس کو پودا کیڑے سے مشابہ ہوتا ہے اسی کے مانند پتے ہوتے ہیں جنوں کے درمیان میں شاخیں نکلتی ہیں اور ان پر پھل نکلتے ہیں۔ جن کو انناس کہتے ہیں۔ اس کا موٹا چھلکا ہوتا ہے جس پر ابھار در ابھار بنے ہوتے ہیں۔ اس چھلکے کو اتارنے کے بعد اندر زرد رنگ کا گودا ہوتا ہے جو کھلایا جاتا ہے۔

رنگت اور ذائقہ : انناس باہر سے سرخ سبزی مائل اور اندر سے زرد رنگ کا ہوتا ہے ذائقہ شیریں۔ ترشی مائل خام ترش ہوتا ہے۔ اس کا مقام پیدائش ہندوستان ہے۔

مزاج : گرم پہلے درجہ میں تردد سے درجہ میں اور خام سرد خشک ہوتا ہے۔

خوراک : آدھ پاؤ سے نصف سیر تک لے سکتے ہیں۔

افعال و اثرات : پختہ غذی اعصابی، غذی محرک و عضلاتی مصل اور مسکن، خام نہ، عضلاتی، ہوتا ہے۔ کیماد، طور خون، صفراء پیدا ہوتا ہے۔

قسم کے مطابق ہوتا ہے۔

مزاج : تازہ شیرہ گرم اور تر خام سرد خشک کشش اور منق خشک گرم یعنی گرم ایک حصہ اور خشک دو حصے۔

مقدار خوراک : حسب ضرورت۔

افعال و اثرات : تازہ شیریں غذی، خام عضلاتی، اعصابی خشک، عضلاتی، غذی، کیمیادی طور پر جسم میں حرارت اور صفراء پیدا کرتا ہے۔ مجموعی طور پر عضلات میں تحریک، غد میں تسکین اور اعصاب میں تحلیل پیدا کرتا ہے۔

خواص : مقوی قلب، ملین مولد حرارت، مولد خون صالح، ششی بھی اور جسم میں فریہ پن پیدا کرتا ہے۔ ایک عضلاتی مقوی غذائی دوا ہے۔

فوائد : انگور ایک قابل اعتماد غذائی دوا ہے اس کے استعمال سے دل میں انجمائی تحریک اعصاب میں تقویت اور غد میں حرارت پیدا ہوتی ہے۔ مسلسل استعمال سے دائمی قبض کا خاتمہ یقینی ہے۔ کشش اور منق کے استعمال سے یہی اثرات زیادہ طاقت سے پیدا ہوتے ہیں کشش اور منق کا ایک فائدہ یہ ہے کہ اگر بخار جسم کے اندر ہو تو ان کے استعمال سے بخار باہر آ جاتا ہے اس سے جو شراب تیار کی جاتی ہے۔ وہ دنیا بھر میں بہترین قسم کی شراب شمار ہوتی ہے۔ اور وہ اثرات کے لحاظ سے بھی وہی عمل رکھتی ہے۔ جو کشش اور منق کا ہے۔

اسلام میں شراب حرام ہے۔ اور خصوصیت کے ساتھ انگور کی شراب کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ شراب کے مسلسل استعمال سے خون میں کیمیادی طور پر ایک ایسا زہر پیدا ہو جاتا ہے۔ جس سے گوشت میں خیر پیدا ہو جاتا ہے اور وہ پھول جاتا ہے۔ ایسی صورت میں شراب کے استعمال سے جسم میں گرمی پیدا ہونا ختم ہو جاتی ہے۔ دل کی حرکت بالکل کمزور ہو جاتی ہے اور رفتہ رفتہ انسان مر جاتا ہے۔

بہر حال انگور، کشش اور منق مقویات میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی طاقت کا اثر

خواص : محرک جگر و گردہ، مقوی قلب، مولد صفرا اور بول، مسکن اعصاب درد حیض اور مستط جنس ملین قاطع سودا اور مخرج بلغم و ریگ اور پتھری، معرق، منفرج اور ایک لذیذ غذائے دوائی ہے۔

فوائد : جناب حکیم کبیر الدین صاحب نے اپنی کتاب الادویہ (مخزن مفردات) میں انناس کا مزاج سرد تر دوسرے درجے میں لکھا ہے۔ اور افعال میں مسکن صفراء لکھا ہے۔ لیکن ساتھ ہی درد بول و حیض گردہ و مثانہ سے سنگ اور ریگ کو خارج کرنے میں مستعمل ہے۔ بعض کتب میں اس کو مخرج جنین لکھا ہے۔

حیرت کا مقام ہے کہ جو دوا درد حیض اور مخرج جنین ہو وہ کیسے سرد تر اور مسکن صفراء ہو سکتی ہے۔ دنیا بھر میں کوئی بھی ایسی سرد تر دوا نہیں ہے جو درد حیض اور مستط حمل ہو یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے۔

جہاں تک اس کے مخرج اور مقوی قلب ہونے کا تعلق ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ انناس بڑی اعلیٰ قسم کی قاطع سودا دوا ہے جس سے قلب میں تقویت پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ جگر و گردوں اور غدود میں تری اور حرارت پیدا ہو جاتی ہے اپنی اس صفت میں واحد پھل ہے۔ موسم گرما میں اس کا شربت بھی تیار کیا جاتا ہے جو اپنے خواص کے لحاظ سے مخصوص مقام رکھتا ہے۔ اس کا مرہ بھی تیار کیا جاتا ہے جو بند ڈیوں میں بازار میں عام ملتا ہے اور ہر موسم میں قابل استعمال ہے۔

انیسوں

تعارف : عربی میں کمون۔ فارسی میں بادیاں روی۔ بنگالی میں موری اور انگریزی میں اپنی سائی کہتے ہیں۔ اس کے گول لمبوتے اور بیضوی شکل کے تخم ہوتے ہیں جو بادیاں سے قدرے چھوٹے ہوتے ہوتے ہیں یہ نہایت ہی قدیم یونانی ادویہ میں سے ایک دوا ہے یہ ایک مشہور ترین قسم کی دوا ہے اور اس کا پودا بادیاں کی طرح کا ہوتا ہے۔

رنگت اور ذائقہ : اس کی رنگت زرد سبزی مائل ہوتی ہے۔ اور ذائقہ خوش گوشت قدرے تلخ اور تیز ہوتا ہے۔

مزاج : گرم دوسرے درجے میں اور تری پہلے درجے میں۔

مقدار خوراک : 3 سے 6 ماشہ تک

افعال و اثرات : غدی اعصابی۔ یعنی غدی محرک عضلاتی محلل اور اعصابی مسکن کیسادی طور پر صفراء اور حرارت پیدا کرتی ہے۔ جس سے خون کے اندر تیزی پیدا ہو جاتی ہے۔

خواص : محرک جگر و گردہ۔ مولد صفراء اس ریاح۔ قاطع سودا و مخرج بلغم۔ درد بول و حیض۔ معرق۔ سنگ و ریگ گردہ اور مثانہ کو خارج کرتا ہے۔ اس کے علاوہ مستط حمل ہے۔

علی ضیاء احمد

فوائد : بہت کم ایسی ادویات ہیں جو خالص صفراء پیدا کریں اور اس طرح صفراء اور حرارت پیدا ہو کر جسم کے خوفناک امراض کو دور کر دے ان میں سے ایک انیسوں بھی کامیاب دوا ہے جب جگر و گردے ٹھنڈے ہو جائیں۔ معدہ میں ریاح و تری کی زیادتی ہو عضلاتی میں سوزش سے درد ہو تو یہ ایک کامیاب دوا ہے سوداوی امراض میں یقینی اور بے خطا دوا ہے پرانی کھانسی و دمہ اور بلغمی انجماد خون کے لئے مفید ترین دوا ہے۔ بندش بول و حیض کے لئے روزانہ استعمال ہونے والی دوا ہے ریاحی دردوں کے لئے فوری اثر کرنے والی دوا ہے۔ پیش و مروؤ میں بے حد مفید ہے۔ اس میں سے روغن بھی نکالا جاتا ہے۔ جو مندرجہ بالا امراض میں اندرونی اور بیرونی طور پر تریاق کا کام کرتا ہے۔ اس دوا اور اس کے مرکبات کا ہر مطب میں تو کیا بلکہ ہر گھر میں ہونا نہایت ضروری ہے۔

یاد رکھیں کہ چرپری ادویات میں سونھ و فلفل سیاہ اور فلفل دراز کے پائے کی دوا ہے۔ اس کے استعمال سے فوراً صفراء اور حرارت کی پیدائش شروع ہو جاتی ہے۔

جس سے جسم خصوصاً عضلات میں سوزش و اورام اور بخاروں کے لئے اعتدال کی دوا ہے۔

حکیم علی ضیاء احمد صابری

(اجزاء و جراثیم)
قائلاً علیٰ صابری

اجمور

تعارف : عربی بزر انکرفس اور فارسی میں کرفس کہتے ہیں۔ اجوائن کی ایک قسم میں مار کرتے ہیں کیونکہ اس کا ذائقہ اور بواس کے مشابہ ہوتی ہے مگر اجمود کا بیج اجوائن دسی سے کسی قدر موٹا ہوتا ہے بعض اجمود کو ماییتا کرفس سے ایک جدا لگانہ دوا خیال کرتے ہیں۔ کیونکہ اجمود کا دانہ اجوائن دسی کے دانے سے دو چند موٹا ہوتا ہے اور کرفس کا دانہ اجمود سے چار گنا باریک ہوتا ہے۔ اور ان ہر دو اجناس کی ظاہری رنگت بھی مختلف ہوتی ہے۔ البتہ جنسی لحاظ سے اس کو اجوائن دسی اور کرفس کی ایک ہی قسم خیال کیا جاتا ہے۔ اس لئے اہلباء جملہ افعال و اثرات میں اجوائن دسی کے مشابہ خیال کرتے ہیں اور پتہ اجوائن میں اس کو شریک کرتے ہیں۔

اجمور کے پودے بھی اجوائن کی طرح ہوتے ہیں اور پاک و ہند میں ہر جگہ کاشت کئے جاتے ہیں۔ کسان انہیں کھیتوں میں بوتے ہیں۔ خصوصاً پنجاب کے پہاڑوں اور مشرقی گھاٹ پر بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ اس کی کاشت بھی اجوائن کی طرح ہوتی ہے۔ اجوائن کی طرح اس کی شاخوں پر بھی بڑے بڑے چتے لگتے ہیں جن میں اس کا بیج ہوتا ہے۔

رنگت اور ذائقہ : اجمود کا رنگ سبزی مائل ہونے کے باعث اجوائن کے دانوں سے یاسمانی پہنچانے جاتے ہیں۔ ذائقہ چرہ تلخی مائل ہوتا ہے تیزی اور خوشبو میں اجوائن سے کم تند ہوتی ہے۔ مزاج گرم خشک دوسرے درجے میں۔

افعال و اثرات : غدی عضلاتی یعنی غدد میں تحریک۔ عضلات میں تحلیل اور اعصاب میں تسکین کیسادی طور پر خون میں صفرا اور حرارت پیدا ہوتی ہے۔

خواص : سمن و مجنت جگر، مسکن دماغ و اعصاب، جالی منشی کا سر ریا، مدر حار،

قائلاً کرم اور دافع تعفن۔

نوائد : ضعف جگر گردے اور معدہ و امعاء کے لئے بے حد مفید ہے۔ جو ادویہ مسئلہ امعاء میں سوزش پیدا کر دیتی ہیں ان کے لئے اجمود مفید ہے۔ جگر اور گردوں سے پتھری کا اخراج کرتی ہے اور ان میں تحریک پیدا کرتی ہے عضلات میں تحلیل پیدا کر کے پسینہ لاتی ہے بخاروں میں مفید ہے۔ جسم کو گرم کر کے حرارت غریزی کو برضاتی ہے بندش حیض اور سردی سے بند شدہ بول کو جاری کرتی ہے۔ صفراء کی پیدائش سے دافع تعفن اور قائل کرم ہے۔ بد ہضمی و نفخ اور تے و اسہال کے لئے بھروسہ کی دوا ہے نفرس اور پیٹھ کے لئے یقینی دوا ہے۔ آنکھوں کے سرد امراض میں مفید ہے درد جسم و درد پیلو جو سردی کی وجہ سے ہوں کے لئے اس کا استعمال مفید ہے اسی طرح ہچکی اور پی اچھلنے میں مفید ہے۔

اخروٹ علی ضیاء احمد

تعارف : عربی میں جوز فارسی میں گردگان کہتے ہیں ایک قسم کا خشک پھل و میوہ ہے جس کا مغز بہت نرم ہوتا ہے مگر اس کا چھلکا بہت سخت ہوتا ہے۔ مغز اور چھلکا دونوں گول ہوتے ہیں اس کی ایک قسم کانغذی اخروٹ کی ہوتی ہے جس کا چھلکا ہاتھ سے دبائے سے ٹوٹ جاتا ہے اخروٹ دوائے غذائی ہے۔ مغز میں ایک قسم کا فراری روغن ہوتا ہے جس میں بے حد تیزی ہوتی ہے اس لئے جب کچھ زیادہ کھایا جائے تو منہ و زبان اور گلے میں سوزش ہو جاتی ہے۔

رنگت اور ذائقہ : چھلکا خام حالت میں سبز اور پختہ ہونے پر خاکی ہو جاتا ہے مغز سفید خاکی مائل ہوتا ہے۔ مغز چرب خشک مگر بہت لذیذ ہوتا ہے۔ مزاج گرم دوسرے درجے میں اور خشک پہلے درجے میں۔ بعض ان کے روغن کی وجہ سے گرم تر بھی لکھتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ گرم ترشے سے منہ و زبان اور گلے میں سوزش نہیں ہو سکتی۔ اس لئے یہ گرم خشک ہے۔

انفعال و اثرات : غدی عضلاتی یعنی غدی میں تحریک۔ عضلات میں تحلیل اور اعصاب میں تسکین۔ کیمیائی طور پر خون میں صفراء اور حرارت پیدا کر کے حرارت غریزی کی مدد کرتا ہے یعنی حار غریزی ہے۔ یعنی ایسی شے جو حرارت غریزی کی مدد کرے۔ اس لئے محافظ جوانی اور اعادہ شباب میں مفید ہے۔

خواص : مقوی خواص ظاہری و باطنی اور روح و نفس۔ مولد حرارت صالحہ ششی و مہی، ملین و مقوی معدہ و امعاء اور گردہ و مثانہ۔ محلل اور جالی۔ ایک بے حد لذیذ میوہ ہے۔ مولد نیرو منی اور محرک باہ۔ مخرج حیض اور مقوی رحم۔

خصوصی تاکید : اخروث دوائے غذائی ہے اور اس میں روغیت شامل ہے اس لئے اس میں حرارت پیدا کرنے کے لئے دو اثرات ہیں۔ اول یہ خود عدد میں تحریک دے کر حرارت پیدا کرتا ہے۔ دوسرے اس کے غذائی اجزاء حرارت میں تبدیل ہو جاتے ہیں جو نشوونما کا باعث بنتی ہے۔

فوائد : ضعف کردہ و خزانہ و خلیہ کو دور کر کے جسم میں حرارت اور قوت پیدا کرتا ہے اس کا اثر دل و دماغ پر خاص طور پر محسوس ہوتا ہے بعض حکماء ادویہ و اغذیہ کو جسم میں مشابہت کی وجہ سے ان کے بالخاصہ انفعال و اثرات کو انہی کی مناسبت سے بیان کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہے چونکہ اخروث خصوصاً اس کے مغز کی شکل بالکل دماغ کے ساتھ ملتی ہے۔ اس لئے یہ خصوصیت کے ساتھ مقوی دماغ ہے یہ حقیقت ہے کہ غدی تحریک کی وجہ سے اور حار غریزی ہونے کی وجہ سے دماغ کے غدی پردے (غشائے مخاطی) میں تحریک دینے سے دماغ اور اعصاب کے لئے بے حد مقوی بن جاتی ہے اس لئے معدہ و امعاء میں ششی اور ملین اثر کرتا ہے۔ گردوں کو تقویت دینے کی وجہ سے ضعف باہ کے لئے خاص شے ہے۔ اسی طرح اس کا مولد منی ہونا بھی تقویت باہ کے لئے مفید ہے۔ اپنے انہی اثرات کی وجہ سے عورتوں کے لئے بھی اخروث خاص شے ہے۔ جسم میں خون پیدا کرتا ہے۔ خون کو تقویت دیتا ہے پستانوں

میں تناؤ پیدا کر کے ان میں خوبصورتی پیدا کرتا ہے۔ ماہواری کو باقاعدہ کرتا ہے۔ سیلان الرحم کو ختم کر دیتا ہے۔ عورتوں میں ایک نئی زندگی اور جوانی پیدا کرتا ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ عورت کو رحم میں تنگی اور تقویت پیدا کرتا ہے۔

مرد اور عورت دونوں کے خواص ظاہری اور باطنی میں تیزی اور روح و نفس میں نئی زندگی پیدا ہو جاتی ہے۔ سردیوں میں اس کا غذا کے بعد استعمال صحت اور قیام جوانی کے لئے بے حد مفید ہے۔

اجوائن خراسانی

تعارف : عربی مین بیج اور تھمیں کو بزرانچ اور سیراں بھی کہتے ہیں چونکہ خراساں کی پیداوار ہے اور وہاں سے آتی ہے اس لئے خراسانی کہلاتی ہے۔ لیکن کشمیر سے گڑھال تک بہاڑی علاقہ میں کافی مقدار میں پیدا ہوتی ہے یہ پودا کشمیر کے علاقہ میں اردگرد بنجر و مین بر پانچ ہزار سے نو ہزار کی بلندی پر پایا جاتا ہے۔ یہ پودا وہاں پر عام ہوتا ہے اور اس کے علاوہ دیگر مقامات پر بھی اس کی کاشت کی جاتی ہے۔ پودے پر روئیں، پتے بیضی شکل پانچ انچ کے قریب لمبے ہوتے ہیں۔ اس کا پودا اور پتے بھی اجوائن دسی کے مشابہ ہوتے ہیں۔ اور اسی کی مانند اس کی شاخوں پر بھی چھتے سے لگتے ہیں۔ جب وہ چھتے پک جاتے ہیں تو مقامی باشندے ان کو کوٹ کر دانے نکال لیتے ہیں۔ جو دسی اجوائن سے کچھ بڑے ہوتے ہیں۔ پھولوں کی رنگت کے لحاظ سے اجوائن خراسانی تین قسم کی ہوتی ہے۔ (1) سفید (2) سرخ (3) سیاہ۔ عام طور پر سفید پھولوں والی زیادہ استعمال ہوتی ہے۔ بعض سرخ کو بھی استعمال کرتے ہیں۔ لیکن سیاہ کو زیادہ کمی اور قاتل ہونے کی وجہ سے ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔ لیکن حقیقت ہے کہ تینوں اقسام کی اجوائن خراسانی کمی اثر ہی رکھتی ہے۔ اس کا استعمال انتہائی ضرورت اور شدید امراض ہی کرنا چاہئے۔ اور کچھ آرام کے بعد استعمال ترک کر دینا چاہئے۔ یاد رکھیں کہ ہر قسم کی زہریلی ادویات سے دور رہیں۔ جب تک دیگر ادویہ سے

علاج ہو سکتا ہے۔ زہریلی ادویہ کو کبھی استعمال نہ کریں۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ مخدرات اور منشیات کے فوائد عارضی اور نقصان بہت زیادہ ہوتا ہے۔

اجوائن خراسانی کی ماہیت میں اطباء کو عموماً اختلاف ہے۔ اس اختلاف کی بنا اس کے ناموں ہی سے شروع ہوتی ہے۔ چنانچہ عربی محاورہ میں اردو کا گاف جیم سے بدل جاتا ہے اس لئے بزرالنج سے ختم ہنگ مراد ہو سکتی ہے علم ادویہ کے تحقیقاتی مشاہدات سے لحاظ خواص و اثرات ختم ہنگ اور اجوائن خراسانی آپس میں ملتی جلتی دوائیں ہیں۔ لیکن ماہیت میں ایک دوسرے سے جدا۔ اس اسی اختلاف پر محققین علم الادویہ نے کئی ایک صورتوں میں اختلاف کیا ہے۔ اور تاریخی واقعات بھی ان اختلافات کے شاہد ہیں۔ لہذا کہا جاتا ہے کہ یہ دونوں دوائیں ابتداء سے مشکوک رہی ہیں بہر کیف اس الجھن سے نکلنے کے لئے اور علم الادویہ کی صحیح ترجمانی کی غرض سے اجوائن خراسانی کو ہنگ خراسانی کہا درست ہو گا اور بزرالنج خراسانی کہتے ہیں۔ رنگ و ذائقہ : سفید و سیاہ اور سرخ۔ مزہ تیز اور تلخ ہوتا ہے۔

افعال و اثرات : اعصابی عضلاتی شدید یعنی اعصاب میں تحریک، غد میں تحلیل اور عضلات میں تسکین دیتی ہے اور کیمیائی اثرات کی وجہ سے خون میں حرارت اور رطوبت کی کمی واقع ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

مزاج : سرد تر، تیسرے درجے میں۔

خواص : اول محرک، داغ و اعصاب، دافع سوزش جگر و کلیہ اور غد امعاء و مثانہ، دافع صفراء اور مسکن قلب ہے اور بعد میں جب رطوبت جسم پر کثرت سے ترشح پا جاتی ہیں تو مسکن و مخدر اور مقوی اثر کرتی ہے۔ انتہائی قابض و مجفف اور رادع مواد ہے۔

فوائد : ہر قسم کے اندرونی اور بیرونی دردوں میں تسکین دیتی ہے۔ شدید قسم کی سوزش جگر و کلیہ اور غد اور اورام میں انتہائی مفید ہے۔ اس لئے سوزش نزلہ زکام،

درد سر اور کھانسی درد سینہ شدید کے لئے مفید ہے۔ درد امعاء خصوصاً پیش اور زہیر خونی کے لئے ازجہ مفید ہے۔ اسی طرح نفرس اور عرق النساء کے لئے اندرونی اور بیرونی طور پر بطور مالش مفید ہے۔ اس کا روشن مالش کے علاوہ درد کان اور درد دانت میں ایک کامیاب دوا ہے مخدر اور مسکن اثر کی وجہ سے سرعت انزال کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔ ایک اچھی مسک دوا ہے گردوں اور مثانہ میں جب سنگ اورام کی وجہ سے شدید درد ہو تو یہ ایک بھروسہ کی دوا ہے۔

مقدار خوراک : ایک رتی سے چار رتی تک اور مرکبات میں چار رتی سے ایک ماشہ تک استعمال ہو سکتی ہے۔

اجوائن خراسانی کو کثیر مقدار میں استعمال کرنے یا عرصہ تک متواتر کھاتے رہنے سے اس کے مضر اثرات ظاہر ہونے شروع ہو جاتے جن میں سردو دوار خناق درد سر، جنون و ماحول، عات و اختلاط، قتل و قتل، عات و ضعف بصر پیدا ہو جاتا ہے۔ اعضاء مسترخ ہو جاتے ہیں۔ بدن سرد، اور رنگت زرد ہو جاتی ہے۔ مریض گفتگو کرنے پر قادر نہیں رہتا۔ اگر بہت جلد علاج کی صورت نہ کی جائے تو تھوڑے عرصہ میں ہلاک ہو جاتا ہے ایسی صورت پیش آئے تو شد آب گرم میں یا گھی دودھ پلا کر بار بار قے کرائیں۔ جب معدہ صاف ہو جائے تو عضلاتی غدی ملین یا مسهل دیں۔ اگر انتہائی کمزوری ہو جائے تو عضلاتی غدی مقوی استعمال کرائیں۔ ابتدائی حالت میں عضلاتی اعصابی ملین یا مسهل مفید ہو سکتے ہیں۔ اس کی ابتداء خراب علامات میں منہ سے جھاگ کا آنا زبان کا متورم ہو جانا۔ آنکھوں کی سرخی، سانس کی تنگی اور نشہ کی حالت وغیرہ لاحق ہوا کرتی ہے۔

زہر خوردہ مریض کی دوا کے لئے بکری کا نیم گرم دودھ شد سے میٹھا کر کے دیں۔ شوربہ گوشت نیم گرم استعمال کرائیں۔ یاد رکھیں کہ مریض کو اس وقت تک نیند نہ کرنے دیں جب تک اس کی صحت کا پورا پورا یقین نہ ہو جائے۔ پھر خیال رکھیں کہ منشیات بغیر انتہائی ضرورت کے دینا منع ہے۔

اندرائن

تعارف : عربی خنظل، فارسی میں خروزه تلخ، اردو میں تہہ، بنگالی میں اندرائن اور انگریزی میں کالوسٹہ کہتے ہیں۔ یہ خود رو جنگلی نل ہے۔ جس کے پتے خروزه کی نل کی طرح ہوتے ہیں۔ اس کا پھل بھی بالکل خروزه کی شکل و صورت کا ہوتا ہے۔ لیکن اس سے بہت چھوٹا اندازاً "سیب کے برابر ہوتا ہے اور بھی کئی جنگلی پھل اس شکل و صورت کے ہوتے ہیں مگر اس کی شناخت یہ ہے کہ یہ گیند کی طرح بالکل گول ہوتا ہے اب جب خشک ہو جاتا ہے تو پٹک جاتا ہے۔ تازہ حالت میں اس کو گودا اس کے چھلکے سے بڑی مشکل سے جدا ہوتا ہے جو رس سے بھرپور ہوتا ہے۔ اکثر یہی تخم دوا میں مستعمل ہے۔ بعض اطباء اور دیداس کے تخم بھی بعض امراض میں استعمال کرتے ہیں۔ اس کے چھلکے کو استعمال نہیں کرتے لیکن ہماری تحقیقات یہ ہے کہ اس کے تمام اجزاء چھلکا و تخم اور تخم وغیرہ ایک ہی قسم کے اثرات رکھتے ہیں اس کے استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ خشک حالت میں تمام پھل کو کوٹ کر سفوف بنا لینا چاہئے اور دوا کے طور پر استعمال کرنا چاہئے تازہ صورت میں اس کا رس، تخم اور چھلکے استعمال کئے جاسکتے ہیں اس کا رب تیار کرنے میں اس کے چھلکے کو بھی رگڑ لینا چاہئے۔ بلکہ رس نچوڑ لینے کے بعد کچھ بچ جائے اس کو بھی خشک کر لینا چاہئے۔ اس میں بھی بہت کچھ اس کا اثر ہوتا ہے۔ اس کا کوئی جزو بھی ضائع نہیں کرنا چاہئے۔

پیدائش : پاکستان میں اس کی باقاعدہ کاشت نہیں ہوتی اس کی خود رو بلیں اکثر جنگلوں اور ریگستانوں میں کثرت سے پائی جاتی ہیں کہ میلوں اس کے پھل پھیلے ہوتے ہیں۔ پاکستان کے شمال مغربی وسطی اور جنوبی علاقوں میں کثرت پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ پنجاب و سندھ اور ساحل کار منڈل میں بھی پایا جاتا ہے۔ اس کا پھل موسم سرما میں پکتا ہے اور ماہ دسمبر اور جنوری میں تازہ پھل بازار میں آ جاتا ہے جو بہت کم عرصہ رہتا ہے۔ عام طور پر خشک حالت میں سارا سال بازار میں مل سکتا ہے۔ بیرونی ملک

سے تجارت کی صورت میں اس کا گودا (تخم) یا رب فروخت ہوتا ہے اور ادویہ میں یہی مستعمل ہے۔

رنگت اور ذائقہ : تازہ پھل زرد رنگ کا ہوتا ہے جس میں سبز رنگ کی چوڑی چوڑی خروزه کی طرح دھاریاں ہوتی ہیں۔ خشک ہونے پر اس کا رنگ زرد سرخی مائل ہو جاتا ہے۔ تخم سرخ زردی مائل ہوتے ہیں۔ پھول زرد ہوتے ہیں۔ اس کے تمام اجزاء کا ذائقہ سخت تلخ ہوتا ہے اور بہت عرصہ تک اس کی تلخی دور نہیں ہوتی۔ تلخی تکلیف دہ ہے۔

مزاج : عام طور پر اس کا مزاج گرم خشک، تیسرے یا چوتھے درجے میں گرم اور دوسرے درجے میں خشک لکھا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ اگر گرم زیادہ اور خشک کم ہو تو گرم خشک نہیں بن سکتا۔ بلکہ گرم تر ہونا چاہئے لیکن اس میں خشکی اس کی گرمی سے بہت زیادہ ہے اس کا مزاج بھی مسلمہ طور پر خشک گرم ہے اس لئے گرم دوسرے درجے میں اور خشک تیسرے درجے میں ہے۔ اگر ایسا تسلیم نہ کیا جائے تو مولد صفراء نہیں بن سکتا۔

مقدار خوراک : تازہ ایک ماشہ سے تین ماشہ تک اور خشک دو رتی سے ایک ماشہ تک

افعال و اثرات : عضلاتی غدی مسهل ہے یعنی عضلاتی محرک۔ اعصابی محلل اور غدی مسکن ہے۔ کیماوی طور پر ترشی بڑھا کر اس کو صفراء میں تبدیل کرتا رہتا ہے۔

خواص : محرک و مقوی قلب و عضلات۔ محلل اعصاب جاذب رطوبات، مخرج بلغم و سودا، مسهل، بلغم و سودا، مولد حرارت، دافع نزله و زکام اور بخار بارہ ٹمٹ، مخرج جنین اور دافع کثرت بول۔

اس کی طاقت کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ کچل کے مقابلے کی مقوی و محرک قلب و عضلات دوا ہے لیکن کچل ایک زہر قاتل ہے۔ مگر اندسرائن میں

زہریلی علامات کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ چونکہ یہ جاذب رطوبات اور مخرج و مسهل بلغم اور سودا ہے اس لئے جسم میں خشکی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور گاہے کثرت استعمال سے پیش ہو جاتی ہے اور جس کا علاج مکھن کا استعمال ہوتا ہے۔ اگر تکلیف کی صورت میں استعمال کیا جائے تو بے حد مقوی قلب ہے اس کا مقابلہ غبر اور دیگر اسی قبیل کی ادویہ سے کیا اودیہ سے کیا جا سکتا ہے۔ گویا قلب کی تقویت کے لئے بڑے اعتماد کی دوا ہے۔ بلغمی اور سوداوی امراض مثلاً مرگی، رعشہ، فالج، لقوہ، وجع المفاصل اور عرق النساء کے لئے یقینی دوا ہے۔ گویا مطب کے لئے ایک ضروری اور انتہائی سستی دوا ہے۔ فرنگی طب اس کے استعمال سے پورے طور پر واقف نہیں ہے اس کو اندرونی طور پر بھی بطور فرزجہ استعمال کیا جا سکتا ہے اس کے استعمال میں اس امر کا خیال رکھیں کہ یہ دواء خالص استعمال نہ کریں بلکہ کسی ہم قبیل دوا کے ساتھ استعمال کرائیں۔ کیونکہ اندر سوزش ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ تجدید طب کے فارماکوپیا اور ہجرات میں عضلاتی غدی مسهل میں شریک ہے۔

حکیم حاجی علی ضیاء احمد

تعارف : ہندی میں اس کا نام ہتیس اور سنسکرت میں اس کو اتی رشا کہتے ہیں۔ انگریزی میں اکونائٹ ہیر فائلم کہا جاتا ہے۔ ایک بوٹی کی جڑ ہے جو ہمالیہ کی سات ہزار سے پندرہ ہزار فٹ کی بلندی پر بکھرت پائی جاتی ہے اور سگابل اور امرناجھ واقع کشمیر میں عام طور پر پائی جاتی ہے۔ اس کی ڈنڈی سیدھی پتوں والی ایک انچ سے 12 انچ تک لمبی ہوتی ہے۔ اس کے نیچے سے اوپر تک شاخیں پھوٹی ہوتی ہیں۔ پتے دو سے چار انچ چوڑے بیضوی شکل کے اور گول ہوتے ہیں۔ پھولوں کے گچھوں میں کافی پھول ہوتے ہیں اور پودے بے ترتیبی سے لگے ہوتے ہیں یہ پھول تقریباً ایک انچ لمبے ہوتے ہیں۔ ان کا رنگ روشن نیلا یا سبز نیلگوں ہوتا ہے اور ان میں اودے اور ارغوانی رنگ کی دھاریاں پڑی ہوتی ہیں۔ پھلیاں پانچ انچ لمبی ہوتی ہیں اور نیچے کی

طرف کو جھکی ہوتی ہیں۔ اس کی شکل مخروطی بقدر جدوار ہوتی ہے اور پیش سے مشابہت رکھتی ہے۔ اس لئے اس کو انگریزی میں ایکونائٹ کہتے ہیں لیکن اس میں زہر بالکل نہیں ہوتا گویا بغیر زہر کے بیٹھا زہر ہے۔
رنگ و ذائقہ : جڑی باہر سے خاکی اور اندر سے سفید رنگ کی ہوتی ہیں۔ اس کا ذائقہ نہایت تلخ ہوتا ہے۔

مزاج : خشک دوسرے درجے میں۔ سرد پہلے درجے میں ہوتا ہے۔
افعال و اثرات : عضلاتی اعصابی یعنی عضلاتی تحریک اعصاب میں تحلیل اور غدر میں تسکین کیماکی اثرات کی وجہ سے رطوبات کو خشک کرتا ہے۔

خواص : انتہائی قابض و مسک اور مقوی اور مقوی عضلاتی بارود۔ دافع سوزش اعصاب و دماغ اور مقوی اعصاب، دافع رطوبت، مخرج بلغم، قاتل کرم وغیرہ۔

فوائد : ضعف سہہ اور امعاء اور چالنے اسہالوں میں مفید ہے۔ نوبی بخاروں میں بے حد مفید ہے اور اکثر کونین سے زیادہ مفید ثابت ہوتا ہے۔ بلغمی کھانسی میں اکثر فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ آنتوں سے کرم نکالتا ہے اکثر زہروں کا تریاق ہے بے حد خشک ہونے کی وجہ سے مقوی باہ اور مسک ہے ایک قسم کا تلخ مقوی ہے اور امراض کے بعد کی کمزوری میں مقوی ثابت ہوا ہے۔ چونکہ عضلاتی محرک ہے اس لئے زنف الدم کے لئے بھی مفید ہے۔ خصوصاً بچوں کے لئے زیادہ موثر ہوتا ہے۔

مقدار خوراک : ایک ماشہ اور جو شانہ میں تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک دیں۔

اننگن

تعارف : دوا میں ختم مستعمل ہیں۔ ایک بوٹی کے ختم ہیں۔ جو مغز ختم کشیز سے مشابہ ہیں۔ درخت چھوٹا اور چار پتوں والا ہوتا ہے۔ پتوں میں کلی اور اس میں دو عدد بیج ہوتے ہیں۔

رنگ اور ذائقہ : رنگ خاکی اور ذائقہ ٹٹھا اور بد مزہ ہوتا ہے۔

مزاج : تر گرم اول درجے میں ہوتا ہے۔

افعال و اثرات : اعصابی غدی یعنی اعصابی محرک، غدہ محلل اور عضلاتی مسکن کیسیائی اثرات کی وجہ سے رطوبات کو جذب کر کے اخراج کرتے ہیں۔ ان میں ایک قسم کی استغنی کیفیت پائی جاتی ہے۔ یعنی جب ان پر پانی چھڑکا جاتا ہے تو فوراً ابھار پکڑ جاتے ہیں۔ گویا رطوبات کا جذب کرنا اس کا خاصہ ہے۔

خواص : مقوی اعصاب، دافع سوزش، غدہ، مقوی باہ، مغلظ منی، جاذب رطوبات

فوائد : چونکہ جاذب رطوبات ہیں اس لئے سرعت انزال اور سیلان الرحم میں مفید اور مغلظ منی ہیں۔ ہلکا محرک اعصاب ہونے کی وجہ سے مقوی باہ اور جسم میں سوزش غدہ میں بے حد مفید ہیں اس لئے مسک ہیں۔ چونکہ غدہ میں تسکین دیتے ہیں اس لئے گردوں کی سوزش اور پیشاب کی جلن میں مفید ہیں۔

مقدار خوراک : تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک۔

اجوائن دلی

تعارف : عربی میں کون ملوکی، فارسی میں ناخواہ، سنسکرت میں یوانکا، انگریزی میں شپلی ونڈ کہتے ہیں۔ اس کا پودا چار فٹ کے قریب اونچا ہوتا ہے، پتے چھوٹے، نوک دار، پھول سفید اور چھوٹے ہوتے ہیں جن میں چھتوں کی شکل کے خوشے لگتے ہیں۔ جب یہ خوشے پک جاتے ہیں تو انہیں کوٹ کر اجوائن نکال لی جاتی ہے۔ اجوائن کے دانے چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔ پاک و ہند، ایران اور مصر میں بکثرت پیدا ہوتی ہے۔

رنگ و ذائقہ : رنگ زردی مائل بھورا، ذائقہ چرہ۔

مزاج : خشک تیسرے درجے میں۔

افعال و اثرات : غدی عضلاتی یعنی غدی میں تحریک عضلات میں تحلیل اور اعصاب میں تسکین۔ کیسیائی طور پر خون میں صفراء اور حرارت پیدا ہوتی ہے۔ مقوی روح و حواس اور محرک نفس ہے۔

خواص : مسکن جگر، محلل قلب، مسکن دماغ، مجفف، مفتح سدہ، جالی، شستی کا سر ریاخ، مدر حیض اور مخرج کرم، دافع تشنج اور تعفن، مسکن الم و سوزش اور تریاق سوم، زیادہ مقدار میں ملین۔

فوائد : درد شکم اور ریاخ کے لئے بے حد مفید دوا ہے۔ بروقت جگر اور کلیہ کے لئے یقینی دوا ہے اور جسم میں ہر قسم کے سدے کو ہلاتا ہے۔ عام طور پر سدوں کے متعلق یہ تصور ہے کہ آنتوں میں سدے ہوتے ہیں۔ لیکن سدوں کی حقیقت سے طبی دنیا اور فرنگی طب ناواقف ہیں۔ جاننا چاہئے کہ جب غدہ میں تسکین ہوتی ہے تو وہاں پر بلغم اور رطوبت کی ایک بھوک اخراج ہوتی ہو جاتا ہے۔ جس سے ان اعضا میں مواد رک کر سدے بن جاتے ہیں۔ یہی صورتیں شریانوں کے اندر بھی پیدا ہو کر اس میں سدے پیدا ہو جاتے ہیں۔ جس سے امراض قلب پیدا ہو جاتے ہیں اور گردوں کے سدوں کی صورت میں خون کا دباؤ (بلڈ پریشر) بڑھ جاتا ہے۔ اجوائن ان ہر قسم کے سدوں کو کھولتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ریاخ و پتھری اور صلابت جگر و طحال اور گردوں کو دور کرتی ہے۔ محلل عضلات ہے پسینہ لاتی ہے۔ ہر قسم کے بخار دور کر دیتی ہے اور اس سے جلد کے دانے اور خارش دور ہو جاتی ہے۔ جسم کو گرم کرتی ہے۔ جب جلد کے قریب سدے بن کر وہاں پر خون منجمد ہو کر بہن و برص پیدا ہو جاتے ہیں۔ بے حد مفید، معدہ اور امعاء کے غدہ اور جگر و گرداں سے رطوبات کا اخراج کر کے بھوک بڑھا دیتی ہے اور ان کے لئے مسکن اور مجفف بھی ہے اور محلل اور ام بھی ہے۔ کثرت استعمال سے ضعف قلب اور تحلیل عضلات پیدا ہوتا ہے۔ دودھ اور منی کی پیدائش کو کم کر دیتی ہے غدی محرک ہونے کی وجہ سے اور مدر بول حارہ اور مدر حیض ہے۔ سردی کے عمر البول، میں حد مفید ہے۔ چونکہ غدہ کے فضل، میں، تیزی، سدا

کر کے صفراء کی پیدائش بڑھاتی ہے۔ اس لئے دافع قفق اور قاتل کرم ہے۔ سخی امراض خصوصاً کھانسی کے لئے مفید ہے۔ اس کے اندر ایک قسم کا روغن ہوتا ہے جو انتہائی مسکن اعصاب ہے۔ یہ انیوں کے مضر اور زہریلے اثرات کو بہت جلد دور کرتی ہے۔ بیرونی طور پر اس کا تیل یا اجوائن کا لپ، درد سوزش، اور عقرب گزیدہ کے لئے سکون پیدا کرتا ہے اور زخموں کے قفق کو روک دیتا ہے۔ اس سے ایک قسم کا ست بنایا جاتا ہے۔ جو اکثر یورپ و امریکہ سے آتا ہے۔ اس کو کسی روغن میں ملا کر تیل بنا لیا جاتا ہے۔ لیکن اس کے لئے روغن غدی عضلاتی ہونا چاہئے۔ اسی قسم کے روغنوں کا نام امرت دھارا اور آب حیات رکھ دیا گیا ہے۔ یاد رکھیں اجوائن دسی ایک بھروسہ کی دوا ہے۔

اؤخر

تعارف : یہ ایک چکنی شاخوں والا پودا ہے۔ اس کی جڑ مٹی ہوتی ہے۔ پتے سرخی مائل، خوشبو بڑی بھول بکھرتے ہیں۔ رنگ سفید اس کی جڑ سخت ہوتی ہے۔ درخت اسل کے بالکل مشابہ ہوتا ہے اور اس کی خوشبو قدرے گلاب کی خوشبو سے مشابہ ہوتی ہے۔ عمدہ ازخروہ ہے جو حجاز میں پیدا ہوتا ہے اس کو اؤخر کی کہتے ہیں۔ فائدہ پھول اور جڑ میں زیادہ ہوتا ہے۔ وطن افریقہ و ہند۔ مکہ کا عمدہ ہوتا ہے۔

برنگت اور زائقہ : پودے کا رنگ سفید، پتے سرخی زردی مائل پھول قرمزی ارغوانی رنگ کے ہوتے ہیں۔ زائقہ تیز مائل بہ تلخی، مزاج گرم خشک دوسرے درجے میں۔

افعال و اثرات : عضلاتی غدی یعنی عضلات میں تحریک غد میں تسکین اور اعصاب میں تحلیل کیمائی طور پر جسم میں صفراء پیدا کرتا ہے۔ اور حرارت بھی پیدا کرتا ہے۔

خواص : محرک معدہ اور قلب، مسکن غدد مدربول و حیض منضج اخلاط غلیظ سرد،

محلل اور ام کاسر ریاح۔ مقوی معدہ اور قابض۔

فوائد : اؤخر تحریک و تقویت عضلات کے لئے ایک کامیاب دوا ہے۔ اس کے استعمال سے عضلات معدہ میں خاص طور پر تقویت پیدا ہوتی ہے۔ انقباض بڑھتا ہے۔ ریاح کا اخراج ہوتا ہے۔ مواد گردے جگر اور غد کی طرف گرتا ہے خون کا دوران عضلات کی طرف بڑھ کر ان میں تیزی پیدا کرتا ہے۔ اس سے بھوک بڑھ جاتی ہے۔ سدوں کا اخراج ہوتا ہے۔ جسم میں طاقت پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اس کے ساتھ یہ پتھری کو توڑتی ہے اور ٹمٹ کا اخراج کرتی ہے۔ بیرونی طور پر اس کا تیل استعمال کیا جاتا ہے۔ جو درودوں کو فائدہ بخشتا ہے۔

اروی

تعارف : عربی میں اس کو تلقاش اور ہندی میں گھیاں کہتے ہیں۔ ایک قسم کی جڑیں ہیں جو ترکاری کے طور پر استعمال کی جاتی ہے بعض لوگ اس کو گوشت کے ساتھ پکاتے ہیں۔

رنگت اور زائقہ : اس کا رنگ بھورا ہوتا ہے پھیلنے کے بعد نیچے سے سفید نکلتا ہے۔ زائقہ پھیکا ہوتا ہے۔ پکانے کے بعد یسار ہو جاتا ہے اگر اس کو بھون کر کھایا جائے تو گٹھ میں سخت جھمن پیدا کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے آواز بھاری ہو جاتی ہے اور بعض اوقات بند بھی ہو جاتی ہے۔

افعال و اثرات : اعصابی عضلاتی۔ یعنی اعصاب میں تحریک پیدا کرتا ہے۔ غدد میں تحلیل اور عضلات میں تسکین پیدا کرتا ہے کیماوی طور پر انتہائی طور پر بلغم اور رطوبت پیدا کرتا ہے۔ مولد اور مغلظ رطوبات اور مخرج رطوبات۔ مخرج بول اور دیگر رطوبات جسم۔ فربہی جسم دافع صفراء حرارت دافع سوزش جگہ کلیہ۔ مفرح قلب اور دافع جلن قلب ہے۔ مزاج سرد

خواص : چونکہ شدید قسم کا اعصابی محرک ہے جس سے تمام جسم میں سے رطوبات

کا اخراج بندھ جاتا ہے۔ اس لئے سوزش غدد و جگر کے امراض میں انتہائی مفید ہے۔ مثلاً پیشاب کی جگہ، پیچیں، سوزش مثانہ، گرمی مثانہ، سوزش نزلہ زکام، سوزش سینہ اور معدہ وغیرہ۔ مقوی باہ، مغلف معنی، دافع ضعف گردہ، کھانسی، بواسیر، مقوی معدہ، بدن کو فریہ کرتی ہے۔ بلغم اور دودھ پیدا کرتی ہے۔ دافع خراش امعاء خشونت، سینہ و زرخہ مضغ معدہ اور بدر بول۔

ارھر

تعارف : ایک مشہور اناج ہے جس کو عربی میں وجج۔ مشاعر اور فارسی میں مشاغل کہتے ہیں۔ اس کو دال کے طور پر پکا کر کھاتے ہیں۔

افعال و اثرات : عضلاتی اعصابی۔ یعنی عضلات میں تحریک، اعصاب میں تحلیل اور غدد میں تسکین پیدا کرتی ہے۔ کیسادی طور پر سوداوت کو بدھاتی ہے۔ خون کو گاڑھا کرتی ہے۔ مقوی عضلات، قابض اور دافع زہر ہے۔ مقوی اعصاب و دماغ ہے۔

فوائد : حار اور قابض ہونے کی وجہ سے معدہ اور اسعاء کو تقویت دیتی ہے اور قبض پیدا کرتی ہے۔ دستوں کے لئے مفید ہے۔ خون میں سے رطوبات کو خشک کرتی ہے اور بھوک بڑھاتی ہے۔

اور ہر زیادہ تر بطور غذا مستعمل ہے۔ اس کی دال پکا کر کھاتے ہیں۔ اس سے غذائیت کم حاصل ہوتی ہے۔ دیر میں ہضم ہوتی ہے۔ نفخ اور تبخیر پیدا کرتی ہے بعض اطباء ارھر کی پتیوں کا پانی نچوڑ کر چپک کے آبلوں پر لگاتے ہیں اور انہوں کے زہر کو دفع کرنے کے لئے پلاتے ہیں۔ بعض لوگ اس کو پانی میں پیس کر دو مرتبہ بالخورہ پر ضاؤ کرتے ہیں اور دوسرے روز بالخورہ کو کھجا کر سرسوں کا تیل لگا کر دھوپ میں بیٹھے ہیں۔ اس طرح دو تین مرتبہ کے عمل سے بالخورہ زائل ہو جاتا ہے اور بالکل نئے سرے سے بال نکل آتے ہیں۔

بعض اطباء برگ ارھر کو برگ نیم ہمراہ پیس کر اور چھان کر مرض بواسیر کے لئے پینا مفید بتاتے ہیں۔

ارڈ

تعارف : ایک مشہور اناج ہے جس کی دال بنا کر کھاتے ہیں اس کو ہندی میں ماش کہتے ہیں۔

رنگت اور ذائقہ : رنگت کے لحاظ سے یہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ سبز اور سیاہ لیکن چھلکا اتر جانے کے بعد ہلکا زرد اور سفید مائل یا بالکل سفید ہوتا ہے۔ ذائقہ شیریں ہے مزاج سبز تر گرم اور سیاہ تر سرد۔

افعال و اثرات : سبز رنگ اعصابی غدی اور سیاہ رنگ کا اعصابی عضلاتی یعنی اعصابی محرک، غدی محلل اور عضلاتی مسکن کیسادی طور پر خون میں بلغم اور رطوبات مسکن بدن، دیر ہضم، مدربول، نفاخ مولدو مغلف اور مقوی اور ساتھ ہی مولد شیر بھی۔

استعمال : عام طور پر اس کو پکا کر غذا کی صورت میں روٹی اور نان کے ساتھ کھاتے ہیں۔ لیکن تقویت و موٹاپا اور مولد خون رطوبات کی خاطر اس کا حلوہ بنا کر استعمال کرتے ہیں جو مفید ہونے کے ساتھ ساتھ زود ہضم بھی ہو جاتا ہے اور عورتوں میں دودھ کی کثرت کو بڑھانے کے لئے دودھ میں ماش کی کھیر بنا کر استعمال کراتے ہیں۔

لیکن یاد رکھیں کہ جن لوگوں میں رطوبات اور بلغم کی زیادتی ہو اس کے استعمال سے ان کو اکثر نفخ ہو کر پیٹ میں درد پیدا ہو جاتا ہے۔ حلوہ کی صورت میں بھی اس کی مقدار خوراک چھٹانک بھر سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے۔ اگر زیادہ بھی استعمال کر رہے ہوں تو نفخ کی صورت میں مقدار خوراک کم کر دیں۔

حکیم علی ضیاء احمد صابری

(افعی طب و جراثیم)

آڑو

تعارف : ایک مشہور پھل ہے جس کو عربی میں شتالو کہتے ہیں اس کی دو اقسام ہیں۔ ایک گول لمبوترانڈے کی مانند اور دوسرا گول ٹکی دار۔
رنگت اور ذائقہ : ترش رنگت میں بزرگ مائل شریں سبز زردی مائل مزاج ترش تر اور سرد اور شیریں تر اور گرم۔

افعال و اثرات : محرک اعصاب محلل غدد و مسکن عضلات کیلادی طور پر جسم میں خون پیدا کرتا ہے۔ جس میں رطوبت نفید شامل ہوتی ہے۔ مقوی اور مولد خون نفاخ۔ اس کے پتوں کا رس قاتل کرم شکم ہے۔

استعمال : آڑو کو پھل کے طور پر استعمال کرتے ہیں میٹھا آڑو ایک لذیذ پھل ہے۔ اس میں غذائیت بہت زیادہ ہوتی ہے جس سے جسم میں رطوبت کی کثرت اور خون کی پیدائش بڑھ جاتی ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ دل میں فرحت پیدا کرتا ہے۔ لیکن زیادہ استعمال کرنے سے نفاخ ہے اور پیٹ میں بے چینی کرتا ہے اور بعض اوقات اسال لگ جاتے ہیں۔ اور شلید شکم کی بڑھتی ہو جاتی ہے۔

ارنڈ

تعارف : فارسی میں بید انجیر عربی میں فروغ اور ہندی میں ارنڈ کہتے ہیں۔ اس کا درخت ایک بڑے قدر کا پودا ہوتا ہے جس میں پتے کی شکل کے پتے سے بڑے بڑے پتے ہوتے ہیں عام طور پر باغات اور گھروں میں لگائے جاتے ہیں۔ برصغیر پاک و ہند میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ اس کا پھل ارنڈ دوا کے طور پر مستعمل ہے اور اس کا روغن بھی نکالا جاتا ہے۔ جس کو روغن ارنڈی اور انگریزی میں کسٹر آئل کہتے ہیں۔

رنگت اور ذائقہ : رنگت بھوری زردی مائل۔ پینے پر سبز خشک ہونے پر زرد ذائقہ کیلا پھیکا اور روغن سنہری زردی مائل، البتہ آج کل کیلادی طور پر رنگ سفید

کر دیا جاتا ہے۔

روغن اور تخم کے اثرات و افعال میں صرف اس قدر فرق ہے کہ روغن میں تحلیل کے اثرات تخم سے زیادہ ہیں اور روغن ملین اور بے ضرر ہے لیکن تخم مسهل اور حدود میں سوزش پیدا کرتا ہے۔

مزاج : تخم گرم تیسرے درجے میں اور تر پیلے درجے میں۔ روغن گرم دوسرے درجے میں اور تر تیسرے درجے میں۔

افعال و اثرات : محرک غدد، محلل عضلات، مسکن اعصاب، کیلادی طور پر صفراء اور حرارت پیدا کرتا ہے اور صفراء کا اخراج بھی کرتا ہے۔

خواص : ملین جگہ غدد، مولد حرارت اور صفراء دافع ریاح اور بلغم، محلل اور مسکن اور ام اور اوجاع، دافع صلابت تخم مسهل قوی اور روغن ملین، مخرج کرم شکم، تریاق، سانپ اور مدر حار۔ یہی اثرات بہت کم مقدار میں پتوں اور کونپلوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔

استعمال : دائمی قبض اور نزلہ میں بے حد مفید ہے اور بپ عضلات میں سوزش سے فالج لقوہ اور رعشہ کھاسی اور دمہ ہو جائے تو اس کا استعمال بے حد مفید ہے۔ اس کے علاوہ درد شکم، پیٹ میں پانی اور جوڑوں کے درد وغیرہ کے لئے بے حد مفید ہے جسم کی سختی اور تناؤ کو کم کرنے کے ساتھ ساتھ پتوں کے درد کو بھی دور کر دیتا ہے جسم میں کسی جگہ بھی عضلات میں درم یا پھوڑے ہوں ان کو تحلیل کرتا ہے اور ان کے درد کو روکتا ہے۔ بیرونی طور پر بھی اس کا ہی اثر ہے اور یہ جلا دیتا ہے۔ چہرے کی رنگت کو نکھارتا ہے اس کے علاوہ حلق اور پیٹ کے عضلات کے اور ام پر بہت مفید اثر کرتا ہے۔ اس کی قلیل مقدار کا مسلسل استعمال پیٹ کے پھوڑے اور کینسر کے لئے ایک شافی علاج ہے۔

سانپ کے زہر کو دور کرنے کے لئے اس کی کونپلوں اور پتوں کو پیس کر پلانا آکسیر

ہے۔ مطب میں یہ ایک معرکے کی دوا ہے۔ کسی طب کو اس سے خالی نہیں رہنا چاہئے۔ اس کا روغن بطور ماش بے حد مفید ہے۔ اس کا روغن دیگر تیلوں میں ملا کر سر پر ملنے سے بال مضبوط اور لمبے ہوتے ہیں اور کثرت استعمال سے بال بہت خوش رنگ ہو جاتے ہیں۔

ادرک

تعارف : عربی میں زنجیل (رطب) زنجیل یا بس کو سونٹھ کہتے ہیں۔ یہ ایک قسم کی مشہور جڑیں ہیں یہ پاکستان ہندوستان اور دیگر ممالک میں پائی جاتی ہے۔ رنگت اور ذائقہ : اس کی رنگت زرد فیالی (خاکستری) ہوتی ہے اور ذائقہ چرپا۔

افعال و اثرات : غدی اعصابی، غد میں تحریک، عضلات میں تحلیل اعصاب میں تسکین۔ کیمائی طور پر خون میں صفراء اور حرارت پیدا ہوتی ہے۔ خواص : محرک اور مقوی، بطور کروز، طبل غذا و سوزش عضلات ممکن اعصاب و دماغ۔ مولد صفراء و تخرج۔ صفراء مقوی باہ مولد حرارت غریزی۔ جالی۔ شستی۔ محلل اورام کا سرریاح۔ مدر حار۔ قاتل کرم اور دافع تعفن اور مقوی جسم

قوانین : اس کا رنگ اجوائن کے رنگ کے ساتھ ملتا جلتا ہے اور خواص بھی تقریباً اس کے ساتھ ملتے ہیں۔ مگر اس میں ایک رطوبت فیلد ہوتی ہے جس سے اس میں جلن ٹوٹ جاتا ہے۔ جو اجوائن میں پایا جاتا ہے یہ صفراء کو پیدا بھی کرتی ہے اور خارج بھی کرتی ہے۔ اجوائن کی طرح اس کا فرق دیگر چرپری ادویات کے ساتھ بھی کر لینا چاہئے۔

میری رائے میں اس کا مزاج تمام چرپری دواؤں کے مقابلے میں معتدل ہے۔ یعنی ایک طرف غدی عضلاتی چرپری ادویہ جن میں سرخ مرچ اور ہمال گوئے تک شریک ہیں۔ دوسری طرف غدی اعصابی ادویہ جن میں سیاہ مرچ اور زیرہ سیاہ تک

ریب ہیں۔ ہو اول الذکر سے مقابلے میں لطیف ہیں۔ قرآن شریف میں اس کے متعلق آیا ہے۔ کفن مزاجا زنجیلا۔ جب کے ایک چٹنے کا ذکر آتا ہے جس کا مزاج اور میلوئی زنجیلی ہو گی گویا اس میں ایک قسم کا چرپا پن ہو گا اور دیگر ہر قسم کی چرپری ادویہ بھی اس کے تحت آ جاتی ہیں جن میں خاص طور پر سرخ مرچ، پیاز، لسن، دار چینی، لونگ، ہری مرچ، نمائز، سیاہ مرچ، زیرہ سیاہ، زیر سفید اور دھنیا خشک وغیرہ وغیرہ یہ سب ادویہ مزاجوں کی کئی پیشی کے ساتھ چرپے ذائقے میں شریک ہیں۔

استعمال : جسم انسانی میں چونکہ حرارت کی پیدائش کا تعلق جگر کے ساتھ ہے۔ اور حرارت ہی جسم میں ہضم و تحلیل غذا اور صحت و نشو و نما کا کام کرتی ہے۔ اس لئے جو ادویہ جسم میں حرارت پیدا کرتی ہیں۔ ان میں ادرک اول نمبر پر معتدل پیدائش حرارت و رہا ہے۔ اس سے جگر اور دیگر غد کے افعال تیز ہو جاتے ہیں۔ حرارت کی پیدائش بڑھ جاتی ہے عضلات کی سوزش ختم ہو کر اس میں گرمی پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے جس کے ساتھ دماغ میں ذہن اور حافظہ بڑھ جاتا ہے۔ ادرک چونکہ محرک غد ہے اور وہاں پر انقباض پیدا کرتا ہے جس سے اس میں تیزی آتی شروع ہو جاتی ہے اور طاقت بڑھنی شروع ہو جاتی ہے۔ اس وجہ سے مقوی و مہی ہے۔

غلط فہمی : بعض اطباء نے لکھا ہے کہ چونکہ ادرک میں رطوبت فیلد ہوتی ہے اس لئے یہ کسی حد تک ریاہ بھی پیدا کرتی ہے۔

در اصل یہ خیال بالکل غلط ہے جو دوا یا غذا حرارت یا صفراء پیدا کرتی ہے۔ وہ ریاہ ہرگز ہرگز پیدا نہیں کر سکتی۔ چاہے اس میں کتنی بھی رطوبت فیلد کیوں نہ پائی جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر وہ دوا جو کسی عضو کے لئے موزوں ہو جب اس میں تحریک پیدا کرتی ہے۔ تو وہ تحریک انقباض کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ وہ انقباض وہاں پر ریاہ پیدا کرتا ہے اور اس انقباض کو جو اس عضو کے انقباض سے پیدا ہوتا ہے اس دوا کے ذمہ لگایا جاتا ہے۔

یاد رکھیں کہ اورک بہت ہی زبردست کاسریاح ہے۔ دافع ترشی ہے۔ اور ملین ہے۔ اسی وجہ سے ریح شکم اور درد شکم اور درد سینہ میں بے حد مفید ہے اس مقصد کے لئے بیرونی طور پر بھی تیل میں ملا کر یا بغیر تیل کے خشک اورک کا مقام درد پر مالش کرنے سے آرام ہو جاتا ہے چونکہ اورک محرک غدد ہے۔ اس لئے اورک بول اور اخراج پتھری کے لئے بے حد مفید ہے چونکہ دافع ترشی ہے اس لئے نفرس میں بھی بے حد مفید مانا گیا ہے اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس کے استعمال سے رفتہ رفتہ حرارت اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ آنکھوں میں طاقت پیدا ہو جاتی ہے اور بینائی بڑھ جاتی ہے۔

اسارون

تعارف : عربی میں ”مگر“ کہتے ہیں ایک بوٹی ہے جس کے پتے عشق چچا کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں۔ فزن صرف اسی قدر ہے کہ اس کے پتے زیادہ چھوٹے اور نہایت گول ہوتے ہیں اس کا پھول نیلے رنگ کا پتوں کے بیچ میں اس کی جڑ کے پاس ہوتا ہے۔ اس کے بیج بکثرت اور کے مانند ہوتے ہیں۔ اس کی جڑیں باریک گرہ دار اور خوشبو دار ہوتی ہیں ان کی گرہیں بے قاعدہ ہوتی ہیں۔ یہ افریقہ اور یورپ سے آتی ہیں اور یہی جڑیں دوا کے طور پر استعمال ہوتی ہیں۔

رنگت اور ذائقہ : جڑوں کا رنگ مائل بہ زردی یا کسی کا رنگ بھورا ہوتا ہے۔ پھول نیلے رنگ کے ہوتے ہیں۔ ذائقہ چبانے پر کسی قدر تلخ ہوتا ہے۔

مقدار خوراک : 2 سے 5 ماشہ تک۔

مزاج : گرم تیسرے درجے میں اور خشک دوسرے درجہ میں اور بعض اس کی خشکی بھی تیسرے درجے میں خیال کرتے ہیں۔

افعال و اثرات : غدی اعصابی یعنی غدد میں تحریک عضلات میں تحلیل اور اعصاب میں تسکین کیلادی طور پر جسم میں صفراء پیدا ہوتا ہے۔

خواص : مولد اور مخرج صفراء محلل عضلات مفتوح سدہ مقوی دماغ اور اعصاب مدربول حارہ اور حیض محرک کلیہ و جگر اور طحال۔

چونکہ مفرد اعضاء کو مد نظر رکھتے ہوئے خواص الاشیاء بیان کئے گئے اس لئے کتب میں اکثر غلطیاں ہیں۔ مثلاً گرم دوا کو مقوی بھی اور محلل بھی لکھا ہے اور جہاں کہیں مقوی لکھا ہے وہاں پر مقوی اعصاب ہی کو مد نظر رکھا ہے۔ اسی طرح صرع و لقوہ، استرخا، خدر اور نسیان میں بغیر کسی عضو رئیس کو مد نظر رکھتے ہوئے مفید لکھ دیا گیا ہے۔ اس طرح کے خواص کبھی طالب علم کے لئے مفید نہیں ہو سکتے۔

جاننا چاہئے کہ چونکہ یہ دوا محرک جگر اور غدد ہے اس لئے قلب اور عضلاتی سوزش اور دردوں کے لئے مفید ہے۔ بلکہ زخموں کو دور کر دیتی ہے۔ اس لئے معدہ کی سوزش و زخم اور ورم درد میں بے حد مفید ہے یعنی اپنی گرمی سے اس کی سختی کو تحلیل کر دیتی ہے۔ اسی طرح جسم میں جہاں جہاں پر عضلات میں دباؤ اور سوزش ہوتی ہے اس کو دور کر دیتی ہے جو فالج عضلات کی تحریک سے ہو اس کے لئے مفید ہے۔ چونکہ حرکت جگر اور غدد ہے اس کیونکہ جگر کلیہ اور غدد میں تحریک پیدا کر کے ان میں تیزی پیدا کر دیتا ہے جس سے عظم و طحال، عرق النساء اور وجع الورک میں مفید ہے۔ اسی صورت میں مدربول اور حیض بھی ہے۔ اکثر کتب میں اس کو ورم جگر کے لئے مفید لکھا ہے ورم کے لئے مفید نہیں ہے۔ بلکہ اس کو زیادہ کر دیتا ہے۔ ہمیشہ کسی مقام کے ورم اور عظم میں فرق معلوم کرنا چاہئے۔ چونکہ مسکن دماغ اور اعصاب ہے اس لئے وہاں کی سوزش دور کر کے تقویت کا باعث ہوتی ہے۔

چونکہ جگر غدد سے اس کا تعلق اعصاب کے ساتھ ہے اس لئے مفتوح جگر ہے یعنی صفراء پیدا کر کے اس کا اخراج بھی کرتی ہے اس لئے جسم کی نالیوں کے عضلاتی حصوں کے سکڑ کو پھیلا دیتی ہے اور اس کے راستے کھل جاتے ہیں اور اس طرح دوران خون میں باقاعدگی اور دیگر مواد کے اخراج میں سہولت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے مرگی جیسے امراض میں بھی مفید ثابت ہوتی ہے۔

امراض میں بھی مفید ثابت ہوتی ہے۔

اڑوسہ

تعارف : عربی میں خستہ الحال اور فارسی میں بانسہ کہتے ہیں۔ اس کی بھاڑی چار پانچ فٹ بلند ہوتی ہے۔ پتے پانچ چھ انچ لمبے اور اڑھائی تین انچ چوڑے ہوتے ہیں۔ اس کی شاخیں بہت سی ہوتی ہیں جو زیادہ تر جڑ سے آگ کو پھیلتی ہیں پتے آم کے پتے جیسے ہوتے ہیں لیکن نرم و نازک ہوتے ہیں اور ان کا ذائقہ تلخ ہوتا ہے۔ بہت سے پھول ایک ساتھ اکٹھے ہو کر گچھوں کی شکل میں نکلتے ہیں۔ پھول کے نیچے کے ٹوٹی دار حصے میں ہلکی سفید شیرینی بنی ہوتی ہے جو ذائقہ میں شد کی مانند ہوتی ہے۔ کھیاں زیادہ تر اسی کو چوستی ہیں۔ جڑ کھٹیلی اور مضبوط ہوتی ہے پھل جنگلی گولر کی مانند ہوتے ہیں لیکن اس سے چھوٹا ہوتا ہے اس کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ہر ایک حصے میں دال کی اہر کے برابر لیکن اس سے باریک ختم نکلتے ہیں۔

اڑوسہ پاک و پختہ میں تقریباً ہر جگہ ملتا ہے۔ خصوصاً اسی کو مسلمانوں کی جھاڑیاں بکثرت ہوتی ہیں۔ پنجاب میں ضلع کاٹھہ کے گرم پہاڑی علاقے میں ریاست جوں میں راولپنڈی اور پنجہ صاحب کے گرد نواح میں بکثرت ملتا ہے۔ دہلی کے گرد نواح میں اس کی بہت سی جھاڑیاں ہیں۔

اقسام : اڑوسہ اپنے پھولوں کے رنگ کی وجہ سے دو قسم کا ہوتا ہے جس کے پھول سفید رنگ کے ہوتے ہیں وہ سفید اڑوسہ اور جس کے پھول پیلے رنگ کے ہوتے ہیں وہ پیلا اڑوسہ کہلاتا ہے۔

رنگ اور ذائقہ : پتے سبز رنگ کے، پھول سفید یا زرد رنگ کے اور ذائقہ شیریں لیکن تلخی لئے ہوئے۔

مزاج : گرم تر دوسرے درجے میں۔

افعال و اثرات : غدی اعصابی یعنی غدد میں تحریک اعصاب میں تسکین اور

عضلات میں تحلیل۔

مقدار خوراک : ایک ماشہ سے تین ماشہ تک، سفوف کی صورت میں پانچ ماشہ تک جو شانہ کی صورت میں۔

خواص : مولد اور مخرج صفرا۔ دافع سودا اور مخرج غلیظ بلغم۔ قاتل کرم اور حالب دم اور مصفی خون۔ دافع حرارت اور تنگی تنفس۔

فوائد : نزله و زکام، کھانسی دمہ اور دق و سل کے لئے ایک مایہ ناز اور قیمتی دوا ہے۔ یہ امر پھر ذہن نشین کر لیں کہ دق و سل سوزش غدد اور غشائے مخاطبی ہے۔ اگر سینہ کی غشائے مخاطبی میں سوزش ہو تو دق و سل پھپھوؤں کا کہلاتا ہے اور اگر آنکھوں کی غدد میں سوزش ہو تو آنکھوں کا دق و سل کہلاتا ہے۔ اسی طرح باقی تمام جسم کے غدد اور غشائے مخاطبی میں جہاں جہاں سوزش اختیار کر جائے تو یہ اس عضو کا دق و سل ہو گا۔ جو دوائیں دق و سل یا ان کی علامات میں مفید ہیں وہ غدد اور غشائے مخاطبی کی غدد کو خاص طور پر جگہ کی سوزش کو دور کرتی ہے۔ ان میں سے اڑوسہ بھی ایک بھروسہ کن دوا ہے اس کے علاوہ جو امراض جگر و کبد اور آنکھوں کی سوزش یا باقی جسم میں غشائے مخاطبی کی صورت میں پیدا ہوتے ہیں ان کے لئے یہ دعویٰ کی دوا ہے۔ اس لئے ہر قسم کے نزله و زکام اور کھانسی، دق و سل اور دماغی امراض میں بے حد مفید ہے۔

بعض لوگ اس کو کالی کھانسی میں بھی استعمال کرتے ہیں۔ لیکن کالی کھانسی میں یہ اس صورت میں مفید ہوتی ہے کہ اس کو جلا کر اس کی راکھ بنائی جائے وہ راکھ انجیر کے شربت کے ساتھ چٹائی جائے۔

پیلا بانسہ جو کانٹے دار جھاڑی کی شکل میں ہوتا ہے۔ زیادہ تر بمبئی، مدراس، آسام اور سلٹ میں پایا جاتا ہے۔ کوہ ہالیہ کی اتراشی اور کوہ حری میں پیدا ہوتا ہے اس کے پتے بھی عام بانسہ کی طرح ہوتے ہیں۔ لیکن زیادہ نوک دار ہوتے ہیں۔ زرد پھول کی وجہ سے اس میں حرارت زیادہ ہوتی ہے اور مفید بھی زیادہ ہوتا ہے اور قحط

کی صورت میں یہ سفید پانے سے زیادہ مفید ہے۔ بعض جگہ نیلے اور سرخ رنگ کا بھی ادوسہ پایا جاتا ہے۔ ان دونوں میں حدت کم ہے لہذا اپنے اثرات میں سفید سے بہت کمزور ہے۔ سرخ مفید نہیں ہے۔ البتہ کالی کھانسی میں اس کا فائدہ نظر آتا ہے۔

مرکبات : ضرورت کے مطابق اس کے کئی مرکبات بنائے جاسکتے ہیں مثلاً عرق شربت، نمک، کشتہ اور سفوف کر کے بھی استعمال کرایا جاسکتا ہے پراچیں اور ودیدک گرتھوں میں بانسہ کا گھی اور لوک بانسہ بنانے کا ذکر آتا ہے اس کا استعمال مفید ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا نسخہ درج ذیل ہے۔

نسخہ : بانسہ کے پتوں کا رس چار سیر، کھانڈ ایک سیر، فلفل دراز ایک پاؤ، گھی پانچ سیر، ان سب کو دھیمی دھیمی آگ پر پکائیں، حتیٰ کہ شد کی طرح توام گاڑھا ہو جائے۔ پھر اس کو آتار کر ٹھنڈا کر لیں اور اس میں ایک سیر خالص شد ملا دیں۔ خوراک چھ ماشے سے ڈیڑھ تولہ تک، دن و سوزش پہلو غشائے مخاطی کی کھانسی خون کا آنا، ہیمہروں سے خون کا آنا اور دمہ میں بے حد مفید ہے۔ یہ نسخہ بھوپر کاش جوت کا ہے۔

بیرونی طور پر زخموں کی خارجی اور آنکھ کی دکھ کے لئے بے حد مفید ہے۔ یہاں تک کہ بیلہ رنگ بانسہ ناسو کے لئے بھی مفید ہے۔ اس کے جوشاندہ سے زخموں اور آنکھوں کو دھونا بے حد مفید ہے اور سخت قسم کے پھوڑوں اور ناسور کے لئے اس کا پلٹس باندھنا یقینی علاج ہے۔

آس

تعارف : اس کو مورد بھی کہتے ہیں۔ یہ ایک لباً سا درخت ہوتا ہے۔ جو عموماً گرم ممالک میں پایا جاتا ہے اور ہر موسم میں سرسبز رہتا ہے۔ اس کے پھل اور پتے بطور دوا مستعمل ہیں اس کے پھل سیاہ مریج سے کسی قدر بڑے ہوتے ہیں۔ اس میں آٹھ دس پکے تخم ہوتے ہیں اور یہی تخم حب الاس کے نام سے مشہور ہیں اور پتوں

کو ورق آس یا برگ مرہ کہتے ہیں۔

رنگت اور ذائقہ : پھول سفید اور خوشبودار ہوتے ہیں اور پھول سیاہ لیکن پکے کے بعد کھنے ہو جاتے ہیں۔

مزاج : خشک سرد۔

افعال و اثرات : عضلاتی اعصابی یعنی عضلات میں تحریک۔ غدد میں تسکین اعصاب میں تحلیل۔ کیمیائی طور پر جسم میں بلغم غلیظ پیدا کرتا ہے۔

خواص : مقوی قلب و شش اور عضلات۔ مقوی معدہ اور امعاء قابض اور حابس۔ حابس خون و پسینہ مسکن حرارت و مجفف اور مقوی بال۔

فوائد : چونکہ محرک عضلات ہے اس لئے دل کے دبلے اور اس کے بڑھ جانے میں نہایت مفید ہے اور اس طرح معدے اور آنتوں کی کمزوری میں جبکہ غذا کھانے سے ہضم نہ ہو یا کھانے کے ساتھ ہی اسہال آجائیں یہ دوا بے حد مفید ہے۔ جب بلغم کے دباؤ سے کوئی شریان پھٹ جائے اور خون آجائے تو اس کے استعمال سے وہ دباؤ دور ہو جاتا ہے جو اعصاب میں تیزی سے اگر ان میں درد یا سر میں درد ہو تو اس کے اندرونی و بیرونی دونوں استعمال سے فائدہ پہنچ جاتا ہے۔ کرجم میں رطوبات کی کثرت سے بغلوں اور اسی قسم کے دیگر مقامات پر رطوبت کی زیادتی ہو تو اس کے اندرونی بیرونی استعمال سے دور ہو جاتی ہے۔ ہر قسم کے اسہال و پسینہ اور ہر قسم کے سیلان کو بند کرتا ہے۔ یعنی اس سے جسم میں جوڑ رطوبت غلیظ پیدا ہو جاتی ہیں۔ یہ ان کو جذب کرتا ہے اس کے پتوں کی راکھ کھانسی خصوصاً بلغمی کھانسی میں بے حد مفید ہے۔ بیرونی طور پر رطوبات کو جذب کرتا ہے۔ اسی وجہ سے بالوں کے لئے مفید ہے ان کو سیاہ رکھنے اور بڑھانے میں بہت مدد کرتا ہے بالوں کو سیاہ کرنے کے لئے اس کو خضابوں میں شامل کرتے ہیں۔ اس کا مشہور مرکب شربت حب الاس ہے تقویت قلب و معدہ اور اسہال کے ساتھ ساتھ خون آنے کو بھی روکتا ہے۔

اسپنول

تعارف : اس کو عربی میں بزر قطون اور فارسی میں اسفیوش کہتے ہیں یہ ایک چھوٹا سا پودا ہوتا ہے جو تقریباً ایک ہاتھ اونچا ہوتا ہے اس کے پتے چڑیا کی زبان کی مانند ہوتے ہیں اور بارتنگ کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں اس بوٹی کے چھوٹے چھوٹے تخم ہوتے ہیں جن کی شکل کشتی نما ہوتی ہے۔ اس کے چھلکوں کو سیوس اسپنول کہتے ہیں۔

رنگت اور ذائقہ : یہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک سفید سرخی مائل اور دوسرا کچھ سرخی مائل ہوتا ہے ذائقہ پھیکا ہوتا ہے۔

مزانج : سرد و دوسرے درجہ میں۔

افعال و اثرات : اعصابی عضلاتی یعنی اعصاب میں تحریک غدد میں تحلیل اور عضلات میں تسکین کیلئے طوری طور پر جسم میں سرد و طوط پیدا کرتا ہے۔

خواص : محرک اعصاب۔ بولد بلغم مسکن معدہ امعاء۔ رافع حرارت۔ رافع صفراء۔ مدر بول اور لیس۔

فوائد : چونکہ رطوبات بارد کثرت سے پیدا کرتا ہے اور حرارت کو انتہائی طور پر خارج کرتا ہے اس لئے دل کی گھبراہٹ۔ سوزش معدہ۔ سوزش امعاء کے لئے بہت مفید ہے۔ اس کے استعمال سے گردوں اور آنٹوں کے زخم بہت جلد اچھے ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اگر گردوں اور آنٹوں سے خون اور پیپ بھی آتی ہو تو بہت تھوڑے عرصہ میں یہ تکلیف رفع ہو جاتی ہے جن لوگوں کو گرمی کی زیادتی سے خشکی کے ساتھ قبض ہو تو ان کے لئے ایک اچھا ملین ہے۔ لیکن جب اس کے استعمال سے بھوک بند ہوتی شروع ہو جائے تو اس کا استعمال بند کر دینا چاہئے۔ البتہ غدی بخاروں میں پیاس کی شدت کو کم کرنے کے لئے اس کا لعاب نکال کر پلانا مفید ہے۔ بعض لوگ اس کو بیرونی طور پر اورام کے دردوں کو دور کرنے کے لئے استعمال کراتے ہیں۔

لیکن یہ بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ اس کا استعمال غدی اورام اور غشائے مخاطی کی سوزش کے لئے ہی مفید ثابت ہو سکتا ہے اور وہ بھی ابتدائی صورت میں رافع مقصد کے لئے خاص طور پر حمہ، منہ اور جمرہ وغیرہ کی تحلیل اور تسکین کے لئے مفید ہو سکتا ہے۔ چونکہ یہ غشائے مخاطی سوزش کو رفع کرتا ہے۔ اس لئے اس کی سوزش سے جو کھانسی ہو اس کے لئے مفید ہے۔ اس کے علاوہ سوزشی نزلہ و زکام اور حلق کے لئے بھی مفید ہے۔

نوٹ : عام طور پر سیوس اسپنول بازار میں فروخت ہوتا ہے اور وہی استعمال کیا جاتا ہے۔ اس میں اکثریت ملاوٹ ہوتی ہے۔ اس مقصد کے لئے چاول کے چھلکے بھون کر ملا دیے جاتے ہیں۔ اس لئے اس کو بازار سے احتیاط سے خریدنا چاہئے۔

سیوس اسپنول کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اسپنول میں تولے لے لیں اس پر تھوڑا سا پانی چھڑک کر اسے نمناک کر لیں۔ نصف گھنٹہ کے بعد ہاون دستہ سے زرد کوکب کریں نیم کوکب ہونے پر نکال لیں اور چھٹکا لگا کر الگ کر لیں یہ حاصل شدہ سیوس اسپنول ہے۔

تاکید : اکثر یہاں کیا گیا ہے کہ اسپنول کوفتہ لہری نامیہ رکھتا ہے۔ اس خیال سے اس کو کوٹ کر استعمال کرنا منع قرار دیا گیا ہے۔

خوراک : تین ماشے سے نو ماشے تک۔

حکیم علی ضیاء احمد صابری
(کھول جات و حرارت)
۱۰۵-۱۰۶-۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-۸۱۱-۸۱۲-۸۱۳-۸۱۴-۸۱۵-۸۱۶-۸۱۷-۸۱۸-۸۱۹-۸۲۰-۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵-۸۲۶-۸۲۷-۸۲۸-۸۲۹-۸۳۰-۸۳۱-۸۳۲-۸۳۳-۸۳۴-۸۳۵-۸۳۶-۸۳۷-۸۳۸-۸۳۹-۸۴۰-۸۴۱-۸۴۲-۸۴۳-۸۴۴-۸۴۵-۸۴۶-۸۴۷-۸۴۸-۸۴۹-۸۵۰-۸۵۱-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۴-۸۵۵-۸۵۶-۸۵۷-۸۵۸-۸۵۹-۸۶۰-۸۶۱-۸۶۲-۸۶۳-۸۶۴-۸۶۵-۸۶۶-۸۶۷-۸۶۸-۸۶۹-۸۷۰-۸۷۱-۸۷۲-۸۷۳-۸۷۴-۸۷۵-۸۷۶-۸۷۷-۸۷۸-۸۷۹-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۲-۸۸۳-۸۸۴-۸۸۵-۸۸۶-۸۸۷-۸۸۸-۸۸۹-۸۹۰-۸۹۱-۸۹۲-۸۹۳-۸۹۴-۸۹۵-۸۹۶-۸۹۷-۸۹۸-۸۹۹-۹۰۰-۹۰۱-۹۰۲-۹۰۳-۹۰۴-۹۰۵-۹۰۶-۹۰۷-۹۰۸-۹۰۹-۹۱۰-۹۱۱-۹۱۲-۹۱۳-۹۱۴-۹۱۵-۹۱۶-۹۱۷-۹۱۸-۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱-۹۲۲-۹۲۳-۹۲۴-۹۲۵-۹۲۶-۹۲۷-۹۲۸-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۱-۹۳۲-۹۳۳-۹۳۴-۹۳۵-۹۳۶-۹۳۷-۹۳۸-۹۳۹-۹۴۰-۹۴۱-۹۴۲-۹۴۳-۹۴۴-۹۴۵-۹۴۶-۹۴۷-۹۴۸-۹۴۹-۹۵۰-۹۵۱-۹۵۲-۹۵۳-۹۵۴-۹۵۵-۹۵۶-۹۵۷-۹۵۸-۹۵۹-۹۶۰-۹۶۱-۹۶۲-۹۶۳-۹۶۴-۹۶۵-۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴۲۵-۱۴۲۶-۱۴۲۷-۱۴۲۸-۱۴۲۹-۱۴۳۰-۱۴۳۱-۱۴۳۲-۱۴۳۳-۱۴۳۴-۱۴۳۵-۱۴۳۶-۱۴۳۷-۱۴۳۸-۱۴۳۹-۱۴۴۰-۱۴۴۱-۱۴۴۲-۱۴۴۳-۱۴۴۴-۱۴۴۵-۱۴۴۶-۱۴۴۷-۱۴۴۸-۱۴۴۹-۱۴۵۰-۱۴۵۱-۱۴۵۲-۱۴۵۳-۱۴۵۴-۱۴۵۵-۱۴۵۶-۱۴۵۷-۱۴۵۸-۱۴۵۹-۱۴۶۰-۱۴۶۱-۱۴۶۲-۱۴۶۳-۱۴۶۴-۱۴۶۵-۱۴۶۶-۱۴۶۷-۱۴۶۸-۱۴۶۹-۱۴۷۰-۱۴۷۱-۱۴۷۲-۱۴۷۳-۱۴۷۴-۱۴۷۵-۱۴۷۶-۱۴۷۷-۱۴۷۸-۱۴۷۹-۱۴۸۰-۱۴۸۱-۱۴۸۲-۱۴۸۳-۱۴۸۴-۱۴۸۵-۱۴۸۶-۱۴۸۷-۱۴۸۸-۱۴۸۹-۱۴۹۰-۱۴۹۱-۱۴۹۲-۱۴۹۳-۱۴۹۴-۱۴۹۵-۱۴۹۶-۱۴۹۷-۱۴۹۸-۱۴۹۹-۱۵۰۰-۱۵۰۱-۱۵۰۲-۱۵۰۳-۱۵۰۴-۱۵۰۵-۱۵۰۶-۱۵۰۷-۱۵۰۸-۱۵۰۹-۱۵۱۰-۱۵۱۱-۱۵۱۲-۱۵۱

تقریباً تمام پاک و ہند میں خورد پیدا ہوتی ہے۔ اس کی کاشت نہیں کی جاتی۔ یہ ایک بے حد مفید بوٹی ہے۔ بلکہ اکسیر کا حکم رکھتی ہے البتہ جب سے یہ تحقیق ہوئی ہے اس سے سرخ رنگ تیار ہوتا ہے اس کی طرف کچھ توجہ کی جا رہی ہے۔ یہ بوٹی دو قسم کی ہوتی ہے اس کا پھول پھیلنے کے پھول کی مانند ہوتا ہے۔ جس کا رنگ بھی سفید ہوتا ہے اور خوشبو تیز ہوتی ہے دوسری قسم کے پتے گول ہوتے ہیں ختم اسپند دانہ رائی کے برابر ہوتے ہیں۔

رنگت اور ذائقہ : پھول سفید اور خوشبودار ہوتے ہیں۔ ختم سیاہ سرخی مائل اور ذائقہ تلخی مائل ہوتا ہے۔

افعال و اثرات : عضلاتی اعصابی (شدید) عضلات میں شدید تحریک، عدد میں تسکین اور اعصاب میں تحلیل پیدا کرتی ہے، کیسادی طور پر خون میں کھاری پن اور غلاظت پیدا کرتا ہے اور بلغم و رطوبت کو خشک کرتا ہے مزاج خشک سرد۔

خواص : مقوی قلب و محرک عضلات اور منصف و مخرج بلغم و رطوبات، مولد سودا اور ریاح، قاتل کرم، خون میں جوش۔

فوائد : چونکہ شدید محرک عضلات ہے اس لئے اس میں سکیڑ پیدا کر کے اس کی رطوبات کو خارج کرتا ہے جس سے اس کے فعل میں تیزی اور قلب میں تقویت پیدا ہو جاتی ہے اس لئے دل کے پھول جانے میں اکسیر ہے۔ بلغمی دمہ کا یقینی علاج ہے اس لئے بلغمی کھانسی کے لئے بھی فوری اثر انداز ہوتا ہے چونکہ مسکن عدد ہے۔ اس لئے سوزش جگر اور گردوں میں بھروسے کی دوا ہے جگر اور گردوں کے زخموں اور پھوڑوں کے لئے بے حد مفید ہے۔ جب سوزش جگر سے پاخانے آتے ہوں۔ یا گردوں کی سوزش سے بار بار پیشاب آتا ہو۔ تو یہ دوا تریاق کا کام کرتی ہے۔ آنتوں کی رطوبات خشک کر کے کیڑوں کو فنا کرتا ہے۔

چونکہ محلل اعصاب ہے اس لئے سوزش اعصاب اور دماغ سے جو امراض پیدا

ہوتے ہیں ان میں بے حد مفید ہے مثلاً آتشک، فالج و لقوہ، نسیان اور درد سرد وغیرہ چونکہ اس کے استعمال سے اعصاب و دماغ میں گرمی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے بعض نے اس کو قوت باہ کے لئے استعمال کیا ہے حقیقت یہ ہے کہ چونکہ بلغم اور رطوبت ختم ہو جاتی ہے اور عضلات میں تیزی پیدا ہو جاتی ہے اس لئے قوت باہ اور اساک کے لئے بے حد مفید ہے جس کی کمزوری میں بھی بے حد مفید ہے چونکہ حمل انتہائی طور پر رطوبات کو خشک کرتا ہے اور آئندہ رطوبات کی پیدائش کو بھی روکتا ہے اس لئے جسم میں رطوبات اور بلغم کی زیادتی یا اس میں تعفن سے جو امراض و علامات پیدا ہو جائیں ان میں بے حد مفید ہے۔ جیسے نزلہ زکام بلغمی کھانسی، بخار اور خصوصاً لیبرا میں شیشی دوا ہے۔ کیسادی طور پر ایک شدید قسم کی دافع تعفن دوا ہے۔ یہاں تک کہ اس کا دھواں بھی دافع تعفن ہے اس کے کھانے سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں اس کے علاوہ جسم میں تعفن سے کیس بھی کیڑے اور جراثیم پیدا ہو جائیں ان کے لئے ازحد مفید ہے۔

یہ حقیقت ہم بار بار لکھ چکے ہیں کہ جسم میں لگ رطوبات کی زیادتی ہو تو خون کے دوران میں سستی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس کے اخراج میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے جب جسم میں رطوبات خشک ہو جائیں تو دوران خون میں تیزی اور اس کے اپنے مخرج میں اخراج بڑھ جاتا ہے اس لئے اس دوا کے استعمال سے اررار حیض شروع ہو جاتا ہے اگر اس کا استعمال کچھ عرصہ جاری رہے تو پیشاب میں خون آنے لگتا ہے خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے ہیکڑوں سے خون آنا شروع ہو جاتا ہے کسیر پھوٹ جاتی ہے۔ سر میں شدید درد ہو جاتا ہے۔

ایک غلط فہمی : بعض کتب میں حمل کا نام کالا دانہ لکھا ہوا ہے۔ جانتا چاہئے کہ دونوں الگ الگ دوائیں ہیں۔ ختم حمل سیاہ رنگ کے سرخی مائل رائی کے برابر دانے ہوتے ہیں لیکن کالا دانہ کو ختم عشق بچاں کہتے ہیں یہ سیاہ سفیدی مائل مرچ سے کچھ بڑے ہوتے ہیں یہ گول نہیں ہوتے بلکہ اس کے کئی پہلو ہوتے ہیں۔ اور کوئٹے میں

بے حد سخت ہوتے ہیں اور ایک شدید قسم کا مسلسل ہیں۔

دوسری غلط فہمی : اس کی انتہائی خشکی کی وجہ سے اکثر طبی کتب میں اس کو گرم خشک رکھا ہے لیکن جاننا چاہئے کہ شدید خشکی سردی پر دلالت کرتی ہے کیونکہ ہر شے سردی سے سکتی ہے اور گرمی سے پھیلتی ہے۔ اس میں جو تلخی ہے بعض نے اس کو بھی گرمی کی دلیل سمجھا ہے لیکن کسی دوا میں معمولی تلخی بھی گرمی پر دلالت نہیں کرتی۔ یاد رکھیں کہ تلخی ہیشہ ترشی کی شدت کے بعد پیدا ہوتی ہے حرل کے خشک سرد ہونے کی دلیل یہ ہے کہ اس میں شدید قسم کی کھار ہوتی ہے۔ جس کا زیادہ اثر سردی کے ساتھ ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ حرل میں ایک بہترین قسم کا نباتی فولاد ہے اس لئے حرل مشینی طور پر مقوی قلب و شش اور معدہ عضلات ہے اور کیماوی طور پر خون میں غفلت پیدا کر دیتا ہے اس لئے حرل نیا بیٹس کی ایک یقینی اور بے خط دوا ہے۔ یہ مفرد اور مرکب دونوں صورتوں میں استعمال ہو سکتا ہے۔ ہلیلہ سیاہ اور دیگر عضلاتی اعصابی کے ساتھ اس کے ضرورت کے مطابق مرکب بنائے جاسکتے ہیں۔

مقدار خوراک : 2 رتی سے ایک ماشہ تک ہمراہ آب تازہ یا قہوہ کے ہمراہ استعمال کرائیں۔

اشق

تعارف : کاندہ ایک قسم کا گوند ہے جو ایک خاص درخت سے حاصل کیا جاتا ہے۔ یہ درخت پنجاب اور ایران میں پایا جاتا ہے۔ اس کو فارسی میں اوشہ کہتے ہیں۔ اس کو عربی میں اراق اور الذہب بھی کہتے ہیں۔ اس درخت سے ایک قسم کی رطوبت نکل کر جم جاتی ہے یہی اشق ہے۔ اس کے دانے گول انجمن کے مانند ہوتے ہیں یا مختلف قد کی ڈلیاں ہوتی ہیں۔ ان کو پانی میں حل کرنے سے دودھ کی مانند سفید شیرہ بن جاتا ہے۔

رنگت اور ذائقہ : رنگت زردی مائل، مزہ تلخ اور بو ہلکی خاص قسم کی ہوتی ہے۔

افعال و اثرات : غدی عضلاتی (ملین) یعنی غدود میں تحریک عضلات میں تحلیل اور اعصاب میں تسکین کیماوی طور پر خون میں صفراء پیدا کرتا ہے جسم میں حرارت کی پیدائش برصا دیتا ہے مزاج گرم خشک گرمی زیادہ اور خشکی کم تسلیم کی گئی ہے بعض لوگ خشکی ایک درجے کی بعض دو درجے کی تسلیم کرتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ جب گرمی زیادہ ہوتی ہے تو خشکی کا کم ہونا لازمی ہے۔ اگر خشکی زیادہ ہو تو گرمی کم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ہر شے سردی سکتی ہے اور گرمی سے پھیلتی ہے۔ اس لئے ہر خشک شے میں سردی شامل ہوتی ہے۔

خاص بات : ایک خاص بات یہ ہے کہ صفراء کیماوی طور پر کھارا ہے لیکن گرم کھار بھی ہے صفراء یا گرم کھار ہی ایک ایسی شے ہے جو تیزابیت یا سودا کو ختم کر دیتا ہے اور سوزش کو دفع کر دیتا ہے۔

خواص : محرک و مقوی جگر و غدود اور غشائے مخاطی، مولد صفراء ملین و مسهل محلل و مفتوح، منفث و مخرج، بلغم، جالی اور قاتل کرم، مدر حیض اور مفتی رحم، جگر و گردے اور مثانہ کی پتھریوں کو ریزہ ریزہ کرتا ہے بواسیر کے مسوں کے لئے محلل و مفتوح ہے۔

فوائد : محرک و مقوی جگر و غدود اور غشائے مخاطی ہونے کی وجہ سے ان کی تسکین کے لئے بہترین دوا ہے۔ مولد صفراء ہونے کی وجہ سے ملین و مسهل اور دائمی قبض کے لئے یقینی دوا ہے۔ انہی اثرات کی وجہ سے بلغم کو اکھیرتا ہے اور خارج کرتا ہے اور اندرونی و بیرونی طور پر اعضاء میں جلا پیدا کرتا ہے۔ صفراء کی زیادتی اور امعاء کے کونے سے پیٹ اور آنٹوں کے کیڑوں کو مارتا ہے۔ چونکہ صفراء اور حرارت کی پیدائش بڑھ جاتی ہے اور اس کا اخراج بند ہو جاتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں حیض کا اخراج بلکہ جسم کے جن حصوں میں بلغم کی زیادتی ہو وہاں خون کا اخراج شروع ہو سکتا ہے۔

ہے۔ شدید محمل اور مفتخ ہونے کی وجہ سے جگر اور گردے اور مثانے کی پتھری کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے۔ انہی اثرات سے اندرونی و بیرونی گندے زخموں کو صاف کر کے وہاں پر خون لا کر گوشت پیدا کرتا ہے۔

چونکہ جگر و غدہ میں تیزی اور صفراء کی زیادتی سے عضلاتی فالج و لقوہ اور تشنج و نقرس میں بے حد مفید ہے۔ اسی وجہ سے صلابت اللحال اور جگر بلکہ جسم کر ہر قسم کے غدہ جو پھول گئے ہوں ان کے لئے یہ بے حد مفید ہے۔ انہی اثرات کی وجہ سے عرق النساء میں بھی یقینی دوا ہے اور پرانی کھانسی اور دمہ و خشکی تنفس کے لئے دعوے کی دوا ہے اور مرگی کو بہت جلد رفع کر دیتا ہے۔

بیرونی درود کلف اور بہن پر مالش کرنے سے مفید ہے اور بواسیر کے مسوں کے سواد کو خارج کر کے ان میں تحلیل پیدا کرتا ہے انہی اثرات کے تحت خنازیر کو اندرونی اور بیرونی طور پر محمل اور زخموں کو بھر دیتا ہے۔

حکیم حاجی

تعارف : عربی میں غاسوں و دیک میں کنول کہتے ہیں۔ عام طور پر لانا بوٹی کے نام سے مشہور ہے اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک قسم کی باریک باریک شاخوں کے ساتھ چھوٹے چھوٹے پتے ہوتے ہیں دوسری قسم میں صرف باریک باریک شاخیں ہوتی ہیں پتے نہیں ہوتے شاخیں ہی پتوں کا کام کرتی ہیں۔ یہ بوٹی کی صورت میں بہت ہی کم استعمال ہوتی ہے۔ البتہ اس کو جلا کر اس کی کھار بنائی جاتی ہے۔ جس کو بھی کھار کہتے ہیں۔ جو عام طور پر اسی نام سے بازار میں بکتی ہے۔ غریب لوگ اور دیہاتی اس سے کپڑے دھوتے ہیں۔ صابن بنانے والے اس سے صابن بھی تیار کرتے ہیں۔ اس کو انگریزی میں کروڈ کارلونیٹ آف سوڈا کہتے ہیں۔ اسی سے کاسٹک سوڈا جو عام طور پر صابن، فینا کل اور بیرونی طور پر لگانے کی ادویہ میں استعمال ہوتا ہے آج کل جو بنا سستی گھی تیار ہوتا ہے وہ اس کے بغیر تیار نہیں ہوتا۔ اسی لئے بنا سستی کا استعمال جسم میں

کھار پیدا کر دیتا ہے۔ اس کا ایک مرکب سوڈا پانی کارب ہے جس کو میٹھا سوڈا کہتے ہیں۔ جو روزانہ غذا میں خیرا اٹھانے یا ہاضمہ کے لئے دوا کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ شور مٹی جو پانی کے کنارے پائی جاتی ہے اور شورہ بھی ایک خاص قسم کی کھاریں ہیں۔ لیکن یہ معدنی کھاریں ہیں اور بھی بناتی کھار ہے اور زیادہ شدید اثرات رکھتی ہے علاوہ ازیں یہ کئی پودوں کی راکھ سے بھی تیار کی جاتی ہے۔ جیسے جال کا درخت جس پر پہلو میوہ لگتا ہے۔ کریر کا پودا جس پر ڈیلے لگتے ہیں جن کا اچار بنایا جاتا ہے۔ دونوں جنگلی پودے ہوتے ہیں۔ لانا و جال اور کور کوانٹ بہت شوق سے کھاتے ہیں عام طور پر تین قسم کی کھاریں ہوتی ہیں۔ (1) جو کھار (2) جی کھار (3) ساگہ ان تینوں کے مجموعہ کو ویدک اصلاح میں ”کھشار ترینی“ اور دو پہلی کو ملایا جائے تو کھشار دویہی کہتے ہیں۔ ایوریدک میں کھار کو کھشار کہتے ہیں۔ لفظ کھشار کا مصدر کھشن ہے جس کے معنی مقطر کرنے کے ہیں۔ چونکہ سب کھشار عمل تقطیر سے تیار ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کو کھشار کرتے ہیں۔

علی ضیاء احمد

جس چیز کو کھار بنانا ہو اسے جلا کر راکھ کو پانی میں خوب مل کر گھول لیا جاتا ہے۔ پھر کچھ عرصہ کے لئے ٹھرنے کے لئے رکھ دیا جاتا ہے۔ جب مواد نیچے بیٹھ جاتا ہے تو اوپر سے پانی کو الگ کر دیا جاتا ہے۔ پھر موٹے کپڑے میں چھان کر لوہے کی کڑھائی میں آگ پر رکھ دیا جاتا ہے جب پانی خشک ہو جاتا ہے تو کڑھائی میں سفید سفید قلمیں رہ جاتی ہیں۔ بس یہی کھار ہے۔

جی دو قسم کی ہوتی ہے (1) جی کھار (2) لوٹا جی۔ ان دونوں کی بناوٹ رپورٹ ان پنجاب پراڈکشن میں یوں بیان کی گئی ہے کہ پودوں کو جاڑوں کاٹ کر سکھا لیا جاتا ہے۔ پھر نیم دائرے کی شکل کا ایک گڑھا جس کا محیط چھ فٹ اور گہرائی تین فٹ ہوتی ہے کھود کر اس کی تہ میں ایک یا زیادہ گڑھے جن کے اوپر کی طرف چھوٹے چھوٹے سوراخ نکالے ہوتے ہیں۔ دبا دیئے جاتے ہیں۔ اور سوراخوں کو ڈھانپ دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد وہ خشک پودے تھوڑے سے لے کر اس گڑھے میں ڈال کر جلائے جاتے

ہیں۔ پھر رفتہ رفتہ مزید پودے ڈالے جاتے ہیں تاکہ آگ مسلسل جلتی رہے حتیٰ کہ گڑھا بھر جائے اس اثناء میں ان پودوں سے ایک مائع چیز نکلنے لگتی ہے اور جو نبی اس کے نکلنے کا اندازہ ہوتا ہے گڑھوں کے سوراخ نکلے کر دیئے جاتے ہیں اور وہ مائع چیز سوراخوں کے ذریعے گڑھوں کے اندر جانے لگ جاتی ہے جب وہ سب کی سب گڑھوں میں جا چکتی ہے تو راکھ کو ایک ککڑی سے ہلا دیا جاتا ہے۔ اور اوپر مٹی ڈال دی جاتی ہے آگ کے ٹھنڈا ہو جانے پر جو چیزیں گڑھوں میں پائی جاتی ہیں یہی لوٹا بھی کہلاتی ہے۔ کیونکہ لوٹوں (برتنوں) میں سے پائی گئی ہے۔ کچی کی یہی بہترین قسم ہے۔ اس کا رنگ سفید یا گلابی سا ہوتا ہے۔ ذائقہ نیکین اور شکل اسفنج نما سوراخ دار پتھر کی سی ہوتی ہے۔ لوٹا بھی آگ کر لینے کے بعد جو راکھ گڑھے میں رہ جاتی ہے اس کو اکٹھا کر کے مشکوں میں نصف کے برابر بھر دیں پھر پانی سے بھر کر اس راکھ کو اچھی طرح کھول لیں۔ پھر جب راکھ نیچے بیٹھ جائے تو پانی نکال لیں اس پانی کو لوہے کے گڑاہوں میں ڈال کر خشک کر لیں۔ یہی آگ کھار ہے ان اعلیٰ میں لوٹا بھی اور کچی کھار کا فرق سمجھ لیں۔ دراصل دونوں ایک ہی چیز ہیں۔ لیکن لوٹا بھی اپنے عمل کو اثرات کے تحت کچی کھار سے بہت زیادہ طاقت رکھتی ہے۔ کھاریں کئی قسم کی تیار کی جا سکتی ہیں جن میں بعض اپنے اندر کیماوی افعال و اثرات رکھتی ہیں جن میں مولی کھار، خربوزے کے پھولوں کی کھار اور آگ کی کھار وغیرہ لیکن علم الادویہ میں زیادہ تر جو کھاریں مستعمل ہیں وہ تین ہیں۔ (1) جو کھار (2) کچی (3) سہاکہ۔ کھار کی طبی دنیا میں بڑی اہمیت حاصل ہے ادویہ علم الادویہ کی ایک تہائی کی مالک ہے۔

اسکندھ

تعارف : اس کو آکسن اور اسکند بھی کہتے ہیں۔ ایک بوٹی ہے جو کہ ایورودیک کی خاص دوا ہے۔ جس کو رسائل (اکسیر) کا درجہ دیا گیا ہے جس کو آشوگندھا کہتے ہیں۔ آشوگندھا دو لفظوں کا مرکب ہے۔ آشو کے معنی گھوڑا اور گندھا کے معنی تیز چلنے والا

یا تیزی پیدا کرنے والا ہے۔ مطلب یہ سمجھا جاتا ہے کہ جب اس کا اثر خون میں پیدا ہو جاتا ہے تو جسم میں گھوڑے جیسی طاقت پیدا کر دیتی ہے۔ اس لئے اس کو گجراتی میں اسکندھ کہتے ہیں۔ انگریزی میں اس کو انٹرچیری کہتے ہیں۔ چیری ایک انگریزی پودا ہوتا ہے جس کا پھل رس بھری کے ہم شکل اور ہم رنگ ہوتا ہے۔ انگریزی محققین الادویہ نے اس سے دو قسم کے جوہر برآمد کئے ہیں۔

مقام پیدائش : یہ بوٹی پاک و ہند کے گرم خشک علاقوں میں پائی جاتی ہے اس کے علاوہ ریاست بکائیر کے علاقہ ناگور میں اس کی پیداوار بکثرت ہے اس علاقہ کی اسکندھ طبی نقطہ نگاہ سے نہایت بڑھیا اور اعلیٰ درجہ کی تسلیم کی جاتی ہے۔ اس لئے عمدہ قسم کی اسکندھ ناگوری کہتے ہیں۔ دوسری قسم کو رکنی کہتے ہیں۔ اگرچہ وہ کسی علاقہ کی بھی ہو۔ یہ بلوچستان مالوہ اوسط ہند، خصوصاً دہلی لٹکا اور کئی دیگر علاقوں میں بھی ملتی ہے۔ لیکن علاقہ ناگور کی اسکندھ کے مقابلے میں اس کا کوئی ثانی نہیں ہے۔ اس لئے ناگور کی اسکندھ طبی دنیا میں خاص شہرت رکھتی ہے اور اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔

شناخت : اسکندھ کا پودا سیدھا اور سطح زیں سے تقریباً دو فٹ سے پانچ فٹ تک اونچا ہوتا ہے۔ اس کی شاخیں گول ہوتی ہیں اور ان پر باریک باریک روئیں دکھائی دیتے ہیں۔ اس کے پتے تقریباً تین چار انچ تک لمبے اور دو تین انچ چوڑے ہوتے ہیں۔ یہ پتے سرے پر آکر یک لخت نوک دار ہو جاتے ہیں۔ بظاہر صاف اور چمکدار معلوم ہوتے ہیں لیکن غور سے دیکھنے سے ان پر بھی باریک چمک دار روئیں نظر آتے ہیں۔ یہ پتے موٹے اور ان کی رگیں شفاف ہوتی ہیں اس کی جڑ لمبی اور مخروطی شکل کی ہوتی ہے اس کی جڑ کی موٹائی کم از کم پنسل کی گولائی کے برابر ہوتی ہے۔ اس کے پھول پھولے پھولے زردی مائل سبز رنگ کے ہوتے ہیں۔ اس کے بیج مٹر کے دانے کی طرح ایک انچ سے تین انچ قطر میں گول ہوتے ہیں جب دانہ پک جاتا ہے تو زرد سبزی مائل ہو جاتا ہے اس کا دانہ گول اور تقریباً چوڑھائی انچ قطر میں ہوتا ہے جو صاف گول اور پتکے ہوتے ہیں ظاہر رس بھری کے پھل کے برابر ہوتے ہیں۔ یہ بوٹی ماغول

ہے۔ اس کا استعمال کمزور اور دبے پتلے، نحیف و ناتواں اشخاص کے لئے نہایت قوت بخش اور توانائی بخشنے والی رسائن ہے اس کے استعمال سے جہاں بچوں میں مٹاپا اور قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ وہاں عورتوں میں دودھ کی پیدائش بڑھ جاتی ہے اور مردوں میں منی کی پیدائش میں زیادتی اور گاڑھا پن پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر پیشاب میں سوزش اور پاخانہ میں جلن ہو تو وہاں پر فوراً تسکین پیدا ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اگر پیشاب کی صورت میں بھی پیدا ہو گئی ہو تو بہت جلد آرام کی صورت ظاہر ہو جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ گردہ اور مثانہ کی سوزش کو دور کر کے سرعت انزال میں مفید ہے۔ چونکہ مولد منی اور دافع سوزش گردہ و مثانہ ہے۔ اس حیثیت سے کچھ مہی بھی ہے لیکن بعض مصنفین نے اس کو جریان و احتلام اور قوت باہ کے لئے بھی مفید لکھا ہے۔ یہ بالکل صحیح نہیں ہے۔ بلکہ ان کے لئے نہ صرف غیر یقینی دوا ہے بلکہ نقصان رساں ہے۔ یاد رکھیں کہ دوا کے استعمال میں اس کے مقام کو ضرور مد نظر رکھنا چاہئے۔ ورنہ حسب نشا فساد حاصل نہیں ہوتا ہے۔

چونکہ محلل غدہ ہے اس لئے جگر اور گردوں کے علاوہ عورتوں کی پستانوں اور خفیہ الرحم کی سوزش کے لئے بھروسہ کی دوا ہے۔ اس لئے استعمال سے پرانی سے پرانی سوزش اور درد غدہ رفع ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ جوڑوں کے درد کو بھی رفع کر دیتا ہے۔ اسی وجہ سے مدربول اور حیض بھی ہے۔ اگرچہ مدربول ہے لیکن مغالطہ منی ہونے کی وجہ سے مسک اور مسکن قلب اور عضلات ہے۔ اس حیثیت سے تپ دق اور سل میں بھی مفید ہے۔

بعض ویدوں نے اس کے استعمال میں نہ صرف بے حد مبالغہ سے کام لیا ہے۔ بلکہ بہت حد تک غلط افعال و اثرات تک بیان کر دیتے ہیں اور اس کو ایک قسم کی رسائن میں شریک کر لیا ہے۔ یاد رکھیں کہ رسائن (اکسیر) کا مقام بہت بلند ہے۔ ہم اپنی کتب میں اکسیر پر لکھ چکے ہیں اس لئے رسائن کے مقام کو ہمیشہ ذہن میں رکھیں ہم ایک مثال پیش کرتے ہیں ایورویک کے مرثی بھاؤ مشرنے اپنی تصنیف بھاؤ پرکاش

کھیتوں اور جنگلوں میں خورد پیدا ہوتی ہے۔ علاج میں زیادہ تر اس کی جڑ استعمال ہوتی ہے۔

رنگت اور زائقہ : رنگت پھول و پھل زرد سبزی مائل اور بڑ سفید بھوری زردی مائل ہوتی ہے اس کا زائقہ کسی قدر تلخی مائل ہوتا ہے۔

افعال و اثرات : اعصابی غدہ یعنی اعصاب میں تحریک غدہ میں تحلیل اور عضلات میں تسکین پیدا ہوتی ہے۔ کیما کی طور پر کھاری پن۔ لیکن بلم اور رطوبت میں رقت پیدا کرتا ہے۔ مزاج گرم تیسرے درجے میں کہا جاتا ہے کہ اس میں رطوبت نفید ہوتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ اس کی ذاتی تری ہے۔

فرنگی ڈاکٹروں کی غلط فہمی : کھاری (الکی) اشیاء دو قسم کی ہوتی ہیں۔ اول سرد کھاری جیسے اعصابی عضلاتی اور عضلاتی اعصابی دوسرے گرم کھاری جیسے اعصابی غدہ اور غدہ اعصابی۔ فرنگی ڈاکٹروں میں ایک غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ وہ تیزابیت کا علاج کھاری پن سے کرتے ہیں۔ یہ قانون رسائن کی دوسرے بالکل غلط ہے۔ کیونکہ ارتقائی قانون کے تحت کھاری پن کا علاج ترشی ہے ترشی کا علاج صفراء ہے جو بذات خود کھار ہے مگر اس میں حرارت بھی شریک ہے۔ اس لئے یاد رکھیں کہ اعصابی تحریک کا علاج عضلاتی تحریک اور عضلاتی تحریک کا علاج غدہ تحریک ہے۔ یہ اسکندھ پوٹی بھی ایک گرم کھار ہے۔ اسی طرح ہر غدہ اعصابی اور اعصابی غدہ اشیاء جن میں حرارت ہے سب گرم قسم کی کھاریں ہیں۔

خواص : مولد رطوبت و شیر اور منی، مقوی جسم، محلل، سوزش جگر و رحم اور کثرت لثت اور مسک، مسکن، مدر، دافع سوزش گردہ و مثانہ۔

فوائد : ایک قابل اعتماد مولد رطوبت و شیر اور منی ہے جس کی وجہ سے جسم میں تذبذب غذا جزو بدن ہو کر جسم میں تقویت پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے اس وجہ سے اس کو ایک اعلیٰ درجہ کی ٹانگ اور جسم کی عام کمزوری کے لئے ایک نعت تسلیم کیا گیا

میں اس کے طبی خواص بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اسکندھ کا ذائقہ 'تخ'، 'مسک'، 'مہی'، 'قاطع بادی' و 'بلغم'، نیند آور اور نہایت عمدگی سے انسان کی عام کمزوری کو سطح اعتدال پر لانے کی ضامن ہے۔

یاد رکھیں بلغمی دوا نیند آور تو ہو سکتی ہے مگر مہی اور قاطع بادی نہیں ہو سکتی طرہ یہ ہے کہ قاطع بادی کبھی بھی مہی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ بادی کا باہ کے ساتھ خاص تعلق ہے۔ اس لئے کوئی مولد بلغم و نیند آور اور مخدر دوا دالی قوت باہ پیدا نہیں کر سکتی البتہ حدت کو دور کر کے اس کا اثر محسوس ہو سکتا ہے۔

اسکندھ کے مقوی جسم ہونے کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس میں دوایت کے علاوہ کچھ غذائیت بھی ہے۔ اس میں نشاستہ کے ساتھ کسی قدر اجزائے لمیہ بھی پائے جاتے ہیں جس کی وجہ اس کے مسلسل استعمال سے جسم میں تقویت پیدا ہو جاتی ہے اور تھوڑے عرصہ میں انسان یہ محسوس کرتا ہے کہ جسم میں تقویت کے ساتھ افزائش بھی ہو گئی ہے جس کے ساتھ بغلی دباؤ کم ہو گیا ہے جو ایسی صورت میں مفید ہے اس کی وجہ سے اس کے مسلسل استعمال سے جسم میں جو ترشی کی زیادتی ہوتی ہے وہ اعتدال پر آ جاتی ہے اس دوا کی اس خاصیت کی وجہ سے یہ عورتوں کے لئے بے حد مفید ہے۔ اس کے استعمال سے خضیت الرحم کی سوزش دور ہو کر ماہواری باقاعدہ ہو جاتی ہے بہت جلد حمل قرار پا جاتا ہے اور جن عورتوں میں بچے کمزور پیدا ہوتے ہیں یا ضائع ہو جاتے ہیں ان کو حمل کے دوران استعمال کرنے سے بچے بہت تندرست پیدا ہوتے ہیں بلکہ اگر کمزور اور سوکھے بچوں کو استعمال کرائیں تو مونے تازے ہو جاتے ہیں۔

ترکیب استعمال : اسکندھ ناگوری باریک پس کر شمد کے شربت کے ساتھ یا سفوف ہم وزن چینی ملا کر پانی کے ساتھ استعمال کرائیں اور اگر ضروری خیال کریں تو ہم افعال و اثرات ادویہ ملا لیں ستاور۔ ست گلو۔ زیرہ سفید اور ملٹھی وغیرہ بے حد مفید ہے۔

اسرب

تعارف : عربی میں رصاص اسود اور ہندی میں سیسہ کہتے ہیں ایک مشہور ملائم دھات ہے۔

رنگت اور ذائقہ : رنگت سفید نیل گول مائل ہوتی ہے۔ اور ذائقہ پھیکا ہوتا ہے۔

افعال و اثرات : اعصابی عضلاتی یعنی اعصاب میں تحریک غدد میں تحلیل اور عضلاتی میں تسکین پیدا ہو جاتی ہے کیسادی طور پر کھاری پن اور غفلت اور بلغم و رطوبت پیدا کرتا ہے مزاج تو خشک ہے چونکہ اندرونی طور پر ہمیشہ کشتہ کی صورت میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس لئے اس صورت میں افعال و اثرات کی صورت میں عضلاتی اعصابی بن جاتی ہے اور مزاج میں خشکی تری پیدا ہو جاتی ہے۔

خواص : حابس خون۔ قابض رطوبات۔ محض مغلظ اور مسک۔ دافع سوزش غدد۔

تفسیر بول۔ کثرت مثث۔

فوائد : سیسہ اور اس کے مرکبات کا ظاہری طور پر تندرست جلد پر کچھ اثر معلوم نہیں ہوتا۔ مگر حقیقت ہے کہ اس کا بھی تندرست جلد پر ایسا ہی اثر پڑتا ہے۔ جیسا زخم اور مجروح سطح پر لگائے سے ہوتا ہے جب یہ لگایا جاتا ہے تو وہاں پر جو رطوبت بہتی ہے وہ گاڑھی ہو کر جم جاتی ہے جس سے وہاں کی چھوٹی چھوٹی عروق سکڑ جاتی ہیں سائنس کا مسئلہ ہے کہ ہر شے سردی سے سکڑتی ہے۔ گویا جہاں پر سیسہ اور اس کے مرکبات لگائے جائیں وہاں پر سردی کی شدت زیادہ ہو جانے سے رطوبات پیدا ہو کر اس میں سیڑ واقع ہو جاتا ہے۔ ان وجوہات کے باعث یہ مرکبات نہایت قابض ہوتے ہیں اور سوزش و جلن دور ہو جاتی ہے اور درد بھی کم ہو جاتا ہے۔ اس لئے نہایت تسکین کا اثر رکھتے ہیں خائف کے باعث یہ حابس الدم ہے۔

بندش خون کا راز : یہاں یہ حقیقت پھر ذہن نشین کر لیں جو پہلے بھی کئی بار

تحریر کر چکے ہیں کہ جہاں پر خون بہتا ہو وہاں پر رطوبت بالکل نہیں ہوتی اور جہاں رطوبت ہو وہاں پر خون بند ہو جاتا ہے یہی بندش خون کا راز ہے حقیقت یہ ہے کہ رطوبت کا اخراج شدت سے ہوتا ہے۔ مگر سردی کی زیادتی سے وہاں پر سکیٹر پیدا ہو کر رطوبات جم جاتی ہیں۔ یہ بات بھی یاد رکھیں کہ تقریباً تمام عضلاتی اعصابی ادویہ اور اغذیہ کا اثر کم و بیش یہی ہوتا ہے۔ یعنی رطوبات پیدا ہوتی ہیں مگر جم جاتی ہیں اس لئے اندرونی طور پر جب چوٹ لگتی ہے یعنی اس چوٹ سے باہر خون نہیں بہتا اور اندر ہی اکٹھا ہونا شروع ہو جاتا ہے اس مقصد کے لئے دودھ بھنگڑی ملا کر پلاتے ہیں جس سے اندر کا خون بہنا شروع ہو جاتا ہے۔ اسی اصول پر ہر عضو کے خون کا اخراج بند ہو جاتا ہے یہ خون منہ سے آتا ہو یا مقعد سے اسی طرح پیشاب سے اخراج پاتا ہو یا رحم سے کسی قسم کا خون خارج ہوتا ہو تو وہ بند ہو جاتا ہے۔

کشتہ اسرب کو جریان کے بند کرنے کے ساتھ ساتھ جریان منی احتلام اور سرعت و رقت منی کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کے استعمال سے رطوبات کا اخراج بند نہیں ہوتا بلکہ ان میں غفلت پیدا ہو جاتی ہے اسی طرح رطوبات خشک ہو جاتی ہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ رطوبات کا اخراج بند نہیں ہوتا جب دواؤں کا اثر کم ہو جاتا ہے تو رطوبات کا اخراج پھر شروع ہو جاتا ہے اس لئے ان علامات کا یہ یقینی علاج نہیں ہے۔

بیرونی طور پر سوزشاک زخموں پر سیسہ سوختہ کے مرکبات تسکین اور رطوبت کو خشک کرنے کے لئے مرہموں میں استعمال کرتے ہیں۔ اس کی مشہور سیاہ مرہم سیندور سے تیار ہوتی جو زخم بھرنے کے لئے واقعی مفید ہے۔

مرکبات اسرب : (1) سفیدہ (2) سیندور (3) مردار سنگ (4) سنگ بھری

1 - سفیدہ : عربی میں اسفیدان۔ فارسی میں سفید آب۔ سفید رنگ کا نرم اور ورنی سفوف ہوتا ہے عام طور پر سیسہ کو ملا کر بنایا جاتا ہے۔ سفیدہ قلنی سے بھی تیار کیا جاتا ہے جس کو سفیدہ کا شعری یا سفیدہ کہتے ہیں۔

2 - سیندور : عربی میں اسرج کہتے ہیں۔ سرخ زردی مائل ورنی سفوف ہے۔ یہ بھی قلنی اور سیسہ دونوں سے تیار کیا جاتا ہے یہ وہی چیز ہے جن سے اکثر عورتیں مانگ بھرتی ہیں۔

3 - سنگ بھری : عربی میں حجر الکحل کہتے ہیں فارسی میں سنگ سرمہ تو تپائے کہانی تو تپائے سفاک۔ ہندی میں کھریا کہتے ہیں خاکستر رنگ کے ٹکڑے ہیں جو سیسہ کی کان کے خاک اور سنگ ریزوں سے سیسہ اور تانبہ جدا کرتے وقت بجٹی کے دوکش جم جانے سے بن جاتا ہے۔

4 - مردار سنگ : مردار سنگ زردی مائل ورنی ذلیاں ہوتی ہیں جو سیسہ سے تیار کی جاتی ہے۔

خواص و فوائد : سیسہ کے تمام مرکبات کے خواص و فوائد تقریباً وہی ہیں جو سیسہ کے کشتہ میں پائے جاتے ہیں۔ البتہ ان میں صرف یہ فرق ہے کہ ان کے افعال و اثرات میں کئی پائی جاتی ہیں۔ ان تمام مرکبات کو سوائے کشتہ کے بیرونی طور پر مرہم اور سرمہ کی صورت میں استعمال کرتے ہیں فرنگی طب میں ان کے کئی مرکبات مستعمل ہیں جو بیرونی اور اندرونی دونوں صورتوں میں استعمال ہوتے ہیں۔

فرنگی طب کے مرکبات سیسہ : فرنگی طب میں سیسہ کو لیڈ کہتے ہیں اس کا نام ہلم بم بھی کہتے ہیں اس کے مرکبات مندرجہ ذیل ہیں۔

اوکسائیڈ آف لیڈ : جس کو طب میں مردار سنگ کہتے ہیں سیسہ کو ہوا میں جوش دے کر تیار کیا جاتا ہے۔ پانی میں حل نہیں ہوتا نائٹریک اسڈ اور ایسی ٹک اسڈ میں حل ہو جاتا ہے۔ اس کو ڈیل کے پلاسٹوں میں ملایا جاتا ہے۔ (1) لیڈ پشتر۔ (2) میل اسٹرم فرائی (3) کیل بینائی (4) ہائیڈرار جرائی (5) چلمبائی آئیوڈائیڈ ریڈائی وغیرہ۔

2 - ایسی ٹیٹ آف لیڈ : سیسہ کو تیزاب میں گلا کر خشک کر کے قلمیں بنا لیتے ہیں۔ سفید چمکدار ٹکڑے کھلا رکھنے سے ان کا پانی کسی قدر اڑ جاتا ہے ذائقہ

شیریں 25 فیصد پانی میں دس حصہ حل ہو جاتا ہے۔ خوراک ایک گرین سے چار گرین تک۔ اس مرکب سے گولیاں، سفوف، مخلول اور مرہم تیار کرتے ہیں۔

3- کاربوئیٹ آف لیڈ : اس کو طب میں سفیدہ کا شعری کہتے ہیں اس کو تیزاب سرکہ اور تیزاب کاربونک میں ملا کر مرہم میں استعمال کیا جاتا ہے۔

4- ٹائٹریٹ آف لیڈ : تیزاب شورہ میں حل کر کے خشک کر لیا جاتا ہے۔ بیرنگ ہشت پلو قلمیں، ذائقہ شیریں، پانی میں حل ہو جاتا ہے۔

5- آئیوڈائیڈ آف لیڈ : تیزاب شورہ اور آئیوڈائیڈ آف پوٹاشیم کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے جو سرخی مائل زرد رنگ کا سفوف یا چمکتے ہوئے پھلکے ہوتے ہیں۔ ان سے مرہم تیار کی جاتی ہے۔

فرنگی طب کی غلط فہمی : فرنگی طب یہ تسلیم کرتی ہے کہ لیڈ کے اثرات و افعال اپنے اندر کانک (جلائے والے) رکھتے ہیں۔ یہ ان کی غلط فہمی ہے کیونکہ ان کے استعمال سے رطوبات میں خشکی اور عروق میں سیٹھ پیدا ہوتا ہے لیکن ساتھ ہی تسکین کا اثر قائم رہتا ہے جو کانک کا اثر نہیں ہے بلکہ رطوبات کا تسلسل قائم رہتا ہے۔

تعارف : عربی میں ابر مرہ، صاب البحر کہتے ہیں ایک خانہ دار اور متخلل نباتات ہے جو سمندر کے اندر اور سمندر کے کنارے پتھروں کے درمیان پیدا ہوتی ہے۔ اس کے خانے سمندری کیڑے مکوڑوں کے گھر ہوتے ہیں یہ عام طور پر جھاڑیوں کی صورت میں پائی جاتے ہیں۔ ان ٹکڑوں کی شکل میں کاٹ لیا جاتا ہے۔ یہ ٹکڑے بے حد نرم اور ملائم ہوتے ہیں۔ دیانے سے اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ جب ان خشک ٹکڑوں کو پانی میں ڈالا جائے تو پانی جذب کر لیتے ہیں اور جب نچوڑا جائے تو پانی نکل جاتا ہے۔ اس لئے بچے اس سے اپنی سلیٹیں صاف کرتے ہیں نہانے میں بدن صاف کرنے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ اس کے ٹکڑے ایک ایک فٹ تک بازار میں بکتے ہیں۔

رنگت اور ذائقہ : رنگت زرد سفیدی مائل۔ ذائقہ پھیکا کچھ تیزی لئے ہوئے۔

افعال و اثرات : اعصابی غدی (شدید) یعنی اعصاب میں تحریک، غدد میں تحلیل اور عضلات میں کیبایوی طور پر خون میں کھاری پن اور رطوبت پیدا کرتا ہے جسم میں بلغم اور رطوبات کی پیدائش بڑھا دیتا ہے مزاج ترگرم یعنی اس میں تری گرمی سے زیادہ ہے۔ کتب میں اس کو گرم خشک لکھا ہے جو کہ غلط ہے جو شے جسم میں رطوبت اور بلغم پیدا کرے وہ کبھی بھی خشک نہیں ہوتی۔ جب اس کو استعمال کے لئے بلایا جاتا ہے تو اس کے اثرات میں مزید تیزی پیدا ہو جاتی ہے۔

فوائد : محرک اعصاب و دماغ، مولد رطوبات و بلغم، محلل جگر گردے اور غدد، حابس خون اور جالی، مدربول، خرچ پھری اور ریگ و قمرہ

فوائد : چونکہ محرک اعصاب شدید ہے اس لئے جسم میں رطوبت اور بلغم کی پیدائش بڑھ جاتی ہے جس سے خون کا بہنا یا آنا بند ہو جاتا ہے۔ خون کسی زخم سے بہتا ہو یا جسم کے کسی حصہ سے آتا ہو۔ تازہ چرٹ سے بہتا ہو یا ناک و منہ یا پیشاب یا پاخانے سے بہتا ہو خوراک بند ہو جاتا ہے۔ صرف یہی بلکہ اندرون زخم اور بعض قسم کے اورام بھی درست ہو جاتے ہیں۔ خاص طور پر غدی اورام کے لئے تریاق ہے۔

تکسیر کی صورت میں اس کی دو تین بار نسوار دینے سے ناک سے خون آنا بند ہو جاتا ہے پھر دن میں ایک دو بار روزانہ دینے سے ہمیشہ کے لئے بند ہو جاتی ہے۔ اسی طرح نئے پرانے خصوصاً خشک زخموں پر دھول دینے سے زخم اچھے شروع ہو جاتے ہیں اور آنکھوں میں سوزش ہو تو ہم وزن سرکہ میں ملا کر استعمال کرائیں۔

چونکہ غدد میں تحلیل پیدا ہو جاتی ہے اس لئے جگر گردوں اور غدد کی سوزش اور اورام میں بے حد مفید ہے یہاں تک کہ تپ دن اور سل کے لئے بھی بھروسے کی دوا ہے۔ مسکن عضلات ہونے کی وجہ سے عضلات میں کھچاؤ، پھپھوڑوں میں خشکی اور پرانی کھانسی میں ایک کامیاب دوا ہے، پیشاب میں رکاوٹ ہو یا پتھری ہو تو اس

بھی مفید ہے۔

مالش دافع ورم : کھار اسفنج تین ماشہ۔ ست پوینہ ایک ماشہ۔ روغن بید انجیر تین چھناک۔ موم ایک چھناک۔ اول روغن اور موم کو آگ پر گرم کر کے ملا لیں پھر نیچے اتار کر کھار اسفنج اور ست پوینہ ملا لیں۔ غدی اور ام اور جوڑوں کے دردوں میں مفید ہے اور وہ جوڑ جو پھرا گئے ہوں ان پر مسلسل مالش کرنے سے بہت جلد نرم اور درست ہو جاتے ہیں اسی طرح یہ مالش گھڑے کے لئے بھی مفید ہے۔

آیوڈین : آیوڈین فرنگی طب و ڈاکٹری کی ایک دوا ہے جو اسفنج اور سمندر کی جڑی بوٹیوں کی راکھ سے تیار کی جاتی ہے جس سے پوٹاشیم آیوڈائیڈ اور نیچر آیوڈین وغیرہ مرکب تیار کئے جاتے ہیں یہ خالص صورت میں مقدار قلوں کی صورت میں ہوتا ہے جن سے خاص قسم کی بو آتی ہے رنگ سیاہ۔ بیگنی مائل ہوتی ہے اور جب اس کو آگ پر رکھا جاتا ہے تو اس میں میٹھی رنگ کا دھواں نکلتا ہے یہ پانی کے 700 حصہ میں ایک حصہ حل ہوتا ہے۔ ریکٹی ٹائڈ سپرٹ کے 12 حصے میں ایک حصہ ایتھر کے چار حصے میں ایک حصہ حل ہو جاتا ہے۔ گلیسرین میں کسی قدر کم حل ہوتا ہے آیوڈائیڈ آف پوٹاشیم یا کلورائڈ آف پوٹاشیم کے عرق میں بہت آسانی سے حل ہو جاتا ہے۔ آیوڈین اور اس کے جس قدر بھی مرکبات فرنگی طب میں مستعمل ہیں۔ (1) پوٹاشیم آیوڈائیڈ (2) نیچر آیوڈین (3) لیسنٹ آف آیوڈائیڈ (4) لائیوآر آیوڈائیڈ (5) انگوئم آیوڈائیڈ وغیرہ تمام کے وہی خواص اور افعال و اثرات ہیں جو اسفنج کے متعلق ہم بیان کر چکے ہیں۔

کے مسلسل استعمال سے وہ رفتہ رفتہ ریزہ ریزہ ہو کر خارج ہو جاتی ہے۔

استعمال : اس کے استعمال کے تین طریقے ہیں۔

1- اسفنج کا ایک بڑا سا ٹکڑا لے کر کسی کلمے برتن میں رکھ کر جلا لیں۔ یہاں تک کہ وہ راکھ ہو جائے بس تیار ہے یہی راکھ اندرونی اور بیرونی طور پر استعمال کرائیں مقدار خوراک ایک رتی سے چار رتی تک۔ اگر شدید ضرورت ہو تو ایک ماشہ بھی ہمراہ آب تازہ یا نیم گرم استعمال کرا سکتے ہیں۔

2- اسفنج کے باریک باریک ذرے کر کے کسی مٹی کے برتن میں ڈال کر آگ پر رکھ کر سوختہ کر لیں جب خشک ہو جائے تو باریک پیس لیں بس تیار ہے بیرونی اور اندرونی دونوں طریقوں پر استعمال کریں۔ اس میں پہلی راکھ کی نسبت بہت زیادہ تیزی ہے۔

3- اول راکھ تیار کر لیں۔ پھر کسی مٹی کے لوٹے یا ہانڈی میں ایک چوتھائی تک بھر لیں۔ پھر صاف پانی سے منہ تک بھر دیں اور خوب ہلائیں پھر حفاظت سے رکھ دیں۔ سوئے تک دو تین بار ہلا دیں۔ صبح کو آرام سے اس پانی کو کھار لیں اور نیچے کی تلخ پھینک دیں۔ پھر اس پانی کو آگ پر رکھ کر خشک کر دیں۔ یہ ایک کھار تیار ہو جائے گی۔ یہ کھار انتہائی شدت اور حرارت رکھتی ہے اس کی مقدار خوراک ایک چاول سے نصف رتی اور زیادہ سے زیادہ ایک رتی تک استعمال کرا سکتے ہیں اس میں تحلیل کی بہت زبردست طاقت ہے۔

نیچر آیوڈین کا بہترین بدل : کھار اسفنج نصف چھناک۔ سخی کھار نصف چھناک۔ ہلدی ایک چھناک۔ پانی تین پاؤ۔ تینوں ادویہ کو پانی میں ملا لیں اور خوب ہلا لیں دو تین روز پڑا رہتے دیں البتہ دن میں ایک بار ہلا دیں پھر نتھار کر بوتل میں ڈال دیں بس تیار ہے نیچر آیوڈین کا جہاں جہاں استعمال ہے وہاں پر لگائیں اس کے علاوہ اندرونی طور پر بھی بے حد مفید ہے مقدار خوراک پانچ سے پندرہ قطرے تک راز کی بہت مندرجہ بالا مرکب سرطان (کینسر) کے لئے بہت مفید ہے یہی دوا طاعون کے لئے

ایلو

تعارف : عربی میں ممبر اور فارسی میں بھی ممبر کہتے ہیں۔ عام طور پر ممبر کے نام سے مشہور ہے بنگال میں بھی ممبر کہتے ہیں انگریزی میں ایلوز کہتے ہیں اور اس کے ست کو الائن کہتے ہیں۔

یہ ایک قسم کا عصا ہے جو گھیکوار (کوارجنڈل) سے حاصل کیا جاتا ہے یہ دو قسم کا مشہور ہے۔ ایک ممبر ستوطری دوسرا ممبر بریدی ہوتا ہے اول اطباء کا پسندیدہ ہے ان اقسام کی وجہ یہ ہے کہ پہلے زمانے میں ممبر باہر سے درآمد کیا جاتا تھا۔ جو ممبر ستوطر سے آتا تھا اس کو ممبر ستوطری کہتے ہیں۔ ستوطر ترکی کا ایک علاقہ ہے۔ جو ممبر عرب الہند سے آتا تھا۔ اس کو ممبر بریدی کہتے تھے۔ اس میں ایک تیز قسم کی ہیک ہوتی ہے۔ اس لئے اس کو پسند نہیں کیا جاتا۔

مقام پیدائش : پاکستان کے اکثر علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ اکثر لوگ اپنے گھروں میں لگا لیتے ہیں۔ یہ مادہ میسے لگی رہتی ہے اور بڑھتی رہتی ہے۔ جزیرہ ستوطری جزیرہ عرب الہند اسی سینا کا ٹھکانا وار میسور اور رنجی بار کے علاقوں میں کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔

رنگت اور ذائقہ : گہرے سیاہ رنگ کی شیش کی طرح چمکدار ڈلیاں ہوتی ہیں۔ سونف ہونے پر زرد رنگ کی جھلک دیتا ہے۔ جو ممبر وزنی ہوتا ہے وہ خالص ہوتا ہے۔ جو ہلکا ہو وہ خالص نہیں ہوتا اس میں سے ست نکال لیا گیا ہوتا ہے اور اس کا اثر تقریباً ختم ہو جاتا ہے۔

ذائقہ : بے حد تلخ اور جی متلانے والا ہوتا ہے۔

مزاج : خشک تیزے درجے میں اور گرم دوسرے درجے میں ہوتا ہے۔

مقدار خوراک : ایک رتی سے ایک ماشہ تک۔

افعال و اثرات : عضلاتی غدی مسهل، یعنی عضلات میں تحریک غد میں تسکین

اور اعصاب میں تحلیل پیدا کرتا ہے۔ کیماوی طور پر خون میں ریاخ اور صفراء میں خشکی پیدا ہوتی ہے۔ اور بلغم کو غلیظ کرتا ہے اور اس کو ریاخ میں تبدیل کرتا ہے اور سوداوی امراض پیدا کرتا ہے۔

خواص : محرک قلب، مخزش و متقبض عضلات، مجفط و جابس، مخرج بلغم، دافع درد مسکن سوزش جگر و غد، مدبر حیض متوق رحم، مسهل بلغم، دافع کرم شکم، دافع حمیات بلغمی و سوداوی اور مجفط رحم وغیرہ۔

فوائد : بعض کتب میں ممبر کو مرکب قوی لکھا ہے۔ یہ بات بالکل غلط ہے کسی ایک دوا میں کبھی بھی دو تین قوتیں نہیں ہوتیں بلکہ صرف ایک قوت ہوتی ہے۔

یاد رکھیں کہ ہر دوا کسی ایک غلط کو پیدا کرتی ہے کبھی دو غلطوں کو پیدا نہیں کرتی۔ جو دوا بلغم یا سودا پیدا کرتی ہے وہ کبھی بھی صفراء یا خون پیدا نہیں کر سکتی، بلکہ سرد کیفیت پیدا کرنے والی دوا گرم کیفیت پیدا نہیں کر سکتی۔ اسی طرح اس کے برعکس ذہن نشین کریں اور جو دوا دماغ کو تحریک دیتی ہے وہ دل اور جگر کو تحریک نہیں دے سکتی۔ اسی طرح جو دوا دل کو تحریک دیتی ہے وہ دماغ و جگر کو تحریک نہیں دیتی۔ یہی صورت جگر کو تحریک دینے والی دوا کی ہے۔ بہر حال یہ مسلہ حقیقت ہے کہ کوئی دوا مرکب القوی نہیں ہوتی یہ سراسر غلط فہمی ہے۔

بعض کتب میں ممبر کو محلل ریاخ اور سوداوی امراض میں مفید لکھا گیا ہے۔ دونوں باتیں غلط ہیں۔ ممبر کا خاص کام یہ ہے کہ رطوبات جسم کو ریاخ میں تبدیل کرتا ہے اور بلغم کو خشک کر کے سودا میں تبدیل کرتا ہے۔ اس سے جسم میں انقباض پیدا ہوتا ہے۔ یہ بواہر اور دیگر سوداوی امراض پیدا کرتا ہے کیونکہ ممبر جسم میں ریاخ اور خشکی پیدا کرتا ہے۔

اپنے ان خواص کی شدت کی وجہ سے ممبر مقوی مسهل ہے بلکہ دائمی قبض کے لئے ایک یقینی دوا ہے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ معدہ و امعاء اور دیگر جسم کے عضلات میں انقباض پیدا کرتا ہے۔ اسی وجہ سے اس کو مقوی معدہ اور قاتل کرم لکھا

میا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رحم کی رطوبت و بلغم کو خشک کر کے حیض لاتا ہے۔ اندرونی اور بیرونی زخموں کو خشک کرتا ہے چونکہ محلل اعصاب ہے اس لئے دماغ اور اعصاب کی سوزش و اورام کے امراض میں بے حد مفید ہے۔ اس لئے یہ درد سردوران سر، نزلہ و زکام، درد جسم، درد کان اور وجع المفاصل اور دیگر بلغمی امراض میں بے حد مفید ہے۔

جن مریضوں کو جسم کے کسی حصہ سے خون آتا ہو۔ ان کو مسبر یا اس کا کوئی مرکب نہیں دینا چاہئے اسی طرح جن عورتوں کو حمل ہو ان کو بھی مسبر نہیں دینا چاہئے کیونکہ اس کے دینے سے فوراً حمل گر جاتا ہے۔

اسی طرح جن مریضوں کو بواسیر ہو یا کوئی سوداوی مرض ہو ان کو بھی مسبر بالکل نہیں دینا چاہئے البتہ جسم کے کسی مقام یا زخم سے رطوبات بہتی ہوں یا بلغم کا اخراج ہوتا ہو تو یہ مسبر ایک یقینی اور بے خطا دوا ہے۔ جن زخموں میں کیڑے پڑ گئے ہوں وہاں پر اس کو خشک لگا دینا ہی زخموں کو پاک و صاف کر دیتا ہے اور ان کو بہت جلد بھر دیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مسبر مطب کے لئے ایک یقینی دوا ہے۔

حکیم حاجی علی ضیاء احمد

مجرہات خصوصی

یہ وہ مجرہات ہیں جو استاد صاحب ماہنامہ رجسٹریشن فرنٹ میں شائع کرنا چاہتے تھے مگر شائع نہیں ہو سکے۔

اطرہ نقل مقوی (عضلاتی اعصابی)

ہوا لسانی : بلادر 5 تولے، ہلیہ زرد 10 تولے، ہلیہ 10 تولے، آملہ 10 تولے، ہلیہ سیاہ بریاں 10 تولے، اسطودوس 10 تولے، ہرڑ جلابہ 10 تولے، کشتہ فولاد 1 تولہ، چینی 2 1/2 سیر، شہد 1/2 سیر

ترکیب تیاری : تمام ادویات کو باریک ہیں کر چینی اور شد کا قوام بنائیں اور ادویات ملا دیں۔ بس اطرہ غل تیار ہے۔ اگر اسے کم از کم ایک ماہ زمین میں دفن کر دیا جائے تو اس کے اثرات کئی گنا بڑھ جاتے ہیں۔

مقدار خوراک : 6 ماشہ سے 9 ماشہ تک دن میں تین بار ہمراہ پانی یا قہوہ۔
افعال و اثرات : عضلاتی اعصابی ہیں، عضلات کو ہلکا کر دیتا ہے۔ جب قلب و عضلات رطوبت (بلغم) کی کثرت سے پھول جاتے ہیں تو اس کے استعمال سے ان میں نچوڑ کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ آئندہ کے لئے بلغم کی پیدائش بند ہو جاتی ہے۔ اس لئے یہ مرکب بلغم و عصبی امراض کے لئے خاص چیز ہے، درد سر خواہ کتنا ہی پرانا ہو اس کے کھانے سے فوراً آرام آ جاتا ہے۔ دماغ کو فضلات سے صاف کرنے میں اس سے بہتر کوئی دوا نہیں ہے۔ بے حد مقوی قلب ہے۔ نزلہ زکام و دماغی بلغمی، بریان منی، سیلان الرحم اور قبض وغیرہ کے لئے بے حد مفید ہے، ہر اعصابی علامت میں تریاقی اثرات رکھتا ہے۔ سیلان الرحم کی وجہ سے حمل نہ ہونے کی صورت میں معین حمل ہے۔

اپریشن صر ۱

ترکیب تیاری : پہلے جمال گوٹہ کو نہایت باریک پیس لیں۔ پھر صابن کو باریک کاٹ لیں اور دوسری ادویات ملا کر مرہم تیار کریں۔

علیٰ ضیاء احمد
صابر جنم گھٹی

ترکیب تیاری : تمام ادویات کو ایک سیرپانی میں بھگو دیں۔ صبح جوش دیں پن چھان کر چینی یا شہد ملا کر شربت کے قوام پر لے آئیں۔

افعال و اثرات : اعصابی عذی ہے۔ بچوں کے اکثر امراض میں ہے حد مفید ہے۔ قبض، پھیلاہ، زلزلہ زکام، کھانسی، بد ہضمی، دق اطفال اور بھوک نہ لگنا وغیرہ علامات میں ہے حد مفید ہے۔

هو الشافى : رأى 10 تولى، زعفران 1 تولى، شترى روى 1 تولى، كشته طلا 3 ماشه

ترکیب تیاری : باریک پس کر حب نخودی تیار کریں۔

مقدار خوراک : ایک تا دو گولی دن میں چار بار ہمراہ پانی یا چائے۔ دودھ بھی پی سکتے ہیں۔

افعال و اثرات : عندی عضلاتی مقوی ہیں۔ بے حد حرارت غریزی پیدا کرتی ہے۔ کھاتے ہی جسم طاقت محسوس کرنے لگتا ہے بھوک نہ لگتا، شکرہنی، بد ہضمی کے دست اور پیچیر معدہ کے لئے بے حد مفید ہے۔ اگر قبض ہو تو عندی عضلاتی مہسل ساتھ دیا جائے۔

پارہ ایک قولہ کنزہک المہ سارۃ تولے چلکار المہ 4 تولے سات

هو الشافى : پاره ایک توله کندهک آله سار 8 توله چهلکار 4 توله سالک
(میکشیا) 8 توله شیر عشر ایک توله

ترکیب تیاری : پہلے پارہ اور گندھک کی کھلی تیار کریں۔ پھر باقی ادویات باریک چس کر کھلی میں ملا لیں۔ باریک کر کے غھوڑی گولیاں بنالیں۔

مقدار خوراک : ایک گولی سے دو گولی تک دن میں چار بار ہمراہ پانی یا دودھ

افعال و اثرات : اعصابی ندی ہیں، خونی ہواسیر کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔ پہلی خوراک سے ہی خون بند ہو جاتا ہے بلکہ جسم کے کسی حصہ سے بھی خون آ رہا ہو اس کے کھاتے ہی بند ہو جاتا ہے۔ اعلیٰ درجہ کی مصفی خون ہے، پھوڑے پھنسی اور دابر و چنبل کے لئے اس سے بہتر کوئی دوا نہیں ہے۔ اس کو اندرونی اور بیرونی طور پر استعمال کرا سکتے ہیں۔

سفید موتیا کے لئے

ھوالشانی : انزروت 2 تولے، سرمہ سیاہ 2 تولے، نیلا تھوٹھا 1 تولہ

ترکیب تیاری : نہایت باریک پس کر سرمہ کی طرح بنالیں۔

طریقہ استعمال : سلائی سے آنکھوں میں لگائیں۔

افعال و اثرات : عضلاتی غدی ہے۔ آنکھوں کی تمام اعصابی علامات کے لئے بے حد مفید ہے۔ آنکھوں سے پانی بہنا، سفید موتیا کی وجہ سے نظر کی کمزوری کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے، آہستہ آہستہ موتیا صاف ہو جاتا ہے۔

سرمہ برائے ضعف بصر

ھوالشانی : پارہ ایک تولہ، کشتہ تانبہ ایک تولہ، جست ایک تولہ، آب لیموں 1 1/2 پاؤ

ترکیب تیاری : تمام چیزوں کو ملا کر چینی کے پیالہ میں ڈال کر دھوپ میں رکھیں۔ جب پانی خشک ہو جائے تو باریک پس کر سرمہ بنالیں۔ اس مرکب کا ایک تولہ اور سرمہ سفید ایک تولہ ملا کر سرمہ بنالیں، پس تیار ہے۔

افعال و اثرات : عضلاتی غدی ہے۔ آنکھوں کی اعصابی علامات میں فوری اثر ہے۔ موتیا بند کو بہت جلد صاف کرتی ہے۔ نظر کی کمزوری کے لئے بے حد مفید ہے۔ اس کے چند روز استعمال سے نظر تیز ہو جاتی ہے۔ متواتر استعمال سے اندھے مریض بھی ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ نزول الماء تو چند دن کے استعمال سے بالکل ٹھیک ہو جاتا ہے۔

نوٹ : اس دوا کو ماہر نظریہ مفرد اعضاء اندرونی طور پر بھی استعمال کر کے معجزانہ اثرات حاصل کر سکتا ہے۔ جریان اور سيلان وغیرہ چند خوراکیوں سے بند ہو جاتا ہے۔ بے حد مقوی باہ اور مسک ہے۔

معین حمل

ھوالشاف : برادہ دندان فل ایک تولہ، ریش برگد ایک تولہ، خم شولنگی ایک تولہ

ترکیب تیاری : باریک پس کر سفوف بنالیں۔

مقدار خوراک : ایک ماشہ سے ڈیڑھ ماشہ تک دن میں چار بار۔

افعال و اثرات : عضلاتی اعصابی ہے۔ جن عورتوں کو رطوبات کی کثرت کی وجہ سے حمل نہیں ہوتا ان کے لئے بے حد مفید ہے۔ اگر اس کے ساتھ رحم میں کوئی خشک رکھا جائے تو کبھی ناکامی نہیں ہوتی۔ کم از کم دو ہفتے استعمال کرائیں۔ ماہواری شروع ہوتے ہی کھانا شروع کریں اور ماہواری کے ایک ہفتہ بعد بھی کھلاتے رہیں انشاء اللہ نتائج حسبِ منشاء نکلتے ہیں۔ اگر اس کے ساتھ عضلاتی اعصابی شافہ بھی استعمال کیا جائے تو فوری اثر ہے۔

دوائے پاگل پن علی ضیاء احمد

ھوالشانی : چھوٹی چندن 2 تولے، صندل سفید ایک تولہ، کشیز خشک 1 تولہ، مرج سیاہ 1 تولہ

ترکیب تیاری : باریک پس کر سفوف تیار کریں۔

مقدار خوراک : 4 رتی تا ایک ماشہ دن میں چار بار ہمراہ پانی۔

افعال و اثرات : اعصابی عضلاتی ہے۔ خون کے دباؤ سے جو پاگل پن ہوتا ہے اس کے لئے بے حد مفید ہے۔ اگر قبض ہو تو اعصابی غدی یا اعصابی عضلاتی مسلسل ضرور دیں۔ بلڈ پریشر اور چھپاکی کے لئے فوری اثر ہے۔ نیند نہ آنا پریشان کرنے والے خواب آنے کے لئے بے حد مفید ہے۔

عضلاتی غدی درد و رتخ

حوالہ شانی : اسلندہ ایک تولہ، سرنجاں شیریں ایک تولہ، ریوند عصارہ ایک تولہ، نوشادر ایک تولہ، ستونیا ایک تولہ۔

ترکیب تیاری : سب کو باریک پس کر سفوف تیار کریں۔

مقدار خوراک : 4 رتی تا ایک ماشہ دن میں چار بار ہر پانی

افعال و اثرات : اعصابی غدی ہے۔ یعنی اعصاب میں تحریک غد میں تحلیل اور عضلاتی میں تسکین پیدا کرتی ہے۔ نفرس اور عرق النساء کے لئے بے حد مفید ہے۔ چند خوراکوں سے ہی تیزی مادہ خارج ہو کر درد کو آرام آ جاتا ہے بلکہ ترشی سے جو امراض و علامات پیدا ہوتی ہیں وہ بھی رفع ہو جاتی ہیں جن میں نزلہ، خشک کھانسی، خشک دمہ، استقاء ہر قسم میں تریاتی اثرات رکھتی ہے۔ ایک بے ضرر اعصابی مصل ہے۔

عضلاتی اعصابی اکسیر

حوالہ شانی : کشتہ فلاد میں تولہ، بھلاہ وہ تولہ، سم اللہ چار ماشہ

ترکیب تیاری : باریک پس کر خودی گولیاں بنائیں۔

مقدار خوراک : 1 تا 2 گولی ہر پانی

افعال و اثرات : عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی عضلات میں تحریک۔ غد میں تسکین اور اعصاب میں تحلیل پیدا کرتی ہے۔ ہر قسم کی اعصابی علامات کو ختم کرنے کے لئے فوری اثر ہے۔ ان اعصابی امراض و علامات میں بے حد مفید ہے مثلاً زکام، ریشہ، دمہ بلغمی، سلسل بول، سیلان الرحم، جریان، ضعف باہ چھینکیں آنا۔ جسم سے معمولی سے زیادہ رطوبات کے اخراج کے لئے بے حد مفید ہے۔ کسی خون ہر اعصابی علامت میں فوری اثر ہے۔

برائے درد ال

حوالہ شانی : نیلا تھوٹھا 1 تولہ، نوشادر ٹھیکری 1 تولہ، جمال گوڑہ 1 تولہ، گندھک آملہ سار 1 تولہ

ترکیب تیاری : سب ادویات کا باریک سفوف تیار کریں۔

طریقہ استعمال : درد والی کپنی پر بلینڈ سے پچھنے لگائیں۔ جن سے دوا جلد از جلد جذب ہو سکے۔

افعال و اثرات : غدی عضلاتی محرک ہے۔ درد ال چونکہ خطرناک درد ہے جو سر کے کسی جانب ہو سکتا ہے۔ یہ درد اتنا شدید ہوتا ہے کہ مریض مارے درد کے بے چین ہو جاتا ہے۔ درد کی وجہ سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آنکھ کا ٹیلا باہر نکل رہا ہے۔ آنکھ میں شدید درد کی وجہ سے کثرت سے پانی بہتا ہے جس سے اکثر آنکھ کی روشنی ختم ہو جاتی ہے۔ مریض نابینا ہو جاتا ہے سب سے افسوسناک بات یہ ہے کہ اس درد سے ضائع شدہ آنکھ کا اپریشن بھی نہیں ہو سکتا خداوند کریم نے اس دوا کو وہ طاقت بخشی ہے کہ اس کے لگاتے ہی درد فوراً غائب ہو جاتا ہے۔ دوا ہوا مریض نہیں۔ خوشی گھر چلا جاتا ہے۔ اس طرح آنکھ ضائع ہونے سے بچ جاتی ہے۔ یہ دوا پرانے درد سر، نزول الماء، درد ال، درد عصابی، درد شقیقہ وغیرہ میں بے حد مفید ہے۔

درد سر

حوالہ شانی : ان بھلا چونا ایک ماشہ، شد ایک ماشہ۔

ترکیب تیاری : چونا باریک پس کر شد میں ملا دیں بس تیار ہے۔

طریقہ استعمال : اس کے لئے پچھ لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف درد والی کپنی پر ٹیڈی پیسہ جتنی جگہ پر لگا دیں۔ لگاتے ہی درد غائب ہو جاتا ہے۔ درد سر، درد ال، نزول الماء، عصابی اور شقیقہ وغیرہ میں فوری اثر ہے۔ افعال و اثرات مندرجہ بالا

ہیں۔
نوٹ : وقتی طور پر تیار کی جاتی ہے۔ اگر اس کو تیار کر کے رکھا جائے تو اثر ختم ہو جاتا ہے اور مرکب پتھر کی طرح سخت ہو جاتا ہے۔

سیلان روک

ہوا لسانی : کاغذی سپاری 1 تولہ، آفاقہ 1 تولہ (اگر تازہ نیکر سے حاصل کریں تو بہتر ہے) کمرکس 1 تولہ، مازو 1 تولہ گل نار 1 تولہ، پھنگڑی بریاں 1 تولہ
ترکیب تیاری : سب ادویات کو باریک پیس لیں بس تیار ہے۔

مقدار خوراک : 4 رتی تا 1 ماشہ

افعال و اثرات : عضلاتی اعصابی (خشک سرد) ہے اس لئے اندرونی و بیرونی رطوبت کو خشک کرنے کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔ رطوبتی امراض جریان اور سیلان الرحم (لیکوریہ) کے لئے خصوصیت سے مفید ہے۔ سیلان الرحم والی عورت اگر اس دواء کو 2 ماشہ کی پوٹلی بنا کر اندام نہانی میں رکھے تو چند دنوں میں سیلان کو روک دیتی ہے۔ اس طرح بوڑھی عورت کی جسمانی حالت مثل پاکہ یعنی کنواری لڑکی کی طرح ہو جاتی ہے۔ یہ دوا ایسی عورتوں کے لئے معین حمل ہے جنہیں سیلان کی کثرت ہو۔

حب وق الاطفال

ہوا لسانی : کشتہ صدف مروارید 1 تولہ، زہر مہو خطائی 1 تولہ، نار جیل دریائی 1 تولہ، طباشیر اعلیٰ 1 تولہ، دانہ الاچھی خورد 1 تولہ، پوست بلبلہ زرد 1 تولہ، سفوف کلجی بکرا 6 تولے

ترکیب تیاری : سوائے سفوف کلجی کے باقی تمام ادویات کو نہایت باریک پیس کر حب بخودی بنالیں۔

سفوف کلجی بنانے کا طریقہ : تازہ کلجی لے کر چاقو سے باریک ٹکڑے کاٹ لیں۔ پھرتوے پر رکھ کر نیچے ہلکی آگ جلائیں۔ آگ تیز نہ ہو۔ تھوڑی دیر میں کلجی کا پانی خشک ہو جائے گا۔ آگ سے اتار کر ٹھنڈا ہوئے پر باریک پیس لیں اور نسخہ میں شامل کر لیں۔

مقدار خوراک : 1 گولی تا 2 گولی دن میں چار بار ہمراہ عرق چمار۔

افعال و اثرات : عضلاتی اعصابی ہے۔ بچوں کے ہرے پیلے دست، قے، ہبائش، دق الاطفال (سوکڑا) ام الصیان بچوں سوکھ کر کاٹنا ہو چکے ہوں اس کے استعمال سے چند دن میں خوب موٹے تازے ہو جاتے ہیں۔ بچوں کے علاوہ جوان اور بوڑھے بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ اعصابی تحریک کی تمام علامات کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے بچوں کو کسی مناسب عرق میں حل کر کے استعمال کرائیں۔

حب خاص مقوی علیٰ ضیاء احمد

ہوا لسانی : ہلیلہ سیاہ بریاں 9 تولے، کچھ سفوف 1 تولہ

ترکیب تیاری : دونوں ادویات کو باریک پیس کر بخودی گولیاں بنالیں۔

مقدار خوراک : 1 گولی تا 2 گولی دن میں چار بار ہمراہ پانی یا قہوہ۔

افعال و اثرات : عضلاتی اعصابی ہے۔ اعصابی تحریک کی تمام رطوبت کو فوراً بند کر دیتی ہے۔ اس لئے سلسل بول، ذیابیطس، جریان منی، سیلان الرحم میں بے حد مفید ہے۔ اعصابی تحریک سے دل ڈوبنے کے لئے فوری اثر ہے۔ اعلیٰ درجہ کی مقوی قلب ہے۔ چند دن میں کمی خون دور ہو کر چرو سرخ ہو جاتا ہے۔

مفرح شہابی

ہوا لسانی : مرہ آملہ 10 تولے، مرہ سیب 5 تولے، کشیز خشک 2 تولے، الاچھی خورد 2 تولے، صندل سفید 2 تولے، گل سرخ 2 تولے، زرشک شیریں 5 تولے، چینی یا شہد

سہ چند وزن ادویہ۔

ترکیب تیاری : مرہ کی سمجھل نکال دیں۔ باقی تمام ادویہ کو باریک پیس کر چینی یا شد کے شیرہ میں ملا دیں۔ بس تیار ہے۔

مقدار خوراک : 6 ماشہ تا 9 ماشہ ہمراہ پانی۔

افعال و اثرات : اعصابی غدی ہے۔ جب غدی تحریک سے ضعف قلب کی شکایت ہو تو اس کے لئے آب حیات ثابت ہوتی ہے۔ کھاتے ہی صفراء کو بلغم میں تبدیل کرتی ہے۔ خشکی سے نیند نہ آتا، ضعف قلب، گھبراہٹ اور بے چینی وغیرہ عوارضات کے لئے بے حد مفید ہے۔ کھاتے ہی اثر شروع ہو جاتا ہے۔ تبخیر معدہ، خفقان قلب اور مایلیولیا کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔

غدی طلاء

ہوا لسانی : مغز، حال گوشت، است اجرائن، ویزلین، 20 تولے۔
ترکیب تیاری : پہلے مغز بھال گوشت کو اتنا رگڑیں کہ تیل کی طرح ہو جائے۔ پھر است اجرائن ڈال کر رگڑیں جب دونوں حل ہو جائیں تو ویزلین ملا کر خوب کھل کریں تاکہ تمام دوائیں اچھی طرح حل ہو جائیں بس تیار ہے۔
طریقہ استعمال : مقام ماؤف پر ہلکی ہلکی مالش کریں۔

افعال و اثرات : غدی عضلاتی ہیں۔ اس کے استعمال سے کچی، احتکام، جلق، اغلام بازی، شہوت کا بالکل پیدا نہ ہونا یا ہو کر فوراً ختم ہو جانا، عضو کی سکیڑ میں بے حد مفید ہے۔ اس کے علاوہ تمام درروں، عضلاتی تحریک کی درروں کے علاوہ داد، چنبل، خارش، پھوڑے، پھنسی، پرانے زخم وغیرہ اس سے فوراً دور ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔

حکیم علی ضیاء احمد صابری

(فاضل طب و جراثیم)

پتہ: قلعہ شاہ جہاں، سہارنپور، اتر پردیش، بھارت

مجموعہ مقوی

ہوا لسانی : قرنفل 2 تولے، جاکفل 2 تولے، دارچینی 2 تولے، جلوتری 1 تولے، رائی 2 تولے، زعفران 6 ماشے، خولجاں 2 تولے، زنجبیل 5 تولے، چینی یا شد سہ چند ترکیب تیاری : سب ادویات کو باریک کر کے چینی یا شد کے قوام میں ملا دیں بس تیار ہے۔

مقدار خوراک : 6 ماشہ تا 9 ماشہ دن میں چار بار ہمراہ پانی یا قہوہ دیں۔

مزاج : خشک گرم (عضلاتی غدی) ہے۔

افعال و اثرات : عضلاتی غدی مقوی ہے۔ اعصابی تحریک کی تمام علامات مثلاً سلسل بول، ذیابیطس، نزلہ زکام، بلغمی کھانسی، دمہ، نمونیا، اعصابی درد سر، مزمن درد معدہ و امعاء، سنگرہنی، پرانے دست، تبخیر معدہ، جسم کا اکثر سرد رہنا، ضعف باہ، جریان منی، عورتوں کے سیالان الرحم، عضلات میں بوجہ تسکین، سستی، دماغ میں غنودگی کے لئے بے حد مفید ہے۔ قے اور متلی وغیرہ علامات میں فوری اثر ہے۔ صرف ایک خوراک ہی مریض کے لئے باعث تقویت ثابت ہو گی۔

ورم رحم

ہوا لسانی : ہلدی 1 تولے، ملٹھی 1 تولے، بادیاں 1 تولے، ریوند خطائی 3 تولے۔

ترکیب تیاری : تمام ادویات کا نمایت باریک سنوف تیار کریں۔

مقدار خوراک : 1 ماشہ تا 1 1/2 ماشہ دن میں چار بار ہمراہ پانی۔

مزاج : غدی اعصابی (گرم تر) ہے۔

افعال و اثرات : غدی اعصابی ہے۔ پرانی پیچش، ورم رحم خواہ نیا ہو یا پرانا پیٹ میں ریاہ، درد، بے چینی، کھٹی دکائیں، بار بار پاخانہ کی حاجت، رحم کا ٹل جانا یا ورم

رحم کی وجہ سے حمل نہ ہونا کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔

شافہ برائے ورم رحم

ہوا لسانی : ہلدی 1 تولہ، ریوند خطائی 1 تولہ، گھی دسی 1 تولہ۔

ترکیب تیاری : ہلدی اور ریوند خطائی کو باریک کر کے گھی میں ملا لیں۔

طریقہ استعمال : نیم گرم روئی کے پھایہ سے اندام نہانی میں رکھیں۔

مزاج : گرم تر (غدی اعصابی)

افعال و اثرات : میں غدی اعصابی ہے۔ ورم رحم، درد رحم، خشکی رحم جس کی وجہ سے حمل نہ ہوتا ہو کے لئے بے حد مفید ہے۔ خارش رحم میں فوراً تسکین دیتا ہے۔ اندام نہانی کی سوزش، بواسیر، کثرت لمٹ میں بھروسہ کی دوا ہے متواتر استعمال سے عضلاتی تحریک کی وجہ سے رحم کی تکالیف ختم ہو جاتی ہیں۔ اس لئے معین حمل ہے۔

شافہ معین حمل (عضلاتی اعصابی)

ہوا لسانی : بھنگی بریاں 1 تولہ، عصارہ کیکر 2 تولے (جو کیکر کے درخت میں سے سیاہ رنگ کا مادہ نکلتا ہے)۔

ترکیب تیاری : دونوں کو باریک پس کر محفوظ کر لیں۔

طریقہ استعمال : ماہواری سے فارغ ہو کر ملل کی پوٹلی بنا کر اندام نہانی میں رکھائیں۔ تین دن استعمال کرنے کے بعد ہم بستری کریں۔

افعال و اثرات : عضلاتی اعصابی ہے۔ سیلان الرحم، ضعف رحم، رحم کا ٹل جانا وغیرہ اعصابی علامات میں اکسیر ہے۔ فوری اثر ہے پہلے دن ہی اندام نہانی میں ایسا سکیر پیدا کرتا ہے کہ بوڑھی عورت کو باکھ کی طرح کر دیتا ہے۔ اگر اعصابی تحریک کی

رطوبات کی وجہ سے حمل نہ ہوتا ہو تو اس کے چند دن کے استعمال سے انشاء اللہ حمل ہو جاتا ہے۔ اعلیٰ درجہ کا معین حمل ہے۔

نوٹ : ان عورتوں کے لئے زیادہ مفید ہے جن کی تحریک اعصابی ہے۔

غدی اعصابی ہاضم

ہوا لسانی : زیرہ سفید 1 تولہ، برگ سداب 1 تولہ، سنڈھ 1 تولہ، مرچ سیاہ 6 ماشہ، نوشادر خشکری 1 تولہ، پورینہ 1 تولہ، سوڈا بیٹھا 2 تولے، نمک 3 تولے، ست پورینہ 1 1/2 ماشہ۔

ترکیب تیاری : سب ادویات کا باریک سفوف بنالیں بس تیار ہے۔

مقدار خوراک : 4 رتی تا 1 ماشہ دن میں چار بار ہمراہ پانی۔

افعال و اثرات : غدی اعصابی ہے۔ ہضما کو پیدا کر کے اس کا اخراج بھی کرتا ہے۔ تیز معدہ، راج، ترش دھانی، بد ہضمی، دماغی قبض، درد سینہ، ہوا کا گولہ، بھوک نہ لگنا، خارش بد ہضمی کے دست، احتلام مزمن، پرانی پیچش جگر و معدہ کے لئے آب حیات ہے۔ چند دن میں تمام عضلات ٹھیک ہو کر صحت بحال ہو جاتی ہے۔ کھایا پیا فوراً ہضم ہو جاتا ہے، عضلاتی تحریک کی تمام علامات کے لئے بے حد مفید ہے۔

کھانسی بند شربت

ہوا لسانی : ملٹھی 10 تولے، عناب 10 تولے، کاکڑا سنگی 10 تولے، خولجاں 10 تولے، کلونجی 10 تولے، خوب کلاں 10 تولے، پوست خشخاش 15 تولے، چینی 6 سیر

ترکیب تیاری : چینی کے علاوہ تمام ادویہ کو اتنے پانی میں بھگو دیں کہ پانی میں ڈوب جائیں۔ 12 گھنٹے کے بعد دو تین جوش دے کر پین لیں پھر پانی میں چٹنی ملا کر شربت کا قوام تیار کر لیں بس کھانسی بند شربت تیار ہے۔

مقدار خوراک : چائے کا ایک چمچ دن میں تین بار۔

افعال و اثرات : عضلاتی اعصابی ہے۔ زکام، سوزشی کھانسی جس میں سفید لیس دار ریشہ نکلتا ہو اور خسرو، چپک، تورکی اور مبارکی وغیرہ کی کھانسی میں بے حد مفید ہے۔ دستوں کو بھی بند کرتا ہے۔ بلغم کو گاڑھا کر کے خارج کرتا ہے۔ نیند آور ہے۔
نوٹ : ان تمام دواؤں کا عرق کشید کر سکتے ہیں۔ عرق کا وزن 8 بوتل تک ہو۔ عرق ایک بوتل میں ایک سیر چینی ملا کر شربت بنائیں۔

حب ڈبہ اطفال

حوالہ شانی : مغز جمال گوہ 6 ماشہ، رائی 4 تولے، نیلا تھو تھا 3 ماشہ۔

ترکیب تیاری : سب ادویات کو باریک کر کے دانہ موٹک کے برابر گولیاں بنائیں۔

مقدار خوراک : 1 گولی تا 2 گولی گرم پانی میں حل کر کے پلائیں۔ پلاتے ہی تے آجائے گی۔ اگر تے نہ آئے تو جلاب آجائے گا۔

افعال و اثرات : غدی عضلاتی ہیں۔ بچوں کے ڈبہ یعنی نمونہ کے لئے بہترین چیز ہے۔ کبھی ہی خوراک سے بچہ سدرست ہو جاتا ہے۔ اسے گرم پانی میں پلاتے ہی تے آکر تمام بلغم خارج ہو جاتی ہے۔ روتا ہوا بچہ کھیلنے لگ جاتا ہے۔ اگر تے نہ آئے تو جلاب آکر بلغم خارج ہو جاتی ہے۔ اگر تے یا جلاب نہ آئیں تو دوسری خوراک ایک گھنٹہ بعد ہمراہ قہوہ یا نیم گرم پانی دیں۔ اگر پھر بھی تے نہ آئے تو بچے کا بچتا مشکل ہوتا ہے۔ بچوں کے نمونیا میں جتنا فائدہ تے یا جلاب سے ہوتا ہے کسی دوا سے نہیں ہوتا۔

حب مفید النساء

حوالہ شانی : ست ایلا ایک تولہ، مرکی 1 تولہ، رائی 1 تولہ، زعفران 2 ماشے، کشیدہ فولاد 1 تولہ، چنگ 1 تولہ، شعل 1 تولہ۔

ترکیب تیاری : سب ادویات کو نہایت باریک پیس کر بخودی گولیاں بنائیں۔
مقدار خوراک : ایک گولی دن میں چار بار ہمراہ پانی یا قہوہ۔ اگر پیٹ میں درد یا مروڑ ہو تو گولیاں کم کر دیں۔ قہوہ یا چائے میں گھی یا مکھن ملا کر پلائیں۔ جب درد وغیرہ ٹھیک ہو جائے تو پھر شروع کر دیں۔
مزاج : خشک گرم (عضلاتی غدی)

افعال و اثرات : عضلاتی غدی ہے۔ عورتوں کے امراض رحم میں سے مندرجہ ذیل علامات میں خصوصیت سے مفید ہے۔ کسی حیض بے قاعدگی، عسر طمث، حیض کا تکلیف سے آنا اور اشتقاق الرحم میں بے حد مفید ہے۔ اس کے علاوہ قبض، ضعف قلب، درد سر اعصابی، اعصابی دردی، کئی خون، ایام ماہواری سے پہلے کمر میں درد، بانجھ پن حمل نہ ہونا اور لیکوریا وغیرہ میں بھروسہ کی دوا ہے۔ اس کو مسلسل کم از کم دو ماہ تک استعمال کرایا جائے تو تمام تکالیف رفع ہو کر صحت بحال ہو جاتی ہے۔

نوٹ : اگر اس کے ساتھ شربت مفید النساء دیا جائے تو بہت جلد آرام آ جاتا ہے۔

علی ضیاء احمد

اعصابی طلاء

حوالہ شانی : کانور 1 تولہ، کبلی 5 تولے، ویزلین 6 تولے

ترکیب تیاری : پہلے کانور کو نہایت باریک پیس لیں۔ پھر کبلی اور کانور کو خوب رگڑیں۔ جب اچھی طرح مل جائیں تو ویزلین ملا دیں بس تیار ہے۔
طریقہ استعمال : معروف طریقہ پر جسم خاص پر دن میں ایک بار اچھی طرح مالش کریں۔

افعال و اثرات : اعصابی ہے۔ اس طلاء کی ضرورت اس وقت پڑتی ہے جب ذکات حس سرعت انزال، عضلاتی کچی اور دہلا پن پیدا ہو گیا ہو متواتر کئی دن تک

تحقیقات الامراض والعلامات

یہ ایک ایسی بے نظیر تحقیقاتی اور علمی کتاب ہے جس کا جواب سائنسی دنیا پیش نہیں کر سکتی۔ یہ طبی دنیا میں ایک بہت بڑا انقلاب ہے اور فرنگی طب کو زبردست چیلنج ہے جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ فرنگی تحقیقات اسباب و علامات اور امراض بالکل غلط ہیں۔ ان کی نہ صحیح تشخیص ہو سکتی ہے اور نہ درست علاج ہو سکتا ہے۔ خاص طور پر پیدائش امراض کے لئے جراثیم کا نظریہ تو بالکل ہی غلط اور بے بنیاد ہے۔

ضیاء احمد

مجدد طب حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی بانی تحریک تجدید طب رجسٹرڈ پاکستان

ایڈیٹر

المعالج حکیم بابرین دلاور ایم ایس سی (کیمسٹری) ایم اے (اسلامیات) ایل ایل بی ایم

اے (ایڈمنسٹریشن سائنس) فاضل الطب والجراح، پولیس آفیسر پنجاب پولیس

نور پری کتب خانہ نزو فری نوری شفا خانہ بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور

(فون: 6366385) (042)

استعمال کریں۔ یہ طلاء ایسے مریض کو دیا جاتا ہے جس کا قارورہ زردی مائل ہو اور جلن کے ساتھ آئے۔

عضلاتی طلاء

ھوالشانی : لوگ 1 تولہ، بیرہوٹی 1 تولہ، نیلا تھوٹھا 9 ماشے، روغن سم الفار 6 ماشے ویزلین 20 تولہ۔

ترکیب تیاری : پہلے لوگ، نیلا تھوٹھا اور بیرہوٹی کو ملا کر سرمہ کی طرح نہایت باریک رگڑ لیں۔ پھر روغن سم الفار اور ویزلین ملا کر کم از کم چار گھنٹے خوب رگڑائی کرائیں۔ بس طلاء تیار ہے۔

طریقہ استعمال : معروف طریقہ پر عضو مخصوص پر مالش کریں۔

افعال و اثرات : عضلاتی غدی ہے۔ عضلات میں تحریک اور تقویت پیدا کرنے کے لئے بے حد مفید ہے۔ شہوت کی کمی کو دور کرتا ہے۔ لگاتے ہی انتشار پیدا ہو جاتا ہے۔ جریان، ضعف پاہ اور نامردی میں کامیاب دوا ہے۔

روغن سم الفار بنانے کی ترکیب : حسب ضرورت سکھیا لیں اتنا ہی بیٹھا سوڈا ملا کر اتنے پانی میں ڈال کر پکائیں کہ ڈوب جائے جو نمی پانی خشک ہو گا سکھیا تیل میں تبدیل ہو جائے گا۔

..... ختم شد

حکیم علی ضیاء احمد صابری

(فاضل طب و جراحی)

386- قلیانوالہ، معتمد سہیلوالہ



حکیم حاجی علی ضیاء صابری

- فاضل طب و الجراحت ● رجسٹرڈ میڈیکل کونسل قادیان حکومت پاکستان
- فاضل قانون نظریہ مفرد اعضاء ● سابقہ فزیشن قرشی ہیلتھ سروس لاہور

0301-6914588

الحمد دوا خانہ

386۔ فاطمہ جناح روڈ تکیا نوالہ محلہ ساہیوال

